اِصْحَ اْلکُتبِ بعد کِتَابُ الله

احادیث

رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہ عَلَیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

شرعتہ المتین

صحیح ترین احادیث شریفہ کا عام فہم سلیس ترجمہ

از

حضرت اسد الرّحمٰن قدسی مدظلہٗ العالی

فہرست

عنوان	نمبر شمار
۱	مقدمہ
۲	کتاب ایمان
۳	کتاب الطہارت
۴	کتاب الصلوٰۃ
۵	کتاب الصیام
۶	کتاب المناسک
۷	کتاب الزکوٰۃ
۸	کتاب الدعوات
۹	کتاب الاخلاق
۱۰	کتاب المعاملات
۱۱	کتاب المیراث
۱۲	کتاب الجنائز
۱۳	کتاب الآداب
۱۴	کتاب المعاش
۱۵	کتاب المعاشرہ
۱۶	کتاب ا لنکاح
۱۷	کتاب الطلاق
۱۸	کتاب الحدود
۱۹	کتاب التعزیرات
۲۰	کتاب الاحکام
۲۱	کتاب الجہاد

عنوانات مذکورہ مندرجہ فہرست کی ذیل میں جس قدر احادیث صحیحہ منتخب کی گئی ہیں ان کے عام فہم مطالب و معانی کی تصحیح دیگر تراجم معتبرہ سے مقابلہ کر کے کی گئی ہے۔ اگر سہواً کوئی لفظی غلطی یا کہیں معنوی لغزش ہوئی ہو تو اہل علم حضرات مکتبہ کو آگاہ فرمائیں تاکہ طبع ثالث میں اصلاح کر دی جائے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْن وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ

وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِيْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ

مقدمہ

مرّوجہ مذہب اسلام کے ماخذ چار ہیں۔ قرآن، احادیث، تفاسیر، فقہ۔

قرآنِ حکیم تو ایک ازلی اور ابدی قانون کی آسمانی کتاب ہے جو ہر لحاظ اور ہر اعتبار سے مکمل و مفصل ہے، جس کے ایک حرف اور ایک نقطہ میں بھی ردّوبدل یا ترمیم و تنسیخ ممکن نہیں۔ احادیث اور تفاسیر پر بحث و نظر کی ضرورت ہے۔

تمہید مذہب ایک قدرتی نظامِ حیاتِ انسانی ہے جس کو جذبۂ فطرتِ بشری سے تعبیر کر سکتے ہیں۔ جذبۂ فطرت زندگانی کے مراحل طے کرنے کے لیے ایک دستور کی ضرورت محسوس کرتا ہے اور گرد و پیش کے حالات و ماحول سے نتائج خیر و شر اخذ کر کے کسی پسندیدہ اور مناسب طریقہ کو اختیار کرنے کی رہنمائی کرتا ہے۔ جب سلیم الفطرت ہستیوں میں سے کسی منتخب شخصیت پر آسمانی ہدایات اور الٰہی احکامات کا نزول ہوتا ہے تو دنیاوی زندگی کی صحیح تنظیم کے ساتھ روحانی تسکین اور قلبی طمانیت کی راہیں کشادہ ہو جاتی ہے اور انسانی معاشرہ مذہبی حدود قیود کے ماتحت منزلیں طے کرنے لگتا ہے۔

ہر زمانے میں پیغبر آتے رہے اور بنی نوع انسان کی رہنمائی آسمانی فرامین کے بموجب کرتے رہے۔ سعید و صالح بندوں نے اپنے جذبۂ فطرت کے مطابق انہی قانونِ حیات کی پیروی اختیار کی اور تسلسل و تواتر کے ساتھ نسلاً بعد نسلاً اُسی راہ پر چلتے رہے۔

جب کسی طور و طریق کو زیادہ زمانہ گزرتا ہے تو اس میں بتقاضائے حوادث و تغیر حالات و تبدل حالات اور اختلاف رونما ہوتا ہے اور شیرازۂ راستی بکھر جاتا ہے۔ جب کوئی منتخب شخص آسمانی ہدایت کے ساتھ ظہور میں نہیں آتی اختلاف بڑھ جاتے ہیں۔ جب الٰہی احکام کا نزول کسی بندے پر ہوتا ہے، سب اختلاف مٹ جاتے ہیں اور اصلاح عمل ہو کر ایک صحیح تنظیم کی پیروی ہونے لگتی ہے۔

پیغمبر آخرالزماں ﷺ کے بعد اب کسی پیغبر کا مبعوث ہونا اور کسی ہدایت کا نازل ہونا ممکن نہیں رہا۔ صرف ختم المرسلین ﷺ کی اتباع ہی صحیح راہِ ہدایت ہے۔ مگر بمقتضائے رفتارِ زمانہ تعلیماتِ نبوی ﷺ میں بھی اختلافاتِ کثیر واقع ہو کر بے شمار راہیں پیدا ہو گئیں۔ آج امتِ مسلمہ فرقوں میں بٹی ہوئی ہے۔ محض انسانی اقوال

اور اختلافی آراؤ قیاسیات پر مذہب کی بنیاد رکھی ہے، ذلت وپستی میں پڑ کر موردِ عذاب و عتاب ہو رہے ہیں۔ ہر فرقہ اپنے معتقدات و معمولات کو اور اپنے خود ساختہ مذہب کو احادیث نبوی ﷺ سے ثابت کرنے کے لیے ایک ذخیرۂ احادیث اپنے پاس رکھتا ہے جسے بطورِ استدلال پیش کیا جاتا ہے۔

قول متواتر کسی قول کی صحت کے لیے قطعی ثبوت درکار ہوتا ہے۔ ثبوت کے لیے قول کا شروع زمانے سے آخر زمانے تک متواتر ہونا شرط ہے، پھر قول متواتر بھی دو قسم کا ہے، ایک لفظی دوسرے معنوی۔ دنیا میں صرف ایک قرآن حکیم ہی ایسا قول متواتر ہے جس کے لفظی تواتر کے قطعی الثبوت ہونے کا یقین اور وثوق کے ساتھ دعویٰ کیا جاسکتا ہے جس میں شروع زمانے سے لے کر آج تک کبھی نسخ وتبدل واقع نہیں ہوا۔

نبی آخرالزماں ختم المرسلین حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کے ان اقوال شریفہ کو بھی جو صحیفۂ الٰہی اور احکاماتِ ربانی کو قولی تفسیر اور عملی تشریح ہیں اور جن کی تائید وتصدیق قرآن حکیم سے ہوتی ہے، بے شک و شبہ معنوی تواتر حاصل ہے۔

جملہ احادیث نبوی ﷺ کو دو حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے، صحیح اور غیر صحیح۔ احادیث صحیح تو وہ ہیں جن کی معنوی موافقت و مطابقت قرآن مجید سے ہوتی ہے اور غیر صحیح احادیث وہ ہیں جن میں تناقص الفاظ و معانی کے علاوہ ابہام و اہمال کی کوئی حد نہیں، اختلافات و اضداد کا ایک پریشان کن مجموعہ ہیں۔

کتب احادیث حدیث کی بہت کتابیں موجود ہیں جن میں بارہ کتابیں زیادہ مستند اور معتبر سمجھی گئی ہیں۔ موطاء امام مالک، سنن امام شافعی، جامع بخاری، مسند امام احمد بن حنبل، مسند رومی، سنن ابوداؤد، صحیح مسلم، جامع ترمذی، سنن ابن ماجہ، نسائی، دار قطنی، بیہقی۔

امام شافعیؒ کا بیان ہے روئے زمین پر کتاب اللہ کے بعد امام مالکؒ کی کتاب موطاء سے زیادہ صحیح کوئی کتاب نہیں۔ مگر بعد کے محدثین نے دو کتابوں کو زیادہ مستند و معتبر قرار دیا، جامع بخاری اور صحیح مسلم۔ لیکن دار قطنی نے صحیحین (بخاری و مسلم) کی حدیثوں کی تنقید کی اور دوسو دس حدیث کو مجروح بتایا۔ بعض محدثین کے نزدیک بخاری کے اسّی (80) راوی ضعیف ہیں۔

اس میں شک نہیں کہ جامعین حدیث نے احادیث صحیحہ کے انتخاب میں تحقیق کا کوئی بھی دقیقہ فرد و گزاشت نہیں کیا مگر پھر بھی باوجود کامل احتیاط کے باکثرت ضعیف ومشتبہ اور وضعی حدیثیں مذکورہ دوازدہ کتابوں میں پائی جاتی ہیں۔

وضعی احادیث بعض کتب احادیث ایسی بھی لکھی گئیں جن کی سب حدیثیں وضعی تھیں۔ منافقینِ اسلام نے محض رخنہ فی الدین کی نیت سے بے شمار حدیثیں وضع کیں۔

وضع حدیث کے وجوہ بہت ہیں۔ حضرت عثمانؓ کے عہد خلافت میں ہی جزوی اور فروعی اختلاف شروع ہوکر بعض مسائل سے متعلق مشتبہ اور متضاد حدثیں بیان ہونے لگی تھی۔ جنگ صفین کے بعد دو فریق ہوگئے اور مخالف حدیثوں کے انبار لگ گئے۔ مناقب اہل بیت اور طعن صحابہ کے علاوہ عقائد و عبادات اور معاملات ملکی و خانگی کی حدیثیں گھر گھر بیان ہونے لگیں۔ نو مسلم یہودی، نصرانی، مجوسی اپنے موروثی وآبائی طور وطریق کو اسلامی سانچے میں ڈھالنے لگے اور حدیثیں اپنی موافقت میں وضع کیں۔ ایران و ہندوستان کے نو مسلم صوفیوں نے اپنے موضوعہ معتقدات و معمولات کو صحیح اور مسنون ثابت کرنے کے لئے بہت سی حدیثیں وضع کیں۔ واعظین و مبلغین اور عراق کے میلاد خوانوں نے سامعین کی دلچسپی کی حدیثیں وضع کیں اور ہر واضع نے سلسلۂ روایت جلیل القدر صحابہ اور واجب الاحترام صحابیات تک پہنچادیا۔

خلفائے عظام سے تو چند احادیث شریفہ ہی مرّوی ہیں۔ یہ لاکھوں حدیثیں کہاں سے آگئیں؟ امام بخاری نے کہا مجھے ایک لاکھ صحیح اور دو لاکھ غیر صحیح حدیث یاد ہیں مگر میں نے بہت سی صحیح حدیثوں کو طوالت کے خوف سے اپنی جامع بخاری میں شامل نہیں کیا۔ (ابن الصلاح)

ابو عبدالرحمٰن نسائی نے اُن بعض راویوں کو ضعیف بتایا ہے جن سے بخاری یا مسلم نے مشترکاً یا منفرداً روایت کیا۔ (فتح الباری)

پس احادیث نبوی ﷺ کی مذکورہ دوازدہ کتب صحاح پر صحت کا اطلاق اغّلبی و اکثری ہے نہ کہ قطعی و کلّی۔ کسی حدیث کا مذکورہ کتب صحاح میں پایا جانا اس امر کی دلیل نہیں کہ وہ صحیح ہے۔ محض کسی حدیث کو صحیح کہہ کر اس کا سلسلۂ اسناد و روایت عن فلاں و عن فلاں رسول اللہ ﷺ تک پہنچادینا ہی اس کی صحت کے نفس الامر میں یقینی ہونے کے لئے کافی نہیں جب تک کہ اس کی موافقت و مطابقت قرآن حکیم سے نہ ہوتی ہو۔

ابو جعفرؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے میرے بعد کثرت سے حدیثیں بیان کی جائیں گی جو قرآن کے موافق ہو وہ میری حدیث ہے اور جو قرآن کے مخالف ہو وہ میری حدیث نہیں۔ (بیہقی)

معیار صحت جب احادیث صحیحہ میں مشتبہ اور ضعیف حدیثیں مخلوط ہوئیں اور نزاعی و اختلافی حدیثیں کثرت سے وضع ہوکر متضاد و مختلف اعمال و عقائد کا باعث بنیں تو محقق علماء نے صحیح اور غیر صحیح کے امتیاز کے لئے چند اصول مقرر کئے جن کو پیش نظر رکھ کر احادیث کو جانچا پرکھا جاتا ہے۔ علامہ ابن جوزیؒ کہتے ہیں:

ہر ایسی حدیث جو عقل کے مخالف یا اصولِ مسلّمہ کے متناقض ہو تو جاننا چاہیے کہ وہ موضوعی ہے۔ پھر یہ معلوم کرنے کی ضرورت نہیں کہ راوی ثقہ ہیں یا غیر معتبر، اسی طرح وہ حدیث جس میں ذرا سی بات پر سخت عذاب کی دھمکی ہو یا معمولی کام پھر بہت بڑے ثواب کا وعدہ ہو یا وہ حدیث جس میں لغویت پائی جائے یا جو محسوسات و مشاہدے اور نص قرآنی و سنتِ متواترہ کے خلاف ہو قطعاً قابلِ اعتبار نہیں، ایسی مشتبہ اور وضعی حدیث کی نہ جرح و تعدیل ضروری ہے نہ سلسلۂ اسناد کی تحقیق و تصدیق، ایسی حدیث کی کوئی تاویل بھی قابلِ قبول نہیں۔ (فتح المغیث)

مُلاّ علی قاریؒ کہتے ہیں:۔

جو حدیث قرآن کے خلاف اور مشاہدہ کے خلاف ہو، یا جس حدیث میں فضول باتیں یا رکیک مضمون و الفاظ ہوں اعتبار کے قابل نہیں۔ (موضوعات)

کسی حدیث کی صحت یا عدم صحت کی جانچ پڑتال کا معیار راویوں کی ثقاہت نہیں بلکہ روایت کے نفس مضمون پر غور کرنا ہے کہ نصِّ قرآنی اور سنت متواترہ یا عقل و مشاہدے کے مخالف اور اصول مسلّمہ کے متناقض تو نہیں، اگر خلاف ہے تو بے شک وضعی ہے۔ جیسے یہ روایت **"خلق أدم علی صورته"** (آدم کو اپنی صورت پر پیدا کیا) قرآن کی آیۃ کریمہ **"لیس کمثله شیٔ"** (اس کی مثل کوئی چیز نہیں) کے مخالف ہے یا یہ روایت کے حضرت آدم علیہ السلام کا قد ساٹھ گز (ہاتھ) کا تھا اور جسم کا عرض سات گز (ہاتھ) کا تھا، مشاہدہ کے خلاف ہے اور ایسی حدیثیں بھی مشتبہ ہیں جن میں کسی ایک ہی مسئلہ کی متعدد روایتیں ایک دوسری کی مخالف ہوں، جب ایک ہی بات کو متردّو (متعدد) عبارتوں میں بیان کیا جائے تو ان میں ایک صحیح اور دوسری غلط ہوں گی یا پھر سب ہی غلط ہوں گی۔ ایسی سب حدیثیں منافقین اسلام نے محض زخنہ فی الدین اور افتراق بین المسلمین کی نیت سے وضع کر کے مشہور کیں اور اسناد کا سلسلہ رسول اللہ ﷺ تک پہنچادیا۔ پس نزاعی اور اختلافی حدیثیں ساقط الاعتبار اور ناقابل قبول ہیں۔ سلسلۂ اسناد میں ثقہ اور معتبر راویوں اور جلیل القدر صحابہ و صحابیات کے ناموں سے جامعین حدیث کو دھوکا ہوا اور ایسی مشتبہ وضعیف اور لغو و مہمل روایتیں بے شمار تعداد میں احادیث صحیحہ میں مخلوط و شامل ہوکر کتب صحاح میں جمع ہو گئیں۔

اگر کوئی شخص ایک حدیث وضع کرے اور غیر منقطع سلسلۂ روایت میں تمام ثقہ اور معتبر راویوں کے نام لے آئے تو صدق و کذب کی جانچ کے لیے اسماالرجال کی ورق گردانی کیا رہنمائی کرسکتی ہے؟ دوازدہ کتب صحاح میں دو کتابیں بخاری و مسلم ممتاز مانی گئیں، صحیحین کے جامع خود ایک دوسرے کے اکثر راویوں کو معتبر نہیں سمجھتے، چنانچہ بقول علامہ سخاوی جامع بخاری کے ۴۳۵ راویوں سے مسلم نے روایت نہیں کی اور بقول حاکم نیشاپوری صحیح مسلم کے ۶۲۵ راویوں سے بخاری نے روایت نہیں۔ امام ابن ہمام حنفی مصنف فتح القدیر صحیحین کو دوسری کتب صحاح سے زیادہ صحیح اور مقدم نہیں مانتے۔

علامۂ ذہبی کہتے ہیں کسی حدیث کو حسن صحیح کہہ دینے پر دھوکا نہیں کھانا چاہیے اگر حدیث قرآن کے مطابق ہے تو درست ہے ورنہ نہیں۔

(میزان الاعتدال)

احادیث صحیحہ محدثین نے احادیث شریفہ کو بلحاظ روایت اور باعتبار رواۃ چند اقسام میں تقسیم کیا ہے جن کی تفصیل اصولِ حدیث کی کتابوں میں بیان کی گئی ہے۔ اگر ان تفاصیل و مباحث کو نظرانداز کر کے صرف قرآنی آیات سے احادیث نبوی ﷺ کی تصحیح کر لی جاتی تو امت مسلمہ افتراق بین المسلمین کے فتنہ میں مبتلا نہ ہوتی۔ جب حضرت رسول اللہ ﷺ کا ارشاد مبارک باسناد صحیح موجود ہے کہ جو حدیث قرآن کے مطابق ہو وہ صحیح ہے اور جو مخالف ہو وہ میری حدیث نہیں تو پھر لاکھوں راویوں اور روایتوں کی اقسام مقرر کرنا اور چند اصول وضع کر کے لایعنی اور طولانی مباحث میں طالب علم کا وقت ضائع کرنا کہاں تک جائز ہوسکتا ہے؟

۱۳۵۴ھ میں بزمانۂ حج صحن کعبہ میں جب دنیائے اسلام کے علماء امت کا اجتماع تھا یہ اہم ترین مسئلہ پیش کیا گیا تھا کہ مسلمانانِ عالم بہت فرقوں میں متفرق ہوگئے ہیں اور اس تفریق کا باعث صرف اختلافی ونزاعی احادیث ہیں جو یقیناً غیر صحیح اور وضعی ہیں، چونکہ یہ مشتبہ احادیث صحیحہ میں مخلوط ہوکر صحاح میں جمع ہو گئی ہیں اگر ان سب موضوعات کو خارج کر کے احادیث صحیحہ کو منتخب کرلیا جائے تو فرقِ اسلامیہ کے اختلاف اگر ختم نہ ہوسکے تو کم ضرور ہوجائیں گے۔ سب نے اس امر کو تسلیم کیا مگر اس مشکل مرحلہ کو طے کرنے پر آمادگی کسی نے ظاہر نہ کی کیوں کہ احادیث کی صحت کا معیار قرآنِ حکیم سے تصحیح کرنا قرار دیا جائے تو پھر بے شمار ثقہ اور معتبر راوی نظر انداز کرنا پڑیں گے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ کی تائید و توفیق پر بھروسہ کر کے باوجود بے بضاعتی و نااہلی خود ہی احادیث صحیحہ کا انتخاب شروع کر دیا اور ہر اس حدیث کو ساقط الاعتبار سمجھ کر نظر انداز کر دیا جس کا مضمون قرآن حکیم کی کسی آیت کے خلاف نظر آیا اور جس کے معنی قرآنی آیت کے مفہوم سے مختلف معلوم ہوئے۔

الحمدللہ کہ صحیح ترین احادیث شریفہ کا مجموعہ مرتب ہو گیا جس کی یہ پہلی جلد ہے جہاں تک انسانی تدبّر تفکر کا تعلق ہے نہایت غور و تحقیق کے ساتھ احادیث شریفہ منتخب کی گئی ہیں۔ اس مجموعہ احادیث صحیحہ میں بعض وہ مشہور حدیثیں پر متفرق فرقوں کی مروّجہ عبادات مبنی ہیں اور اکثر وہ حدیثیں جو باہمی نزاع و افتراق کا باعث ہیں، نہ ملیں گی۔

حیات انسانی کا کوئی بھی مسئلہ ایسا نہیں جس کے متعلق منافقینِ اسلام نے رخنہ فی الدین اور افتراق بین المسلمین کی غرض سے حدیث وضع کر کے باسنادِ قوی شامل صحاح نہ کر دی ہو۔ مسلمانوں کے سب فرقے ان ہی مخلوط موضوعات سے جن کا سلسلۂ اسناد ثقہ اور معتبر راویوں کے نام کے ساتھ حضرت رسول اللہ ﷺ تک پہنچایا گیا ہے اپنی پسند کی وہ حدیثیں جن سے خود ساختہ عقائد اور اختراعی اعمال کی تائید ہوتی ہو اخذ کر کے اپنے مذہب کی بنیاد رکھتے ہیں۔ بعض لوگ تو ان اختلافی حدیثوں سے حاصل شدہ نزاعی مسئلوں کی طرف مائل ہو جاتے ہیں۔

مقدمہ کے شروع میں کہا گیا تھا کہ مروجہ مذہب اسلام کے ماخذ چار ہیں۔ قرآن، حدیث، تفاسیر، فقہ۔

تعریفات (۱) قرآن آسمانی صحیفہ ہے جس میں دین و شریعت سے متعلق احکام و ہدایات ہیں۔ جو شروع زمانہ سے آج تک بغیر نسخ و بدل کے محفوظ ہے۔

(۲) حضرت رسول اللہ ﷺ کے اقوال و افعال کو حدیث کہتے ہیں اور صحابہ کرام کے اقوال و افعال کو جب کتاب و سنت سے ماخوذ ہوں اثر کہتے ہیں۔

(۳) قرآن حکیم کی آیات کے ان کے مطالب و معانی کے بیان کو جو قرآن ہی سے ماخوذ مستنبط ہوں تفسیر کہتے ہیں۔

(تفسیر بالرائے محض ذہنی موشگافیوں کا مجموعہ ہیں جن میں مجوسی، یہودی، نصرانی۔ اور فلسفی نظریات و تصورات کے علاوہ بعید از عقل و قیاس توہمات و تخیلات شامل ہیں۔)

(۴) حدیث اور تفسیر کے تطابق و توافق کے ماتحت اعمال کو سنت کہتے ہیں اور امور دینی و مسائل شرعی میں اہل سنّت محدثین و مفسرین کی اجتہادی تاویلات کو فقہ کہتے ہیں۔

حدیث اور کتب احادیث کا بیان اوپر گزر چکا۔

تفسیر میں صحابہ کرامؓ نے کتاب اللہ کے مطالب و معارف آنحضرت ﷺ سے جس طرح سنے اسی طرح بغیر کسی آمیزش و اضافہ کے تابعین تک پہنچے۔ مفسرین میں جلیل القدر صحابہ کے بعد مجاہد بہت بلند پایہ مفسر ہیں۔ مجاہد کے بعد سفیان بن عینیہ، عبدالرزاق، ابوبکر بن شیبہ وغیرہ صحابہ کرام اور تابعین کے اقوال کے جامع ہیں۔

ابن جریر کی تفسیر اقوال کے جامع ہے جس میں محدثین کی روایات بھی شامل ہیں یہ تفسیر سب سے بڑا ماخذ تفسیری اقوال کا ہے۔ اس کے بعد کی تفاسیر میں اسرائیلی روایات و قصص اور بعض ایسی بے سند چیزیں بھی داخل ہو گئیں جن کا دین و شریعت سے دور کا بھی تعلق نہیں۔

فقہ میں قرآن و حدیث، آثار صحابہ، اور اجماع و قیاس سے استنباط کر کے مسائل حل کئے جاتے ہیں۔

فقہا میں مجتہدانہ مقام امام مالکؒ، امام ابو حنیفہؒ، امام شافعیؒ، اور امام حنبلؒ کو حاصل ہے۔ ان کے بعد بہت فقہا گزرے ہیں۔

فقہ میں بعض مرتبہ کسی مسئلہ میں قرآن حکیم کی صریح آیت یا آنحضرت ﷺ کی صحیح حدیث یا اثر صحابی کے مقابل فقہ کے مجتہدانہ قول کو ترجیح دی جاتی ہے اور آیت قرآنی، حدیث نبوی ﷺ، اور اثر صحابیؓ کی تاویل کی جاتی ہے، ان ہی تاویلات و قیاسات اور مجتہدانہ راویوں نے جداگانہ طریقے اور مختلف راہیں نکال کر امت مسلمہ کی وحدتِ ملی میں تفرقہ ڈال دیا، بعض جامد مقلدین فقہ نے سلاطین و ملوک کی خوشامد میں یتیم پوتے کو محروم الارث قرار دے کر قرآنِ حکیم کے معنی میں صریح تحریف کی اور اسی طرح فرضی تفسیروں، وضعی حدیثوں، قیاسی تاویلوں، اور اجتہادی رایوں سے بے شمار احکام و مسائل کی صورت ایسی مسخ کر دی کہ اصل کا سراغ لگانا مشکل ہو گیا۔

جزوی اور فروعی مسائل سے لے کر محکمات تک کوئی ایک بھی مسئلہ ایسا نہیں جس میں سب اسلامی فرقے متفق ہوں۔

اس مجموعۂ احادیث صحیحہ میں عقائد و عبادات، اخلاق و معاملات، معاشرت و معیشت اور تعزیرات و سیاست کی احادیث شریفہ ہیں۔

اللہ تبارک و تعالےٰ مسلمانوں کو کتاب و سنّت پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ اور سب مسلمان "اعتصمو ابحبل الله جميعا ولا تفرقوا" کی تعمیل کر کے "انماالمومنون اخوة" کا مصداق بنیں۔

وما علينا الا البلاغ

اسد الرحمٰن قدسی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

کتاب الایمان

ایقان (۱)حضرت عثمانؓ سے روایت ہے۔ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جو شخص مرے اور وہ اس امر کا یقین رکھتا ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (مسلم)

(۲)حضرت جابرؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے دو باتیں دوزخ اور جنت کو واجب کرتی ہیں۔ جو شخص شرک کی حالت میں مرے دوزخ میں داخل ہوگا اور جو شخص اس حال میں مرے کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ سمجھتا ہو جنت میں داخل ہوگا۔ (مسلم)

(۳)عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جو شخص صدق دلی کے ساتھ زبان سے اس امر کی شہادت دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اللہ تعالےٰ اس پر دوزخ کی آگ حرام کر دیتا ہے۔

ارکان اسلام (۴)ابن عمرؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے۔ ۱- اس امر کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔ ۲۔ نماز پڑھنا۔ روزے رکھنا۔ ۴۔ زکوٰۃ دینا۔ ۵۔ حج کرنا۔ (بخاری و مسلم)

(۵)حضرت عباسؓ بن عبدالمطلب سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جس شخص نے اللہ کو اپنا رب، اسلام کو اپنا دین، محمد ﷺ کو اپنا رسول مان لیا اس نے ایمان کا ذائقہ چکھ لیا (مسلم)

اجزائے ایمان (۶)حضرت علیؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ بندہ اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ اس امر کا یقین نہ رکھے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور مجھ کو رسول برحق نہ سمجھے اور قیامت و تقدیر کو نہ مانے۔ (ترمذی و ابن ماجہ)

(۷)عمرو بن عبسہؓ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں چند سوالات پیش کئے۔ یارسول اللہ ﷺ ابتدائے اسلام کے وقت آپ کے ساتھ امر دین میں کون تھا؟ فرمایا ابوبکرؓ اور بلالؓ۔ پھر میں نے پوچھا اسلام کی نشانی کیا ہے؟ فرمایا خوش کلامی اور بھوکوں کو کھانا کھلانا۔ میں نے پھر پوچھا ایمان کی علامت کیا ہے؟ فرمایا صبر اور سخاوت۔ میں نے پھر عرض کیا مسلمان کی تعریف کیا ہے؟ فرمایا اس کے ہاتھوں اور زبان سے خلق خدا محفوظ رہے۔ میں نے پھر پوچھا بہترین امور کیا ہیں؟ فرمایا اچھے اخلاق اختیار کرنا اور ان باتوں کو ترک کرنا جو ناپسندیدہ ہوں، اور آخر شب کی عبادت۔ (احمد)

وساوس (۸)ابوہریرہؓ نے کہا کچھ لوگ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ ہمارے دلوں میں بعض وقت ایسی باتیں پیدا ہوتی ہیں کہ ہم میں سے کوئی ان کو زبان پر لانے کا روادار نہیں۔ فرمایا کیا واقعی تم ان کو زبان سے ادا کرنے کو برا جانتے ہو۔ عرض کیا ہاں یارسول اللہ، فرمایا یہ ایمان کی علامت ہے اور فرمایا میری امت کے دل میں جو وسوسے پیدا ہوتے ہیں اللہ نے ان کو معاف فرمادیا ہے جب تک کہ انسان ان وسوسوں پر عمل نہ کرے یا زبان سے ادا نہ کرے۔ (بخاری و مسلم)

ہمزاد یا قرین (۹)ابن مسعود سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ تم میں سے کوئی شخص ایسا نہیں ہے جس کا ہمنشین یا مصاحب کوئی جن یا ملائکہ میں سے مقرر نہ کیا گیا ہو، صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ آپ کے لیے بھی؟ فرمایا ہاں میرے لئے بھی لیکن اللہ نے مجھ کو اپنی مدد سے اس پر غلبہ بخشا ہے (مسلم)

شیطان (۱۰)ابوہریرہؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ تم میں سے کسی کسی میں شیطان یہ وسوسہ ڈالتا ہے کہ آسمان کس نے پیدا کیا اور زمین اور ساری مخلوقات کس نے پیدا کی، یہاں تک کہ اللہ کو کس نے پیدا کیا۔ پس جب اس قسم کے وسوسے پیدا ہوں تو اللہ سے پناہ مانگنا اور ایسے خیالات کو دل سے دور کرکے فوراً توبہ کرنا چاہیئے (بخاری و مسلم)

تقدیر (۱۱) ابن دیلمی نے کہا ابی ابن کعبؓ میرے پاس آئے میں نے ان سے کہا کہ میرے دل میں کچھ شبہات پیدا ہوئے ہیں تم رسول اللہ ﷺ کی کوئی حدیث بیان کرو شاید میرے شبہات دور ہو جائیں ابی ابن کعبؓ نے کہا اگر خداوند تعالیٰ ساری مخلوقات کو عذاب میں مبتلا کر دے یا سب پر رحم فرمائے بہر حال بہتر ہی ہوگا وہ مالک و مختار ہے، اگر تو جبل احد کے برابر بھی فی سبیل اللہ سونا خیرات کرے جب تک تو تقدیر الٰہی پر کامل ایمان نہ رکھے تیرا عمل خیر بارگاہِ الٰہی میں قبول نہ ہوگا، اس بات کو اچھی طرح سمجھ لے کہ جو کچھ تجھے حاصل ہو وہ مقدر سے ہے جس میں تیری سعی کو دخل نہیں اور جو کچھ تجھے حاصل نہ ہو اس کا حصول کسی سعی سے بھی ممکن نہیں کیونکہ تقدیر الٰہی ہر امر پر غالب ہے، اگر تو تقدیر الٰہی پر کامل ایمان نہ رکھے اور اسی حالت میں مر جائے تو دوزخ ہی ٹھکانا ہوگا۔ ابن دیلمیؒ نے کہا ابی بن کعبؓ کا یہ بیان سن کر میں عبداللہ بن مسعودؓ کے پاس پہنچا انہوں نے بھی اسی بیان کی تائید و تصدیق کی پھر میں حذیفہ بن الیمانؓ کے پاس گیا انہوں نے بھی ایسا ہی کہا کہ پھر میں زید بن ثابتؓ کے پاس گیا انہوں نے بھی رسول اللہ ﷺ کی ایسی ہی حدیث بیان کی۔ (ابو داؤد ابن ماجہ)

(۱۲) حضرت علیؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ تم میں سے کوئی شخص ایسا نہیں ہے جس کا ٹھکانا نہ لکھا گیا ہو دوزخ میں یا جنت میں، لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ تو پھر ہم اپنے نوشتۂ تقدیر ہی پر بھروسہ نہ کر لیں اور اعمال کو چھوڑ دیں، فرمایا عمل کرو اس لئے کہ جو شخص جس چیز کے لئے پیدا کیا گیا وہ چیز اس کے لئے آسان کی گئی ہے یعنی جو شخص نیک بخت ہے اس کے لئے نیک بختی کے کام آسان کر دیئے جاتے ہیں اور بد بخت ہیں ان کے لئے بد بختی کے کام سہل کر دیئے جاتے ہیں وہ اسی کے مطابق عمل کرتے ہیں۔ (بخاری و مسلم)

برزخ (۱۳) عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جب کوئی مرتا ہے تو برزخ میں صبح و شام اس کو اس کا ٹھکانا دکھایا جاتا ہے یعنی جنتی کو جنت اور دوزخی کو دوزخ دکھائی جاتی ہے اور اس سے کہا جاتا ہے یہ ہے تیرا ٹھکانا تو اس کا انتظار کر اس وقت تک کہ قیامت کے دن تجھ کو اٹھا کر وہاں اللہ کے حکم سے بھیجا جائے (بخاری و مسلم)

سوال قبر (۱۴) حضرت عثمانؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ جب میت کے دفن سے فارغ ہوتے تو قبر کے پاس کھڑے ہو کر فرماتے کہ بھائی کے لیے استغفار کرو اور ثابت قدم رہنے کی دعا مانگو اس لئے کہ اس وقت اس سے سوال کیا جاتا ہے۔ (ابو داؤد)

(۱۵) جابرؓ کہتے ہیں کہ سعد بن معاذؓ کی وفات پر ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ساتھ جنازہ میں شامل ہوئے جب رسول اللہ ﷺ نے نماز جنازہ پڑھ لی اور جنازہ دفن کر دیا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے تسبیح پڑھی ہم نے بھی دیر تک سبحان اللہ پڑھا پھر رسول اللہ ﷺ نے تکبیر کہی ہم نے بھی تکبیر کہی پھر رسول اللہ ﷺ سے تسبیح و تکبیر کی وجہ پوچھی گئی تو فرمایا اس بندۂ صالح کی قبر اس پر تنگ ہو گئی تھی ہماری تسبیح و تکبیر سے خدائے پاک نے اس کو کشادہ فرما دیا۔ (مسند احمد)

صراط مستقیم (۱۶) عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ ایک سیدھا خط کھینچ کر فرمایا کہ یہ تو اللہ کا راستہ ہے پھر دائیں بائیں چند خط کھینچ کر فرمایا یہ شیطانی راستے ہیں شیطان اپنے راستوں کی طرف بلاتا ہے۔ تم اللہ کے راستہ کی طرف چلو کہ یہ میرا یہی سیدھا راستہ ہے۔ (نسائی، دارمی، احمد)

جنتی (۱۷) ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جس شخص نے پاک اور حلال کھایا طریق سنّت پر عمل کیا اور اس سے لوگ امن میں رہے وہ جنّت میں داخل ہوگا۔ (ترمذی)

خوش خبری (۱۸) عمر بن عوفؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ دین اس طرح سمٹ کر حجاز میں آجائے گا جس طرح سانپ اپنے بل کی طرف سمٹ آتا ہے اور دین اس طرح جگہ پکڑے گا حجاز میں جس طرح بکری پہاڑی کی چوٹی پر جگہ پکڑ لیتی ہے۔ ابتدا میں دین غریب پیدا ہوتا تھا آخر میں بھی ایسا ہی ہو جائے گا جیسا کہ پیدا ہوا تھا، پس خوشخبری ہو غریبوں کو وہی درست کر دیں گے اس چیز کو جس کو میرے بعد لوگوں نے خراب کر دیا ہوگا یعنی میری سنّت کو (ترمذی)

آخر زمانہ کے مولوی اور مُلاّ (۱۹) ابو ہریرؓہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ آخر زمانہ میں ایسے فریبی اور جھوٹے لوگ ہوں گے جو ایسی حدیثیں بیان کریں گے جن کو لوگوں نے کبھی نہ سنا ہوگا پس بچنا ایسے لوگوں سے اور اپنے قریب نہ آنے دینا ایسے لوگوں کو ورنہ گمراہ کر کے فتنہ میں ڈال دیں گے (مسلم)

(۲۰)ابن عباسؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ میری جانب سے حدیث بیان کرنے سے بچو، جس شخص نے دانستہ مجھ پر جھوٹ بولا اس کا ٹھکانا دوزخ میں ہوگا۔(ترمذی وابن ماجہ)

(۲۱)حضرت علیؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ایک ایسا وقت آئے گا کہ اسلام صرف برائے نام ہوگا اور نہیں باقی رہے گا قرآن میں سے مگر اس کے نقوش، ان کی مسجدیں بظاہر آباد ہوگی لیکن حقیقت میں خراب ہوں گی، ان کے علماء آسمان کے نیچے کی مخلوق میں سب سے بدتر ہوں گے انہیں سے دین میں فتنہ برپا ہوگا اور انہیں میں لوٹ آئے گا۔(بیہقی)

فرشتہ کے سوالات(۲۲)حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ ایک روز ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے اچانک ایک خوش پوش اجنبی شخص آیا اور رسول اللہ ﷺ کے قریب بیٹھ کر پوچھنے لگا اسلام کیا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس امر کی شہادت کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، نماز پڑھنا، روزہ رکھنا، زکوٰۃ دینا اور زاد راہ میسر ہو حج کرنا۔ اس نے پھر پوچھا ایمان کیا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ پر اس کے فرشتوں پر اس کی کتابوں پر اس کے رسولوں پر قیامت اور تقدیر الٰہی پر صدق دلی کے ساتھ یقین رکھنا۔ اس نے پوچھا احسان کیا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عبادات حضور قلب سے ادا کرنا، اس نے کہا آپ ﷺ نے صحیح فرمایا اور چلا گیا، ہم حیران تھے کہ اس شخص نے سوالات بھی کئے جوابات کی تصدیق بھی کی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ فرشتہ تھا۔(بخاری و مسلم)

تعلیمات(۲۳)طلحہ بن عبیداللہؓ سے روایت ہے، ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر پوچھنے لگا کہ مجھ پر کیا باتیں فرض ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا رات اور دن میں پانچ نمازیں فرض ہیں، کہنے لگا ان کے سوا بھی نماز ہے؟ فرمایا نہیں مگر نوافل پڑھنے کا تجھ کو اختیار ہے، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ماہ رمضان کے روزے فرض ہیں اس نے کہا اس کے سوا بھی کچھ روزے ہیں، فرمایا نہیں مگر نفلی روزوں کا تجھ کو اختیار ہے، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا زکوٰۃ بھی تجھ پر فرض ہے۔ اس نے پوچھا کچھ اور بھی فرض ہے فرمایا نہیں مگر صدقہ نفل کا تجھ کو اختیار ہے۔ اس کے بعد وہ یہ کہتا ہوا چلا گیا کہ نہ تو اس پر میں کچھ زیادہ کروں گا نہ اس میں سے کچھ کم کردوں گا۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر اس شخص نے یہ بات سچ کہی تو کامیاب ہوگیا۔(بخاری و مسلم)

(صحرا نشین اور بادیہ پیما اعراب کے شیوخ دربارِ رسالت پناہی میں حاضر ہو کر تعلیمات نبوی ﷺ سے مشرف ہوا کرتے تھے پھر اپنے اپنے قبائل میں ان تعلیمات کی تبلیغ کرتے تھے عہد رسالت سے آج تک حجاز کے ساکنان دشت و جبل اعراب کتاب و سنت کے متبع ہیں اور بغیر کسی اضافہ آمیزش کے ان ہی تعلیمات و ہدایات کے پابند ہیں جو ان کے بزرگوں نے رسول اللہ ﷺ سے حاصل کی تھیں)

کتاب الطہارت

وضو(۲۴)حضرت عثمانؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جو مسلمان شخص جب نماز کا وقت آئے، اچھی طرح وضو کرے اور حضور قلب سے نماز پڑھے تو اس کے پچھلے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے۔ تاوقتیکہ وہ گناہ کبیرہ نہ کرے۔(مسلم)

(۲۵)روایت ہے کہ حضرت عثمانؓ نے وضو کیا۔ پہلے تین بار اپنے ہاتھوں پر پانی ڈالا پھر تین بار کلّی کی پھر ناک صاف کر کے تین بار پانی ڈالا پھر تین بار منہ دھویا پھر تین بار سیدھا ہاتھ کہنی تک دھویا پھر الٹا ہاتھ تین بار دھویا، کہنی تک پھر سر پر مسح کیا پھر تین بار سیدھے پاؤں کو دھویا پھر تین بار الٹے پاؤں و دھویا اور پھر کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح وضو کرتے دیکھا ہے جس طرح میں نے اب وضو کیا پس جو شخص میرے اس وضو کی طرح وضو کرے پھر دو رکعت نماز پڑھے اور نماز میں اپنے دل سے باتیں نہ کرے تو اس کے پچھلے گناہ بخشے جاتے ہیں۔(بخاری و مسلم)

(۲۶)ابوہریرہؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ نماز قبول نہیں کی جاتی جن تک کہ وضو نہ کرے۔(بخاری و مسلم)

(۲۷)حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے مذی نکلنے سے وضو لازم آتا ہے اور منی نکلنے سے غسل واجب ہوتا ہے۔(ترمذی)

(۲۸)عمر بن عبدالعزیز تمیم داریؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ وضو لازم آتا ہے ہر بہنے والے خون سے۔(دار قطنی)

(۲۹)حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ رات اور دن میں جب سو کر اٹھتے تو وضو کرنے سے پہلے مسواک کرتے۔(ابوداؤد)

(۳۰)انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب وضو کرتے تو ہاتھ میں پانی لے کر تھوڑی کے نیچے اور داڑھی میں انگلیوں سے خلال کرتے۔(ابوداؤد)

(۳۱)ابن عباسؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے مسح کیا اپنے سر کا اور کانوں کا شہادت کی انگلیوں سے کانوں کے اندر اور انگوٹھوں سے کانوں کے اوپر۔ (نسائی)
(۳۲)عبداللہ بن زیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مسح کیا اپنے سر کا اس پانی سے جو ہاتھوں کا بچا ہوا نہ تھا یعنی اور پانی لے کر۔ (ترمذی و مسلم)
(۳۳)انسؓ سے روایت رسول اللہ ﷺ ہر نماز کے لئے تازہ وضو کرتے تھے اور ہم کو ایک وضو اس وقت تک کافی ہوتا تھا کہ جب تک وضو نہ ٹوٹتا۔ (دارمی)

غسل (۳۴)حضرت عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ غسل اس طرح کرتے کہ پہلے دونوں ہاتھوں کو دھوتے پھر وضو کرتے جس طرح نماز کے لئے وضو کیا جاتا ہے پھر اپنی انگلیاں پانی میں تر کر بالوں میں خلال کرتے پھر دونوں ہاتھوں میں پانی لے کر سر پر ڈالتے اس طرح تین بار کرتے پھر سارے جسم پر پانی بہاتے۔ (بخاری)
(۳۵)یعلیٰؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو میدان میں برہنہ غسل کرتے دیکھا تھا، پس منبر پر بعد حمد و ثنا کے فرمایا تحقیق خداوند تعالیٰ پردہ پوش ہے پردہ پوشی کو پسند فرماتا ہے تم میں سے جب کوئی میدان میں غسل کرے تو چاہیے کہ پردہ کر لے۔ (ابوداؤد۔ نسائی)

تیمم (۳۶)عمرانؓ سے روایت ہے کہ ایک سفر میں ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھائی جب نماز سے فارغ ہوئے تو ایک شخص کو دیکھا جو الگ بیٹھا ہوا تھا اور جماعت کے ساتھ نماز نہیں پڑھی تھی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے شخص کس چیز نے تجھ کو نماز پڑھنے سے روکا، اس نے عرض کیا میں ناپاک تھا اور غسل کے لئے پانی نہ تھا، فرمایا تو پھر تیرے لئے مٹی سے تیمم کرنا کافی ہے۔ (بخاری و مسلم)
(۳۷)عمار بن یاسرؓ سے روایت ہے کہ صحابہ نے پاک مٹی سے تیمم کیا فجر کی نماز کے لئے جب کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے، انھوں نے اپنے دونوں ہاتھوں کو پاک مٹی پر مارا اور مسح کیا اپنے چہروں کا ایک بار پھر دوبارہ ہاتھ مارے اور پورے ہاتھوں کا مسح کیا۔ (ابوداؤد)
(۳۸)ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے دو شخص سفر کو روانہ ہوئے نماز کا وقت ہو گیا اور ان کے پاس پانی نہ تھا دونوں نے پاک مٹی پر تیمم کر کے نماز پڑھی، پھر وقت کے اندر ہی پانی مل گیا ایک شخص نے تو وضو کر کے نماز لوٹا لی دوسرے نے نہیں لوٹائی پھر وہ دونوں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور واقعہ عرض کیا، جس نے نماز نہیں پھیری تھی اس سے فرمایا کہ تو نے سنّت پر عمل کیا اور تیری نماز کافی ہو گئی اور جس نے وضو کر کے نماز لوٹائی تھی اس سے فرمایا تجھ کو دوگنا ثواب ملے گا۔ (ابوداؤد۔ دارمی۔ نسائی)

استحاضہ (۳۹)عدی بن ثابتؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مستحاضہ کے حق میں فرمایا کہ وہ حیض کے ایام میں جن کی اسے عادت ہو نماز کو چھوڑ دے پھر غسل کرے اور ہر نماز کے لئے تازہ وضو کرے روزے بھی رکھے نماز پڑھے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد)

وضو (۴۰)ابوہریرہؓ۔ ابن مسعودؓ۔ ابن عمرؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جس شخص نے وضو کیا اور اللہ کا نام لیا پس اس نے اپنا سارا جسم پاک کیا اور جس نے وضو کیا اور اللہ کا نام نہیں لیا اس نے صرف وضو کے اعضاء کو پاک کیا۔ (دارقطنی)

غسل (۴۱)ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جمعہ دن غسل کرنا ہر بالغ پر واجب ہے۔ (بخاری و مسلم)

کتاب الصّلوٰۃ

ہدایت (۴۲)ابوہریرہؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب تکبر ہو نماز کی تو دوڑتے ہوئے نہ آؤ بلکہ آہستہ چلو اور آسانی سے جتنی نماز تم کو ملے پڑھ لو اور جو رہ جائے اس کو پورا کر لو کیوں کہ جب کوئی نماز کا قصد کرتا ہے تو وہ نماز میں ہی شمار ہوتا ہے۔ (موطا)

موسمی رعایت (۴۳)نافعؓ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمرؓ نے اذان دی نماز کی رات کو جس میں سردی اور ہوا بہت تھی پھر کہا کہ نماز پڑھ لو اپنے اپنے ڈیروں میں پھر کہا ابن عمرؓ نے کہ رسول اللہ ﷺ حکم کرتے تھے مؤذن کو جب رات ٹھنڈی ہوتی تھی یا پانی برستا تھا یہ پکارے کہ نماز پڑھ لو اپنے اپنے ڈیروں میں۔ (موطا)
(۴۴)جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو شخص نہ پائے دو کپڑے تو ایک ہی کپڑا لپیٹ کر نماز پڑھے اگر کپڑا چھوٹا ہو تو اس کی تہ بند کر لے۔ (موطا)

(۴۵)ابوہریرہؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب نماز پڑھائے تم میں سے کوئی شخص تو چاہیے کہ تخفیف کرے کیونکہ جماعت میں بیمار اور ضعیف اور بوڑھے بھی ہوتے ہیں اور جب تنہا پڑھے تو جتنا چاہے طول کرے۔ (موطا)

نماز کی فضلیت(۴۶)ابوہریرہؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ اگر کسی کے دروازہ پر نہر ہو اور وہ اس میں روزانہ پانچ مرتبہ غسل کرتا ہو کیا اس کے جسم پر کچھ میل باقی رہے گا، صحابہ نے عرض کیا ایسی حالت میں کچھ بدن پر میل کچیل باقی نہ رہے گا۔ فرمایا بس یہی کیفیت ہے پانچوں نماز کی، معاف کرتا ہے اللہ تعالیٰ ان کے سبب سے صغیرہ گناہوں کو۔ (بخاری و مسلم)

بہترین عمل(۴۷)ابن مسعودؓ سے روایت ہے میں نے پوچھا رسول اللہ ﷺ سے کہ اللہ کے نزدیک کون سا عمل سب سے بہتر ہے؟ فرمایا وقت پر نماز پڑھنا۔ پھر میں نے پوچھا کون سا عمل بہتر ہے؟ فرمایا ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرنا، پھر میں نے پوچھا اس کے بعد کون سا کام اچھا ہے، فرمایا جہاد کرنا۔ (بخاری و مسلم)

ترک نماز کفر ہے(۴۸)جابرؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ مسلمان اور کفر کے درمیان صرف نماز کی دیوار حائل ہے اور ترکِ نماز اس فرق کو دور کر دیتا ہے۔ (مسلم)

اذان و تکبیر(۴۹)جابرؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے بلالؓ سے کہ جب تو اذان کہے تو ٹھہر ٹھہر کر کہہ اور جب تکبیر کہے تو جلدی جلدی کہہ، اذان اور تکبیر کے درمیان اتنا فاصلہ رکھ کہ فارغ ہو جائے کھانے والا اپنے کھانے اور قضائے حاجت کرنے والا اپنی حاجت رفع کرنے سے (ترمذی)

اذان و امامت(۵۰)مالک بن خویرثؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ تم لوگ اسی طرح نماز پڑھا کرو جس طرح تم نے مجھ کو نماز پڑھتے دیکھا ہے۔ جب نماز کا وقت ہو تو تم میں سے ایک شخص اذان کہے اور جو تم میں سب سے بزرگ ہو وہ تمہاری امامت کرے۔ (بخاری و مسلم)

قبلہ(۵۱)ابن عباسؓ سے روایت ہے فتح مکّہ کے دن جب رسول اللہ ﷺ کعبہ میں داخل ہوئے تو اس کے ہر گوشہ میں دعا مانگی اور باہر نکل آئے پھر باہر آکر کعبہ کے سامنے دو رکعت نماز پڑھی اور فرمایا یہ ہے قبلہ (بخاری و مسلم)

نبی کریم ﷺ کی نماز(۵۲)حضرت عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نماز کو شروع کرتے تکبر سے اور شروع کرتے قراۃ کو الحمد سے اور جب رکوع کرتے تو سر کو نہ اونچا رکھتے نہ پست بلکہ درمیانی حالت میں رکھتے اور بیٹھنے کی حالت میں اپنے بائیں پاؤں کو بچھا لیتے اور داہنے پاؤں کو کھڑا رکھتے اور منع فرماتے دونوں پاؤں پر بیٹھنے سے اور دونوں ہاتھوں کو سجدہ میں اس طرح زمین پر پھیلانے سے بھی منع فرماتے جس طرح درندے بچھا لیتے ہیں اور نماز کو سلام پر ختم فرماتے۔ (مسلم)

(۵۳)ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ جس وقت رسول اللہ ﷺ نماز کو کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے یعنی اللہ اکبر پھر رکوع میں جاتے ہوئے تکبیر کہتے پھر رکوع سے اٹھتے ہوئے سمع اللہ لمن حمدہ کہتے پھر جب پوری طرح کھڑے ہو جاتے ربنا لک الحمد کہتے پھر سجدہ میں جاتے ہوئے تکبر کہتے پھر سجدہ سے سر اٹھاتے ہوئے تکبیر کہتے اسی طرح ساری نماز میں کرتے یہاں تک کہ نماز پوری کر لیتے۔ (بخاری و مسلم)

(۵۴)رفاعہ بن رافعؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مجھ کو بتائیے کہ نماز کس طرح پڑھوں؟ فرمایا جب تو متوجہ ہو قبلہ کی طرف تو اللہ اکبر کہہ پھر سورۂ فاتحہ پڑھ کر قرآن میں سے کچھ اور پڑھ جب تو رکوع کرے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے زانوؤں پر رکھ اور پشت کو ہموار رکھ پھر جب تو سر کو اٹھائے تو اپنی پشت کو سیدھا رکھ اور سر کو اٹھا کر سیدھا کھڑا ہو جا کہ کمر کی ہڈیاں اپنی جگہ پر آجائیں پھر جب سجدہ کرے تو اطمینان سے سجدہ کر پھر جب سجدہ سے سر کو اٹھائے تو اپنے بائیں پہلو پر بیٹھ اسی طرح ہر ایک رکن کو اطمینان سے ادا کر۔ (مشکوٰۃ)

رفع یدین(۵۵)وائل بن حجرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جس وقت نماز کو کھڑے ہوئے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو دونوں شانوں تک اٹھایا اور ہاتھ کے انگوٹھوں کو کانوں کی لو کے برابر رکھا پھر اللہ اکبر کہا۔ (ابوداؤد)

(۵۶)علقمہؓ سے روایت ہے کہ ابن مسعودؓ نے ہم سے کہا کیا میں تم کو رسول اللہ ﷺ کی سی نماز پڑھاؤں چنانچہ انہوں نے نماز پڑھائی اور صرف ایک مرتبہ ہاتھ اٹھائے تکبیر تحریمہ کے ساتھ۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی)

(۵۷)ابو حمید ساعدیؓ سے روایت ہے جب رسول اللہ ﷺ نماز کو کھڑے ہوتے تو قبلہ کی جانب متوجہ ہوتے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے اور اللہ اکبر کہتے۔(ابن ماجہ)

قرأت فاتحہ (۵۸)انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ۔ ابو بکرؓ اور عمرؓ نماز کو الحمد اللہ رب العالمین سے شروع کرتے تھے۔(مسلم)

(۵۹)ابو قتادہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ اور دو سورتیں پڑھتے تھے یعنی ہر رکعت میں الحمد اور ایک سورہ اور آخری دو رکعتوں میں صرف الحمد پڑھتے تھے اور اسی طرح عصر اور عشاء کی نماز میں کرتے تھے۔(بخاری و مسلم)

رکوع و سجود (۶۰)ابن مسعودؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جب تم میں سے کوئی رکوع کرے تو رکوع میں کہے **سبحان ربی العظیم** تین بار پس اس کا رکوع پورا ہوا اور جب سجدہ کرے تو سجدہ میں کہے **سبحان ربی الاعلیٰ** تین بار پس سجدہ پورا ہو گیا تین تین بار کہنا ادنیٰ درجہ ہے۔(ترمذی۔ ابو داؤد۔ ابن ماجہ)

(۶۱)ابو قتادہؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ چوری کرنے کے اعتبار سے بہت بڑا چور وہ ہے جو اپنی نماز میں چوری کرے، صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ نماز میں سے وہ کیوں کر چراتا ہے۔ فرمایا نماز میں چوری یہ ہے کہ رکوع و سجود کو پوری طرح نہ کرے۔(مسند احمد)

سجدہ (۶۲)براء بن عازبؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جب تو سجدہ کرے تو رکھ زمین پر اپنی ہتھیلیاں اور اونچا رکھ کہنیوں کو(مسلم)

(۶۳)ابوہریرہؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ بندہ اپنے سجدے میں اللہ سے قریب تر ہوتا ہے اس لئے سجدہ میں زیادہ دعا کیا کرو(مسلم)

(۶۴)ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ دونوں سجدہ کے درمیان **رب اغفرلی و ارحمنی** کہتے تھے۔(ابو داؤد)

قرأت خلف الامام (۶۵)ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ جہری نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا کیا تم میں سے کسی نے نماز میں میرے ساتھ ساتھ قرأت کی تھی ایک شخص نے کہا ہاں یا رسول اللہ ﷺ میں ساتھ ساتھ پڑھتا تھا، فرمایا جب ہی میں دل سے محسوس کرتا تھا کہ مجھ سے چھینا جاتا ہے قرآن۔ لوگوں نے ارشاد مبارک سننے کے بعد موقوف کر دیا قرأت کرنا جہری نماز میں امام کے پیچھے(موطا)

سجدہ سہو (۶۶)عطا بن یسارؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب شک ہو کسی کو تین رکعت پڑھی یا چار تو چاہیے ایک رکعت اور پڑھ لے اور سلام سے قبل دو سجدے کر لے۔(موطا)

(۶۷)ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بے شک تم میں سے جب کوئی شخص کھڑا ہوتا ہے نماز کو آتا ہے شیطان اس کے پاس اور بھلا دیتا ہے کہ کتنی رکعتیں پڑھیں پس جب تم میں سے کسی کو ایسا اتفاق ہو تو دو سجدے کرو بیٹھے ہوئے۔(موطا)

(۶۸)مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جب امام دو رکعت پڑھ کر بغیر قعدہ میں بیٹھے ہوئے کھڑا ہو جائے اس سے پہلے کہ پوری طرح سیدھا کھڑا ہو اس کو یاد آجائے تو بیٹھ جائے اور اگر سیدھا کھڑا ہو گیا ہے تو نہ بیٹھے اور دو سجدے سہو کے کر لے(ابو داؤد۔ ابن ماجہ)

جماعت (۶۹)ابو سعیدؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جب تین آدمی ہوں تو نماز کے لئے ایک امام بن جائے جو زیادہ تعلیم یافتہ ہو۔(مسلم)

دوبارہ نماز (۷۰)جابرؓ سے روایت ہے کہ معاذ بن جبلؓ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھا کرتے تھے اور پھر اپنی قوم میں جا کر نماز پڑھایا کرتے تھے(بخاری و مسلم)

(۷۱)یزیدؓ بن اسودؓ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج میں تھا، صبح کی نماز میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پڑھی، بعد نماز دو شخصوں کو دیکھا جو علیحدہ بیٹھے تھے اور جماعت میں شامل نہ ہوئے رسول اللہ ﷺ نے ان سے پوچھا کہ تم کو کسی چیز نے ہمارے ساتھ نماز پڑھنے سے روکا۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ ہم نماز پڑھ کر آئے تھے، فرمایا جب تم اپنے مقام پر نماز پڑھ لو اور مسجد میں ایسے وقت آؤ کہ جماعت ہوتی ہو تو نماز میں شامل ہو جاؤ یہ نماز تمہارے لئے نفل ہو گی۔(ترمذی، نسائی)

سنت فجر (۷۲)حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نوافل میں سب سے زیادہ حفاظت صبح کی دو سنتوں کی فرماتے تھے یعنی ہمیشہ پڑھتے۔(بخاری و مسلم)

سنت ظہر (۷۳)حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا یارسول اللہ ﷺ نے ظہر کے بعد کی دو رکعتیں کبھی ترک نہیں فرمائیں۔ (بخاری و مسلم)

نماز جمعہ (۷۴)ابوہریرہؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جو شخص تم میں سے جمعہ کی نماز پڑھے اس کو چاہیے کہ بعد نماز جمعہ چار رکعتیں (ظہر کی) پڑھے (مسلم)

سنت عصر (۷۵)حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ عصر کی نماز میں فرض سے قبل دو رکعتیں پڑھتے تھے (ابوداؤد)

مغرب و عشاء (۷۶)ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ادبار النجوم سے مراد نماز فجر سے قبل کی دو رکعتیں اور ادبارالسجود سے مراد مغرب و عشاء کے بعد کی دو رکعتیں ہیں۔ (ترمذی)

نوافل مسنونہ (۷۷)عبداللہ بن شفیقؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی نفل نمازوں کی تعداد رکعت کے بارے میں ام المومنین حضرت عائشہؓ سے دریافت کیا، انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ ظہر کے فرض مسجد میں پڑھا کر گھر میں تشریف لاتے اور دو رکعتیں پڑھتے، مغرب کی نماز پڑھا کر گھر میں آتے اور دو رکعتیں پڑھتے۔ پھر عشاء کی نماز پڑھا کر گھر میں آتے اور دو رکعتیں پڑھتے، آخر شب میں تہجد پڑھتے، کبھی آٹھ رکعتیں اور اکثر بارہ رکعتیں اور اس کے بعد ایک رکعت وتر پڑھتے اور جب صبح ہوتی تو دو رکعت فجر کے فرض سے قبل پڑھتے اور مسجد تشریف لے جا کر صبح کی نماز پڑھاتے اور عصر سے قبل گھر میں دو رکعتیں پڑھتے پھر مسجد میں جا کر نماز پڑھاتے تھے۔ (ابوداؤد۔ مسلم)

(۷۸)اُمّ حبیبہؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو شخص ہر فرض نماز کے ساتھ دو رکعتیں لازم کرلے (فجر و عصر میں فرض سے قبل اور ظہر و مغرب و عشاء میں بعد فرض) اس کا مقام جنت میں ہوگا۔ (ترمذی و مسلم)

(۷۹)حذیفہؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ ہر فرض نماز کے ساتھ کی دو رکعتوں کو فرض سے متصل یعنی کسی سے کلام کئے بغیر جلد پڑھ لو۔ (بیہقی)

(۸۰)مسروقؒ سے روایت ہے کہ میں نے ام المومنین حضرت عائشہؓ سے رسول اللہ ﷺ کی نماز شب کی بابت دریافت کیا، فرمایا اکثر تیرہ رکعتیں اور کبھی نو رکعتیں پڑھتے تھے جن میں وتر بھی شامل ہے (بخاری و مسلم)

(۸۱)سمرہ بن جندبؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ دو سکوت فرماتے تھے نماز میں، ایک سکوت تکبیر تحریمہ کے وقت دوسرا سکوت الحمد کے ختم پر۔ (ابوداؤد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

(۸۲)فضالہ بن عبیدؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جب تو نماز پڑھے تو آخر میں بیٹھ اور اللہ کی ایسی تعریف کر جو اس کی عظمت کے مناسب ہو مجھ پر درود پڑھ اور مانگ اللہ سے جو چاہے (ترمذی۔ ابوداؤد)

درود و سلام (۸۳)ابن مسعودؓ سے روایت ہے فرمایا رسول ﷺ نے کہ قیامت کے دن لوگوں میں سب سے زیادہ وہ شخص میرے قریب ہوگا جو مجھ پر کثرت سے درود پڑھے گا۔ (ترمذی)

(۸۴)ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اللہ کے بہت سے فرشتے زمین پر سیاحت کرنے والے ہیں جو میری امت کا سلام میرے پاس پہنچاتے ہیں۔ (نسائی۔ دارمی)

(۸۵)ابوہریرہؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے تمہارا درود سلام مجھ تک پہنچتا ہے تم خواہ کہیں بھی ہو۔ (نسائی)

معمولات نبوی (۸۶)ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ بعد ظہر کی دو رکعتیں اور بعد مغرب کی دو رکعتیں اور بعد عشاء کی دو رکعتیں گھر میں پڑھتے تھے۔ (موطا)

(۸۷)ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اکثر تہجد کی تیرہ رکعتیں پڑھتے تھے جب صبح کی اذان سنتے تو فجر کی ہلکی پھلکی دو رکعتیں پڑھ لیتے۔ (موطا)

(۸۸)عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے رات کی نماز کے لئے پوچھا، فرمایا رات کی نماز دو رکعتیں ہیں، جب ڈر ہو صبح ہونے کا تو ایک رکعت اور پڑھ لے جو طاق کردے نماز کی رکعتوں کو(موطا)

(۸۹)ام المومنین حضرت حفصہؓ سے روایت ہے کہ جب صبح کی اذان ہو چکتی تو رسول اللہ ﷺ دو رکعتیں گھر میں ہلکی پھلکی پڑھتے تھے جماعت کھڑی ہونے سے پہلے۔ (موطا)

(۹۰)ام المومنین حضرت حفصہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو میں نے کبھی نفل نماز بیٹھ کر پڑھتے نہیں دیکھا۔ مگر وفات سے ایک سال قبل بیٹھ کر نفل نماز پڑھتے تھے اور سورت کو اس قدر خوبی سے ٹھہر ٹھہر کر پڑھتے کہ وہ بڑی سے بڑی ہو جاتی تھی۔ (موطا)

(۹۱)شداد بن اوسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز کے قاعدہ میں شکر نعمت اور طلب رضا و صلاح و دعاء توبہ و سلامتی کرتے تھے(مسند احمد)

قصر نماز(۹۲)امیہ بن عبداللہؓ نے پوچھا عبداللہ بن عمرؓ سے کہ قرآن میں خوف کے وقت کی نماز اور حضر کی نماز کے احکام تو ہم پاتے ہیں مگر سفر کی نماز کا کوئی حکم قرآن میں نہیں پاتے۔ عبداللہ بن عمرؓ نے جواب میں کہا کہ اے میرے بھتیجے اللہ جل جلالہ نے ہماری طرف محمد رسول اللہ ﷺ کو بھیجا جب کہ ہم کچھ جانتے نہ تھے پس کرتے ہیں ہم جس طرح ہم رسول اللہ ﷺ کو دیکھا۔ (موطا)

(۹۳)ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سفر میں پوری نماز پڑھی ہے اور کبھی (بحالت خوف)قصر بھی کیا ہے۔ (مشکوٰۃ)

(۹۴)زہریؒ نے عروہؓ سے کہا کہ حضرت عائشہؓ سفر میں پوری نماز پڑھتی ہیں حضرت عثمانؓ کی طرح۔ (بخاری و مسلم)

(۹۵)ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت عثمانؓ نے جب کہ خوف نہ ہو سفر یں پوری نماز پڑھی (قصر نہیں کیا)۔ (بخاری و مسلم)

ممانعت(۹۶)عمر بن شعیبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مسجد میں اشعار پڑھنے سے منع فرمایا ہے اور خرید و فروخت بھی مسجد میں ممنوع فرمائی ہے اور جمعہ کے دن نماز سے پہلے حلقہ باندھ کر بیٹھنے سے بھی منع فرمایا ہے۔ (ابوداؤد۔ ترمذی)

(۹۷)حکیم بن خرامؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مسجد میں قصاص لینے۔ اور اشعار پڑھنے اور حدود قائم کرنے سے منع فرمایا ہے۔ (ابوداؤد)

(۹۸)حضرت حسنؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ لوگ دنیا کی باتیں مسجدوں کے اندر کریں گے پس اس وقت تم ان لوگوں میں نہ بیٹھنا، اللہ کو ایسے لوگ ناپسند ہیں (بیہقی)

(۹۹)ابو سعیدؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ ساری زمین مسجد ہے مگر مقبرہ حمام میں نماز درست نہیں۔ (ترمذی۔ دارمی)

(۱۰۰)ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایسی جگہ نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے جہاں ناپاک اور گندی چیزیں ڈالی جاتی ہیں۔ جانوروں کے ذبح کرنے کی جگہ، راستوں کے درمیان، مویشی باندھنے کی جگہ، حمام، مقابر اور خانۂ کعبہ کی چھت پر بھی نماز پڑھنے کی ممانعت فرمائی ہے۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ)

(۱۰۱)ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مقبروں کو مسجد بنا لینے والوں اور قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پر قبور پر چراغ جلانے والوں پر لعنت فرمائی ہے (ابوداؤد۔ ترمذی، نسائی)

(۱۰۲)جندبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خبردار ہو کر پہلے لوگوں نے اپنے بزرگوں کے مقبروں کو عبادت گاہ بنالیا تھا، خبردار تم لوگ مقبروں کو عبادت گاہیں نہ بنانا میں تم کو منع کرتا ہوں۔ (بخاری و مسلم)

ستر پوشی(۱۰۳)حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ ہر بالغ مرد و عورت کو بغیر پوری ستر پوشی کے نماز جائز نہیں۔ (ابوداؤد۔ ترمذی)

ممانعت(۱۰۴)شداد بن اوسؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے مخالفت کرو تم یہود کی نماز سے وہ جوتوں اور موزوں کو پہنے پہنے نماز پڑھ لیتے ہیں، تم جوتوں اور موزوں میں نماز نہ پڑھو۔ (ابوداؤد)

(۱۰۵)انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہؓ نے مکان کے ایک گوشہ میں منقش پردہ ڈال رکھا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس پردہ کو ہٹادو اس کی تصویریں نماز میں نظر کے سامنے رہتی ہیں۔ (بخاری)

سترہ (۱۰۶)ابوہریرہؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب تم میں کوئی نماز پڑھے میدان میں یا کسی کھلی جگہ تو وہ اپنے سامنے کوئی چیز رکھ لے اور کوئی چیز موجود نہ ہو تو اپنی لاٹھی کھڑی کر لے وہ بھی نہ ہو تو ایک خط کھینچ لے پھر کسی کا سامنے سے گزرنا برا نہیں۔ (ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

قرأت فاتحہ (۱۰۷)انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ۔ ابوبکرؓ اور عمرؓ نماز کو الحمدللہ رب العالمین سے شروع کرتے تھے۔ (مسلم)

(۱۰۸)ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز میں بسم اللہ الرحمن الرحیم سے شروع کرتے تھے۔ یعنی سورہ فاتحہ سے شروع کرتے تھے اور فاتحہ سے قبل بسم اللہ پڑھتے تھے۔ (جہری نماز میں تکبیر کے بعد سکوت فرماتے تھے اور بسم اللہ بالسّر پڑھ کر قرأت فاتحہ باجہر فرماتے اور بعد فاتحہ سکوت فرماکر سورہ سے قبل بسم اللہ بالسّر پڑھ کر پھر کسی سورت کی قرأت فرماتے۔ (ترمذی)

(۱۰۹)عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو الحمد اور اس کے بعد قرآن میں سے کچھ اور نہ پڑھے۔ (بخاری و مسلم)

قعدہ (۱۱۰)معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ ہر نماز کے آخر (قعدہ میں) رَبِّ أَوْزِعْنِيٓ أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ ٱلَّتِيٓ أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَىٰ وَٰلِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَٰلِحًا تَرْضَىٰهُ وَأَصْلِحْ لِي فِي ذُرِّيَّتِيٓ ۖ إِنِّي تُبْتُ إِلَيْكَ وَإِنِّي مِنَ ٱلْمُسْلِمِينَ (مسند احمد ﷺ)

آیت الکرسی (۱۱۱)حضرت علیؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جو شخص ہر نماز کے بعد اور سوتے وقت آیت الکرسی پڑھا کرے زندگی میں اور بعد موت اس کے لئے امن ہے (نسائی۔ دارمی۔ مسند احمد)

نیت (۱۱۲)حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز کو کھڑے ہوتے تو پڑھتے۔ إِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ حَنِيفًا ۖ وَمَآ أَنَا۠ مِنَ ٱلْمُشْرِكِينَ (مسلم)

ممانعت (۱۱۳)عقبہؓ بن عامر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ تین وقتوں میں نماز نہ پڑھتے اور مردہ دفن کرنے کو منع فرماتے تھے، طلوع آفتاب، نصف النہار، غروب آفتاب۔ (مسلم)

(۱۱۴)حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ کھانا سامنے ہونے پر اور بول و براز کے دباؤ کے وقت نماز کامل نہیں ہوتی۔ (مسلم)

(۱۱۵)ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ اس عورت کی نماز قبول نہیں ہوتی جو خوشبو لگا کر مسجد میں آئے۔ (ابوداؤد۔ احمد۔ نسائی)

(۱۱۶)ابو موسیٰؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ ہر وہ آنکھ زانی ہے جو شہوت سے غیر عورت کی طرف دیکھے اور جو عورت خوشبو لگا کر مردوں کی مجلس سے گزرے وہ بھی زانیہ ہے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی)

(۱۱۷)زینب زوجہ عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ تم میں سے جو عورت مسجد میں جائے تو خوشبو نہ لگائے۔ (مسلم)

تسبیح اعظم (۱۱۸)ربیعہ ابن کعب اسلمیؓ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے حجرہ کے قریب ہی رات بسر کرتا تھا جب رسول اللہ ﷺ رات کو اٹھتے تو میں آواز سنتا دیر تک سبحان اللہ رب العلمین پڑھتے رہتے تھے۔ (نسائی۔ ترمذی)

نبی کریم کی نمازِ شب (۱۱۹)مغیرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ رات کی نماز میں اس قدر طویل قیام فرماتے تھے کہ پاؤں متورم ہو جاتے تھے، صحابہؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ آپ ایسا کیوں کرتے ہیں۔ آپ کے تو اگلے پچھلے سب گناہ بخشے گئے ہیں، فرمایا کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں۔ (بخاری و مسلم)

وظیفہ (۱۲۰)عبداللہ بن ابیؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا کہ میں طاقت نہیں رکھتا قرآن میں سے کچھ یاد کر لینے کی اس لئے مجھے کوئی ایسی چیز بتا دیجئے جو میرے لئے کافی ہو، فرمایا تو پڑھا کر سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُلِلهِ وَلَاالٰہَ اِلَّااللهُ وَاللهُ اَکْبَرْ وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللهِ العَلِيِّ الْعَظِيْم۔ (ابوداؤد۔ نسائی)

تسبیح بیداری (۱۲۱)حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب رات کو بیدار ہوتے تو کہتے اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا سُبْحٰنَکَ وَبِحَمْدِکَ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّاۤ اَنْتَ وَحْدَکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ۔ (ابوداؤد)

نماز تہجد (۱۲۲)ابو امامہؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ لازم کرلو تم اپنے لئے رات کا قیام جو قرب الٰہی کا باعث اور گناہوں سے روکنے والا ہے۔ (ترمذی)

مقامات عالیہ (۱۲۳)ابو مالک اشعریؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو لوگ نرمی سے بات کرتے ہیں۔ مسکینوں کو کھانا کھلاتے ہیں، پے در پے روزے رکھتے ہیں اور رات کو اس وقت عبادت کرتے ہیں جب کہ لوگ سو رہے ہوں۔ ان کے لئے ایسے مقامات ہیں جہاں سے دور کی چیزیں نظر آتی ہیں۔ (بیہقی)

رعایت (۱۲۴)حضرت عائشہؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ تم میں سے جب کوئی شخص اونگھنے لگے اس کو چاہیے کہ سو رہے یہاں تک کہ اس کی نیند پوری ہوجائے اس لئے کہ وہ اونگھتے ہوئے نماز پڑھنے کی حالت میں نہیں جان سکتا کہ کیا کہہ رہا ہے ممکن ہے اس کی زبان سے نامناسب الفاظ نکل جائیں۔ (بخاری و مسلم)

(۱۲۵)حضرت عمرؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو شخص اپنا وظیفہ پورا کئے بغیر سو رہا اور صبح تک نہ جاگ سکا تو وہ اپنا بقیہ وظیفہ بعد نماز کے فجر پورا کرلے اس کا شمار رات ہی کی عبادت میں ہوگا۔ (مسلم)

مداومت (۱۲۶)حضرت عائشہؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اللہ جل جلالہٗ کے نزدیک وہ عبادت بہتر ہے جو ہمیشہ کی جائے اگرچہ وہ تھوڑی ہو۔ (بخاری و مسلم)

(۱۲۷)عمران بن حصینؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ کھڑا ہوکر نماز پڑھ اگر کھڑا ہونے کی قوت نہ ہو تو بیٹھ کر پڑھ اور اگر بیٹھنے کی طاقت نہ تو پہلو پر لیٹ کر پڑھ (بخاری)

وتر (۱۲۸)جابرؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس شخص کو یہ اندیشہ ہو کہ وہ آخر رات میں نہ اٹھ سکے گا اس کو چاہیے کہ عشاء کی نماز کے بعد ہی وتر پڑھ لے۔ (مسلم)

(۱۲۹)خارجہ بن حذافہؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ اللہ جل جلالہٗ نے پانچ وقت کی فرض نمازوں کے علاوہ ایک مزید نماز تم کو عطا فرمائی جو تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے وہ نماز وتر واجب ہے جس کا وقت عشاء کی نماز کے بعد سے قبل فجر تک مقرر ہے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد)

(۱۳۰)زید بن اسلمؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو شخص وتر سے غافل ہوکر سو جائے اس کو چاہیے کہ صبح کے وقت پڑھ لے۔ (ترمذی)

قنوت (۱۳۱)انس بن مالکؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے رکوع کے بعد قومہ میں قنوت پڑھی ہے۔ (ابن ماجہ)

نماز جمعہ (۱۳۲)جابرؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو شخص اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اس پر جمعہ کے دن نماز جمعہ واجب ہے مگر مریض، مسافر، عورت، غلام اور نابالغ بچے مستثنیٰ ہیں ان پر نماز جمعہ فرض نہیں (دار قطنی)

منافق (۱۳۳)ابن عباسؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جس شخص نے بے وجہ محض لہو ولعب یا شغل تجارت و کاروبار کے سبب نماز جمعہ کو ترک کیا اس کا نام منافقین کی فہرست میں لکھا جاتا ہے جس کی تحریر نہ مٹائی جاسکتی ہے نہ تبدیل ہوسکتی ہے۔ (شافعی)

ممانعت (۱۳۴)معاذ بن انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مسجد میں گھٹنوں کو پیٹ سے ملا کر بیٹھنے کی ممانعت فرمائی ہے اس وقت جب کہ جمعہ کے دن امام خطبہ پڑھتا ہو۔ (ترمذی۔ ابوداؤد)

(۱۳۵)ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جمعہ کے دن جبکہ امام خطبہ پڑھ رہا لوگوں کو آپس میں ہر قسم کی بات کرنے کی ممانعت سخت فرمائی ہے۔ (احمد)

عیدین (۱۳۶)ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ عیدین کی نماز خطبہ سے پہلے پڑھتے تھے۔ (بخاری و مسلم)

(۱۳۷)ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عیدالفطر کے دن دو رکعت نماز پڑھی۔ (بخاری و مسلم)

(۱۳۸)جابر بن سمرؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عیدین کی نمازیں پڑھی ہیں، ان نمازوں میں نہ تو اذان کہی جاتی ہے نہ تکبیر اقامت کہی جاتی ہے۔ (مسلم)

(۱۳۹)بریدہؓ سے روایت ہے کہ عیدالفطر کے دن جب تک رسول اللہ ﷺ چند کھجوریں نہ کھا لیتے عید گاہ نہ جاتے تھے اور عید قربان کے دن جب تک دوگانہ عید نہ پڑھ لیں کچھ نہیں کھاتے تھے۔ (ابن ماجہ۔ ترمذی۔ دارمی)

قربانی (۱۴۰)جندبؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس شخص نے عید قربان کے دن نماز سے پہلے قربانی کر لی اس کی قربانی نہیں ہوئی اور جس نے دوگانہ عید ادا کرنے کے بعد قربانی کی اس نے ہماری سنت پر عمل کیا اس کی قربانی درست ہوئی۔ (بخاری و مسلم)

(۱۴۱)حضرت علی کرم اللہ وجہٗ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے اس جانور کی قربانی سے جس کی سینگ ٹوٹے اور کان کٹے ہوں۔ (ابن ماجہ)

(۱۴۲)براء بن عازبؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ چار جانور قربانی کے لائق نہیں ایک لنگڑا جس کا لنگ ظاہر ہو اور چل نہ سکے۔ دوسرا کانا جس کا کانا پن ظاہر ہو۔ تیسرا بیمار جس کی بیماری ظاہر ہو، چوتھا لاغر جو اتنا دبلا ہو کہ ہڈی کے سوا گوشت کا نام نہ ہو۔ (موطا۔ احمد۔ ترمذی۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

(۱۴۳)ابن عمرؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ دسویں ذی الحجہ کے بعد دو دن تک قربانی جائز ہے۔ (موطا)

(۱۴۴)ابوایوب انصاریؓ سے مروی ہے کہ ہم قربانی کرتے تھے ایک بکری اپنے سو گھر والوں کی طرف سے پھر بطور فخر کے ہر ایک کی طرف سے ایک ایک قربانی کرنے لگے۔ (موطا)

(۱۴۵)ابن شہاب سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کبھی اپنے اہل بیت کی طرف سے ایک اونٹ یا ایک گائے سے زیادہ قربانی نہیں کیا۔ (موطا)

(۱۴۶)امام مالک نے کہا قربانی کے مسئلہ میں جو مستند روایات مجھے ملیں وہ یہ ہیں کہ ہر شخص اپنے سب گھر والوں کی طرف سے ایک اونٹ یا ایک گائے یا ایک دنبہ یا بکری قربانی کرے جس کا وہ مالک ہو یا جو اپنی مقدرت کے مطابق میسر ہوں۔ یہ صورت کہ ایک اونٹ یا ایک گائے خرید کر کئی حصہ دار شریک کرے اور ہر ایک سے حصہ رسد قیمت لے اور اس کی موافق گوشت تقسیم کرے مکروہ ہے۔ قربانی میں شرکت نہیں ہو سکتی۔ گھر سے باہر کے لوگوں کو حصہ دار بنا کر قربانی کرنا اور قیمت حصہ لے کر گوشت دینا جائز نہیں صرف اپنے اہل و عیال اور سب گھر والوں کی طرف سے اپنا مملوکہ ایک جانور قربانی کیا جا سکتا ہے ثواب میں سب شریک ہوں گے۔ (موطا)

تکبیرات عیدین (۱۴۷)سعید بن عاصؓ سے روایت ہے کہ میں نے ابو موسیٰ اور حذیفہ سے دریافت کیا رسول اللہ ﷺ عید فطر اور عید قربان کی نمازوں میں کتنی تکبیریں کہتے تھے ابو موسیٰ نے کہا چار تکبیریں کہتے تھے جس طرح جنازہ کی نماز میں کہی جاتی ہیں ابو حذیفہ نے اس کی تصدیق کی۔ (ابوداؤد)

نماز جنازہ (۱۴۸)ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جنازہ پر سورۃ فاتحہ پڑھی۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

(۱۴۹)طلحہؓ بن عبداللہ بن عوفؓ سے روایت ہے میں نے ابن عباسؓ کے پیچھے ایک جنازہ کی نماز پڑھی انہوں نے پہلی تکبیر کے بعد سورۃ فاتحہ پڑھی اور پھر کہا یہ سنت ہے۔ (بخاری)

(۱۵۰)ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو نجاشی شاہ حبش کے مرنے کی اطلاع دی اسی روز کہ جس روز کہ اس کا انتقال ہوا تھا اور پھر صحابہ کو ساتھ لے کر عید گاہ تشریف لے گئے پھر صف باندھی اور چار تکبیریں کہہ کر غائبانہ نماز جنازہ پڑھی۔ (بخاری و مسلم)

تراویح (۱۵۱)ابوہریرہؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جس نے رمضان میں تراویح پڑھی اس کو حق سمجھ کر خالص اللہ کے لئے اس کے اگلے گناہ بخشے جائیں گے۔ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد کوئی اپنے گھر میں تراویح پڑھتا کوئی مسجد میں متفرق، حضرت ابوبکرؓ کی خلافت میں اسی طرح متفرق پڑھتے رہے۔ حضرت عمرؓ کے ابتدائی عہد خلافت میں بھی کوئی گھر میں پڑھتا کوئی مسجد میں پڑھتا۔ (موطا۔ مسلم)

(۱۵۲)عبدالرحمٰن بن قاریؓ سے روایت ہے کہ میں ایک رات رمضان میں عمر بن الخطابؓ کے ساتھ مسجد میں گیا دیکھا کہ لوگ علٰحیدہ علٰحیدہ نماز تراویح پڑھ رہے تھے کوئی تنہا پڑھ رہا تھا کوئی اپنے قبیلہ کے ساتھ پڑھتا تھا۔ یہ دیکھ کر حضرت عمرؓ نے فرمایا اگر میں ان سب لوگوں کو ایک قاری کی امامت میں جمع کر دوں تو بہتر ہوگا۔ چنانچہ ابی بن کعب کو امام بنادیا پھر نماز تراویح باجماعت ہونے لگی۔ (موطا۔ مسلم)

نماز جنازہ (۱۵۳)ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ نماز جنازہ میت کے لئے دعائے مغفرت ہے، پہلے تکبیر کے الحمد دوسری تکبیر کے بعد دعائے مغفرت (ربنا وسعت کل شئ رحمتہ الاٰیہ) تیسری تکبیر کے بعد نبی کریم ﷺ پر درود چوتھی تکبیر کے بعد سلام۔ (موطا)

(۱۵۴)عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ جنازہ کے نماز بغیر وضو ناجائز ہے۔ (موطا)

تراویح (۱۵۵)ابن حبانؓ نے بہ اسناد صحیح روایت کیا جابرؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے چند روز رمضان میں بعد عشاء آٹھ رکعت تراویح پڑھیں۔ (موطا)

(۱۵۶)ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں کو تراویح پڑھنے کی رغبت دلاتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد متفرق طور سے تراویح پڑھتے رہے، کوئی اپنے گھر میں پڑھتا کوئی مسجد میں پڑھتا، عموماً سورۃ بقرآ ٹھ رکعتوں میں پڑھتے تھے متفرق طور پر۔ پھر حضرت عمرؓ نے ایک امام کے پیچھے نماز تراویح باجماعت پڑھنے کے لئے حافظ قرآن قاری کو مقرر فرمایا اور تہجد کی بارہ رکعتوں کو بھی تراویح کی ۸ رکعت میں شامل فرمادیا اس طرح بیس رکعت پڑھتی جانے لگیں اور بعد تراویح ایک رکعت وتر واجب میں دو رکعت نفل ملا کر تین رکعت وتر باجماعت پڑھنے لگے۔ (بیہقی)

(۱۵۷)یزید بن رومانؓ سے مروی ہے کہ حضرت عمرؓ کے زمانہ خلافت میں لوگ تراویح کی ۲۳ رکعتیں رمضان میں بعد عشاء پڑھتے تھے۔ ۲۰ رکعت تراویح اور ۳ رکعت وتر۔ (موطا)

کتاب الصیام

رویت ہلال (۱۵۸)ابوہریرہؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے روزہ رکھو چاند دیکھ کر اور ختم کرو چاند دیکھ کر، اگر ابر ہو تو شعبان کے تیس دن پورے کرو اسی طرح اگر ابر ہو تو پورے تیس روزے رکھو۔ (بخاری و مسلم)

(۱۵۹)حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ شعبان کے دنوں کا شمار رکھتے تھے بڑی احتیاط کے ساتھ، پھر رمضان کا چاند دیکھ کر روزے رکھتے تھے، اگر ابر ہوتا اور انتیس کا چند نظر نہ آتا تو پورے تیس دن کے روزے رکھتے۔ (ابوداؤد)

(۱۶۰)ابن عباسؓ سے روایت ہے ایک اعرابی نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میں نے آج رمضان کا چاند دیکھا ہے، رسول اللہ ﷺ نے پوچھا کیا تو اقرار کرتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اس نے کہا ہاں، پھر فرمایا کیا تو اس کا اقرار کرتا ہے کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اس نے کہا ہاں، اس کے بعد بلالؓ کو حکم دیا کہ لوگوں کو آگاہ کردو کہ کل سے روزہ رکھیں۔ (ابوداؤد، نسائی، ترمذی، ابن ماجہ، دارمی)

ممانعت (۱۶۱)ابوہریرہؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ تم میں سے کوئی شخص رمضان سے ایک دن یا دو دن پہلے روزہ نہ رکھے مگر وہ شخص روزہ رکھ سکتا ہے جو ہمیشہ روزہ رکھنے کا عادی ہو۔ (بخاری و مسلم)

(۱۶۲)ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ صوم الوصال یعنی روزہ طے رکھنے سے منع فرماتے تھے، ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ آپ خود تو روزہ پر روزہ رکھتے ہیں، فرمایا میرا رب مجھے کھلا تا پلا تا ہے۔ (بخاری و مسلم)

افطار (۱۶۳)حضرت عمرؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب مشرق میں سیاہی آجائے اور آفتاب مغرب میں غروب ہو جائے تو روزہ افطار کرو۔ (بخاری و مسلم)

(۱۶۴) سلمان بن عامرؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کھجور سے روزہ افطار کرو کہ برکت کا سبب ہے، اگر کھجور نہ ملے تو پانی سے افطار کرو کہ پاک کرنے والا ہے۔ (ترمذی، ابوداؤد، احمد، ابن ماجہ، دارمی)

سحری (۱۶۵)ابوہریرہؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ مومن کا بہترین سیر کا کھانا کھجور ہے۔ (ابوداؤد)

ہدایت (۱۶۶)ابوہریرہؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو شخص روزہ میں جھوٹ بولے اور برے اعمال و افعال نہ چھوڑے اس کا روزہ قبول نہیں ہوتا۔ (بخاری)

(۱۶۷)حضرت عائشہؓ حضرت حفصہؓ اور عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جب تک نیت نہ کرے قبل صبح صادق کے روزہ درست نہیں ہوتا۔ (موطا)

افطار (۱۶۸)حمید بن عبدالرحمٰن سے مروی ہے کہ حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ رمضان میں پہلے مغرب کی نماز پڑھتے تھے جب سیاہی ہوتی تھی مشرق کی طرف پھر بعد نماز مغرب کے روزہ افطار کرتے تھے۔ (موطا)

مسواک (۱۶۹)عامر بن ربیعہؓ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اتنی مرتبہ روزہ میں مسواک کرتے دیکھا ہے کہ شمار نہیں کر سکتا۔ (ترمذی۔ ابوداؤد)

سفر میں روزہ (۱۷۰)حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے حمزہ بن عمروؓ نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ کیا میں سفر میں روزہ رکھوں، فرمایا جی چاہے رکھ، جی نہ چاہے تو نہ رکھ حمزہ کثرت سے روزہ رکھا کرتے تھے۔ (بخاری و مسلم)

(۱۷۱)انس بن مالکؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ بیمار، معزور، مسافر رمضان میں روزہ قضا کر سکتے ہیں، تندرست و توانا اشخاص کو روزہ رکھنا ہی چاہیے خواہ سفر میں ہوں یا حضر میں۔ (ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی۔ ابن ماجہ)

قضا روزے (۱۷۲)حضرت عائشہؓ اور ابن عمرؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کوئی شخص فوت ہو جائے اور اس کے ذمہ قضا روزے ہوں تو ورثا کو چاہیے کہ ہر روزے کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلائیں۔ (ترمذی۔ بخاری۔ مسلم)

عید کے دن روزہ منع ہے (۱۷۳)ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے دن روزہ رکھنا جائز نہیں۔ (بخاری و مسلم)

معمولات نبوی ﷺ (۱۷۴)ابن عباسؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ ہر ماہ کی تیرہ، چودہ، پندرہ کے روزے کبھی نہ چھوڑتے تھے خواہ سفر میں ہوں یا حضر میں۔ (نسائی)

(۱۷۵)حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ رمضان کے آخری عشرہ میں غیر معمولی طور سے عبادات میں مشغول ہوتے تھے۔ (مسلم)

(۱۷۶)انسؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔ ایک سال اعتکاف نہیں کیا تھا جب دوسرا سال آیا تو بیس دن کا اعتکاف فرمایا۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

اعتکاف (۱۷۷)نافعؓ سے مروی ہے کہ اعتکاف بغیر روزے کے درست نہیں کیونکہ اللہ جل جلالہٗ نے اپنے پاک کلام میں اعتکاف کا ذکر روزوں کے ساتھ فرمایا ہے، کھاؤ پیو اس وقت تک کہ سفید خط نمایاں ہو فجر کے سیاہ خط سے پھر پورا کرو روزوں کو رات تک اور نہ مباشرت کرو اپنی عورتوں سے جب تم معتکف ہو مسجدوں میں۔ (موطا)

(۱۷۸)ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو لوگ اعتکاف کرتے ہیں وہ گناہوں سے باز رہتے ہیں اور ان کے لئے نیکیاں جاری کی جاتی ہے۔ (ابن ماجہ)

صدقۂ فطر (۱۷۹)ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ہر مسلمان مرد و عورت پر صدقۂ فطر واجب ہے۔ (ابوداؤد)

(۱۸۰)ابن عمرؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ صدقۂ فطر نماز عید سے پہلے مساکین کو دے دیا جائے۔ (ابو داؤد)

(۱۸۱)ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ صدقۂ فطر کی مقدار ہر ایک کی طرف سے کھجور اور دیگر اجناس جو وغیرہ میں ایک صاع (تقریباً چار سیر) اور گندم میں نصف صاع (تقریباً دو سیر) مقرر ہے۔ (ابو داؤد۔ نسائی)

(۱۸۲)عمرو بن شعیبؓ اور ثعلبہ بن عبداللہؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ صدقۂ فطر دو شخصوں کی طرف سے ایک صاع گندم ہے اور ایک شخص کی طرف سے گندم نصف صاع (تقریباً دو سیر) اور دوسری اجناس فی کس ایک صاع (تقریباً چار سیر) ہے۔ (ترمذی۔ ابو داؤد)

(ہر ملک کے اوزان اور پیمانے مختلف ہیں، اجناس کے نرخ بھی بدلتے رہتے ہیں، اور پیداوار بھی اطراف ارض کی جداگانہ ہیں اس لئے اگر مقررہ اندازہ سے کچھ زیادہ ہی نکالا جائے تو بہتر ہے کیونکہ صدقہ کی غرض و غایت اپنا تزکیہ اور مساکین کی امداد ہے۔)

رمضان کی فضلیت (۱۸۳)ابو ہریرہؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جب شروع ہوتا ہے رمضان کا مہینہ تو رحمت کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔ (بخاری و مسلم)

تلاوت قرآن (۱۸۴)ابو ہریرہؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس شخص نے عقیدت و ایمان کے ساتھ روزے رکھے اور ثواب کی نیت سے تراویح پڑھیں اور تلاوت قرآن کی اس کے پہلے گناہ بخشے جائیں گے۔ (بخاری و مسلم)

(۱۸۵)ابن عباسؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے وہ شخص جس کے دل میں قرآن میں سے کچھ نہ ہو ویران گھر کی مانند ہے۔ (ترمذی۔ دارمی)

سورہ فاتحہ کی فضلیت (۱۸۶)ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ابی بن کعب سے پوچھا تم نماز میں کیا پڑھتے ہو۔ ابی بن کعب نے سورہ فاتحہ پڑھ کر سنائی، فرمایا ایسی کوئی سورۃ نہ کتاب توریت میں ہے اور نہ زبور میں نہ انجیل میں، اس سورۃ مبارکہ میں سات آیتیں ہیں جو بار بار نماز میں پڑھی جاتی ہیں اور یہ سورۃ قرآن عظیم ہے جو مجھ کو دیا گیا ہے۔ (ترمذی)

(۱۸۷)عبدالملک بن عمیرؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے فاتحۃ الکتاب یعنی سورۃ الحمد شفا ہے ہر ظاہری اور باطنی بیماری سے۔ (دارمی۔ بیہقی)

تلاوت (۱۸۸)جندب بن عبداللہؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے قرآن مجید کو اس وقت تک پڑھو جب تک اس میں دل لگا رہے، جب طبیعت گھبرا جائے تو اٹھ کھڑے ہو۔ (بخاری و مسلم)

(۱۸۹)حضرت علی کرم اللہ وجہٗ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جس نے قرآن پڑھا اور یاد کیا پھر اس کے حلال کو حلال اور حرام کو حرام سمجھا وہ جنت میں داخل ہوگا اور اس کی سفارش اس کے دس گنہگار گھر والوں کے لئے قبول ہوگی۔ (احمد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

خوش الحانی (۱۹۰)براء بن عازبؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے زینت دو قرآن کو اپنی خوش الحانی سے اور ترتیل و تجوید سے قرآن کو پڑھو یعنی ٹھہر ٹھہر کر صحیح تلفظ کے ساتھ۔ (احمد، ابو داؤد۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

ترتیل و تجوید (۱۹۱)حذیفہؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے قرآن کو عربی لہجہ میں پڑھو ترتیل و تجوید اور خوش الحانی کے ساتھ اور بچاؤ اپنے آپ کو عشقیہ نغموں اور اہل کتاب کے طریقوں سے قرآن پڑھنے میں۔ میرے بعد ایک قوم آئے گی جو قرآن کو اس طرح سے ترنم سے پڑھے گی جس طرح راگ راگنیاں گائی جاتی ہیں اور نوحے پڑھے جاتے ہیں، حالت یہ ہوگی کہ قرآن ان کے حلقوم سے آگے نہ جائے گا یعنی دل پر اس کا کوئی اثر نہ ہوگا ان لوگوں کے دل فتنہ میں پڑے ہوں گے اور ان لوگوں کے دل بھی جو اس طرح پڑھنے کو سن کر خوش ہوں گے۔ (ابو داؤد۔ بیہقی)

عاقبت (۱۹۲)بریدہؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو شخص قرآن کو دنیا حاصل کرنے کا ذریعہ بنائے وہ قیامت کے دن اس صورت میں آئے گا کہ اس کے چہرے پر گوشت نہ ہوگا۔ (بیہقی)

قرآن قولِ فیصل ہے(۱۹۳)حضرت علی کرم اللہ وجہٗ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جس متکبر نے قرآن کو چھوڑا ہلاک ہوگا اور جس نے قرآن کے سوا کسی دوسری چیز میں ہدایت کی راہ تلاش کی گمراہ ہوگا۔ قرآن حکیم حق و باطل کے درمیان قول فیصل ہے، قرآن کی فصاحت و بلاغت کو کوئی کلام نہیں پہنچتا، قرآن مجید فرقان حمید ایسا کلام ہے کہ جب اس کو جنوں نے سنا تو حیرت زدہ ہو کر کہنے لگے ہم نے قرآن عجیب سنا جو ہدایت کی راہ دکھاتا ہے پس ہم ایمان لائے۔(ترمذی۔ دارمی)

مسئلہ (۱۹۴)ابوسعیدؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے تین چیزوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا بھول کی حالت میں کچھ کھالینا یا پی لینا، خود بخود قے ہونا۔ احتلام۔ (ترمذی)

(۱۹۵)انسؓ سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا میری آنکھوں میں تکلیف ہے کیا روزہ کی حالت میں سرمہ لگا لوں۔ فرمایا ہاں لے لے۔ (ترمذی)

(۱۹۶)ابوہریرہؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو شخص روزے میں بھول کر کچھ کھا پی لے اور وہ اپنے روزے کو پورا کرے۔(بخاری و مسلم)

افطار کی دعا(۱۹۷)معاذ بن زیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ روزہ افطار کرتے وقت پڑھتے۔ اَللّٰھُمَّ لَکَ صَمْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ (ابوداؤد)

مسئلہ (۱۹۸)ابوہریرہؓ اور ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ جس شخص کے روزے رمضان کے کسی شرعی عذر سے قضا ہوئے ہوں تو جتنے روزے قضا ہوئے ان کو خواہ مسلسل لگاتار رکھے یا متفرق دونوں میں رکھے جائز ہے۔(موطا)

ممانعت(۱۹۹)عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ روزہ دار کو اپنی بی بی سے بوس و کنار منع ہے۔(موطا)

مسئلہ (۲۰۰)ابوہریرہؓ، ابن عباسؓ، ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ کوئی شخص شب میں محتلم ہو یا اپنی بی بی سے ہم بستری کرے اور علی الصبح غسل نہ کر سکے تو بحالت جنب روزہ رکھ سکتا ہے۔(بیہقی)

کفارہ (۲۰۱)ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ اگر کوئی شخص جماع سے یا کسی دوسرے ممنوع امر سے روزہ توڑ ڈالے تو اس پر کفارہ لازم ہے لگاتار ساٹھ روزے رکھے یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے(موطا)

قضا(۲۰۲)انس بن مالکؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے مسافر اور بیمار کو رخصت ہے روزہ قضا کرنے کی (حائضہ اور حاملہ بھی بیمار کی ذیل میں ہے)اور دودھ پلانے والی عورت کو اجازت اگر چاہے تو روزہ رکھے اور اگر نہ رکھ سکے تو فدیہ دے یا پھر قضا کرے۔(ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)
(کبیر سن مرد و عورت جو روزہ رکھنے کی طاقت نہ رکھتے ہوں ان پر روزہ معاف ہے اگر صاحب استطاعت ہوں تو پورے رمضان روزانہ ایک مسکین کو کھانا دیں۔)

کتاب المناسک

حج فرض ہے(۲۰۳)ابن عباسؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے لوگو! اللہ تعالیٰ نے تم پر حج فرض کیا ہے، جو شخص آمدورفت اور دیگر ضروری مصارف سفر کی استطاعت رکھتا ہو اس پر زندگی میں ایک بار حج کرنا فرض ہے جو اس سے زیادہ کرے وہ نفل ہے۔(نسائی۔ دارمی)

قران(۲۰۴)ابن مسعودؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ حج اور عمرے کو یکے بعد دیگرے ادا کرو یعنی حج قران کا احرام باندھو کہ اس میں حج اور عمرہ دونوں ہوتے ہیں۔(ترمذی۔ نسائی۔ ابن ماجہ)

میقات (۲۰۵) ابن عباسؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے احرام باندھنے کی جگہ (میقات) مدینہ والوں کے لئے ذوالحلیفہ، شام والوں کے جحفہ۔ نجد والوں کے لئے قرن اور یمن والوں کے لئے یلملم مقرر فرمائی ہے۔ یہ سب مقامات احرام باندھنے کے ہیں، جو لوگ دور دراز مقامات سے آئیں وہ جب ان مقامات میں سے کسی مقام میں گزریں احرام باندھ لیں اگر حج و عمرہ کی نیت وارد ے سے آئے ہوں۔ اور جو لوگ مذکورہ مقامات کے اندر رہتے ہوں وہ اپنے گھر سے احرام باندھیں مکّہ والے مکّہ سے احرام باندھیں۔ (بخاری و مسلم)

احرام (۲۰۶) حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے آخری حج (حجتہ الوداع) میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چلے ہم میں سے بعض نے عمرہ کا احرام باندھا اور بعض نے حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھا، اور بعض نے صرف حج کا احرام باندھا، رسول اللہ ﷺ نے نے صرف حج کا احرام باندھا تھا، جس نے صرف عمرہ کا احرام باندھا تھا وہ تو حلال ہو گیا اور جس نے صرف حج کا یا حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھا وہ حلال نہ ہوا یہاں تک کہ قربانی کا دن آ گیا۔ (مسلم و بخاری)

(محرم اس شخص کو کہتے ہیں جو احرام باندھے ہو حج یا عمرہ کا حلال اس شخص کو جو احرام نہ باندھے ہو۔)

تمتع۔ قران۔ افراد (حج کے مہینوں میں میقات سے صرف عمرہ کا احرام باندھ کر جانا پھر ایّام حج میں مکّہ سے احرام حج کا باندھ لینا اس کو تمتع کہتے ہیں کیونکہ اس میں فائدہ اٹھا سکتے ہیں عمرہ کا احرام کھول کر۔ اور میقات سے حج و عمرہ دونوں کا احرام ساتھ باندھنا اس کو قران کہتے ہیں، اس میں حاجی عمرہ کر کے احرام باندھے ہوئے مکّہ میں بیٹھا رہتا ہے حج کر کے احرام کھولتا ہے۔ اور میقات سے صرف حج کا احرام باندھنا اس کو افراد کہتے ہیں۔)

ارکان حج (۲۰۷) عبدالرحمٰن بن یعمرؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ حج کا سب سے بڑا رکن ذی الحجہ کی نویں تاریخ کو مقام عرفات میں ٹھہرنا ہے جو شخص فجر کی روشنی سے پہلے میدان عرفات میں پہنچ گیا اس نے حج کو پالیا، اور منیٰ میں ٹھہرنے کے تین دن ہیں جو شخص جلدی کرے اس پر گناہ نہیں اور جو شخص تین دن سے زیادہ قیام کرے اس پر بھی گناہ نہیں۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

قربانی، ایام تشریق، رمی جمار (۲۰۸) حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے قربانی کے دن دس ذی الحجہ کو آخری وقت میں ظہر کی نماز پڑھ کر فرض طواف کعبہ کیا اس کے بعد منیٰ میں واپس آ گئے اور ایام تشریق ۱۳۔ ۱۲۔ ۱۱ ذی الحجہ قیام فرمایا۔ ان دنوں میں رسول اللہ ﷺ جمروں پر دن ڈھلے کنکریاں مارتے تھے، ہر جمرہ پر سات کنکریاں اور ہر کنکری کے ساتھ اللہ اکبر کہتے تھے۔ پہلے اور دوسرے جمرے پر دیر تک ٹھہرتے اور عجز و زاری کے ساتھ دعا مانگتے۔ تیسرے جمرہ (عقبہ) پر کنکریاں مار کر چلے آتے اس کے قریب ٹھہرتے اور عجز وزاری کے ساتھ دعا مانگتے۔ تیسرے جمرہ (عقبہ) پر کنکریاں مار کر چلے آتے اس کے قریب ٹھہرتے نہیں تھے۔ (ابوداؤد)

سعی صفا مروہ (۲۰۹) حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے فرمایا یا رسول اللہ ﷺ نے کہ رمی جمار یعنی جمروں پر کنکریاں مارنا اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنا صرف ذکر الٰہی کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔ (ترمذی۔ دارمی)

مسئلہ (۲۱۰) جابرؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عرفات کا سارا میدان اور سارا مزدلفہ ٹھہرنے کی جگہ ہے۔ اور سارا منیٰ اور مکّہ کا ہر راستہ اور ہر گلی قربانی کی جگہ ہے۔ (ابوداؤد۔ دارمی)

مسئلہ (۲۱۱) ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عمرہ کیا ذی الحجہ میں قبل حج کے تاکہ مشرکین کی مخالفت ہو۔ (بخاری و مسلم) (حج کے دنوں میں عمرہ کرنا ایام جاہلیت میں نہیں تھا)

(۲۱۲) عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ جس نے عمرہ کیا شوال یا ذیقعدہ یا ذی الحجہ میں پھر مکّہ میں ٹھہرا رہا یہاں تک کہ حج پایا تو وہ متمتع ہے اگر حج کرے تو اس پر قربانی لازم ہوگی میسر ہو تو ورنہ تین روزے حج میں رکھے اور سات روزے جب حج سے لوٹے تب رکھے۔ (موطا)

(حج کے مہینے ہیں شوال ذیقعدہ ذی الحجہ اگر کوئی شخص مقام میقات سے ان مہینوں میں سے کسی مہینہ میں عمرہ کی نیت سے احرام باندھے تو وہ مکّہ میں پہنچ کر عمرہ ادا کر کے احرام اتار سکتا ہے پھر اگر حج کے دن تک مکّہ میں ٹھہرے اور حج بھی کرے تو اس پر قربانی لازم ہو گی جو میسر ہو خواہ اونٹ یا گائے یا بھیڑ بکری اگر کچھ بھی میسر نہ ہو تو تین روزے مکہ میں رکھے اور سات روزے اپنے اپنے مقام پر لوٹ کر رکھے)

(عمرہ کے ارکان میں طواف کعبہ اور سعی بین الصفا والمروہ ہے۔ اور حج کے ارکان میں آٹھ ذی الحجہ کو بعد غسل حج کا احرام باندھنا، نوذی الحجہ کو قبل فجر میدان عرفات میں حاضر ہو جانا۔ دسویں شب مزدلفہ میں ٹھہرنا، دسویں ذی الحجہ کو طواف کعبہ اس کے بعد قربانی اور منیٰ میں قیام ایام تشریق۔ جو شخص مقام میقات سے بہ نیت حج شوال یا ذی قعدہ میں احرام باندھے تو وہ جب تک حج سے فارغ نہ ہو احرام نہیں کھول سکتا۔)

احرام سے قبل غسل (۲۱۳)ابن عمرؓ اور زید بن ثابتؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب حج کے ارادہ سے روانہ ہوئے تو مسجد ذوالحلیفہ کے قریب ٹھہرے، پہلے غسل فرمایا پھر احرام باندھا۔ (بخاری۔ مسلم۔ ترمذی۔ دارمی)

طواف سے قبل وضو (۲۱۴)حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب مکّہ میں داخل ہوگئے تو پہلے وضو فرمایا پھر کعبہ کا طواف کیا۔ (بخاری و مسلم)

حجر اسود (۲۱۵)ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اونٹ پر کعبہ کا طواف کیا، جب حجر اسود کے سامنے آتے تو اس لکڑی سے جو دست مبارک میں تھی حجر اسود کی طرف اشارہ کرتے اور اللہ اکبر کہتے۔ (بخاری)

(حجر اسود کی طرف چھڑی سے اشارہ کر کے اللہ اکبر کہنے سے یہ مراد تھی کہ یہ پتھر کوئی چیز نہیں بلکہ لائق پرستش اور قابل عبادت صرف اللہ جل جلالہٗ کی ذات پاک ہے)

ایام جاہلیت میں حجر اسود بڑی قابل عظمت چیز تھی اور اس کی فضیلت میں طرح طرح کی روایات بیان کی جاتیں، کوئی کہتا کہ حجر اسود جنت سے آیا ہے دودھ سے زیادہ سفید تھا لوگوں کے گناہوں نے اس کو سیاہ کر دیا، کوئی کہتا کہ قیامت کے دن حجر اسود کی دو آنکھیں ہوں گی اور زبان بھی ہو گی اس شخص کی گواہی دے جس نے اس کو بوسہ دیا ہو گا وغیرہ۔

ایام جاہلیت میں طواف کے وقت حجر اسود کو چومنا بہت بڑی عبادت تھی، آج بھی یہ رسم موجود ہے اور اس کو ارکان حج میں شامل کیا جاتا ہے چند وضعی حدیثیں بھی مروی ہیں جن سے رسول اللہ ﷺ کا حجر اسود کو بوسہ دینا ثابت کیا جاتا ہے۔

مکّہ کی بعض پہاڑیوں میں ایک خاص قسم کا چکنا سنگ سیاہ پایا جاتا ہے۔ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے منہدم شدہ کعبہ کی از سر نو تعمیر کی تو ایک سنگ سیاہ بھی جو کہیں قریب پڑا تھا دیوار میں لگا دیا۔ آلِ ابراہیم علیہ السلام اس پتھر کو ایک یادگار نشانی سمجھ کر چومنے لگے۔

(رسول اللہ ﷺ کا طواف کے وقت حجر اسود کی طرف اپنی چھڑی سے اشارہ کر کے اللہ اکبر کہنا لوگوں کی ہدایت کے لئے تھا کہ مروجہ رسم بوسہ کوئی چیز نہیں)

(۲۱۶)عروہ بن زبیرؓ اور عابس بن ربیعہؓ سے مروی ہے کہ عمر بن الخطابؓ نے جب وہ طواف کعبہ کر رہے تھے حجر اسود کی طرف متوجہ ہو کر کہا "ایک پتھر ہے نہ کسی کو نفع پہنچا سکتا ہے نہ نقصان" (موطا۔ بخاری۔ مسلم)

حجتہ الوداع (۲۱۷)جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہجرت کے بعد مدینہ منورہ میں نو برس رونق افروز رہے۔ اس عرصے میں حج نہیں کیا، دسویں برس حج کا ارادہ فرمایا اور اپنے ارادہ کا عام اعلان کرا دیا، لوگ کثرت سے جمع ہوگئے اور مسلمانوں کی ایک لاکھ سے زیادہ جماعت رسول اللہ ﷺ کے ساتھ روانہ ہوئی۔ ذوالحلیفہ پہنچ کر ٹھہر گئے، غسل فرما کر احرام باندھا، سب لوگوں نے بھی احرام باندھا۔ اسی اثناء میں اسماء بنت عمیسؓ کے بطن سے محمد بن ابوبکرؓ تولد ہوئے، اسمؓ نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں دریافت کرایا کہ میں کیا کروں؟ حکم دیا کہ غسل کر، لنگوٹ باندھ۔ اور احرام باندھ۔ رسول اللہ ﷺ نے مسجد ذوالحلیفہ میں نماز پڑھی اور اپنی اونٹنی قصواء پر سوار ہو کر مع قافلہ روانہ ہوئے، جب میدان بیداء میں پہنچے تو بلند آواز سے لبیک کہی "لَبَّیْکَ اللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ، لَاشَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ، اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ، لَاشَرِیْکَ لَکَ" جب مکہ مکرمہ میں داخل ہو گئے تو پہلے وضو فرمایا پھر سات طواف

کعبہ کئے پھر مقام ابراہیم علیہ السلام کی طرف بڑھکر **واتخذوا من مقام ابراہیم مصلی** پڑھا اور مقام ابراہیم علیہ السلام اور کعبہ کے درمیان دو رکعت نماز پڑھی، پھر باب الصفا سے باہر نکلے جب صفا کے قریب پہنچے تو پڑھا "**اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَاءِرِ اللّٰهِ**" پھر صفا پہاڑی پر چڑھے اور کعبہ کی طرف رخ کر کے تکبیر کہی اور پڑھا **لآ الٰہ الا اللہ وحدہٗ لاشریک لہٗ لہ الملک ولہٗ الحمد وھوعلیٰ کل شیئ قدیر لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ اَنْجَزَ وَعْدَہٗ وَنَصَرَ عَبْدَہٗ وَھَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَہٗ۔** اس کے بعد دعا کی اور پہاڑی سے اترے پھر مروہ کی طرف چلے جب دونوں پہاڑوں کی نشیبی وادی میں پہنچے تو کچھ دور دوڑے اور مروہ پہاڑی پر پہنچ گئے اور وہاں بھی تکبیر کہی اور وہی کلمات پڑھے جو صفا پر پڑے تھے، جب آخری بار مروہ پر پہنچے تو مجمع کی طرف جو پہاڑی کے دامن میں تھا مخاطب ہو کر فرمایا، اگر پہلے سے مجھ کو وہ بات معلوم ہوتی جو بعد کو معلوم ہوئی تو ہدی یعنی قربانی کے جانور اپنے ساتھ نہ لاتا اور حج کو عمرہ میں منتقل کر دیتا، پس تم میں سے جو شخص اپنے ساتھ قربانی کا جانور نہ لایا ہو وہ حلال ہو جائے اور حج کو عمرہ کر دے۔ یہ سن کر سراقہ بن مالکؓ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ اسی سال ہمارے لئے یہ حکم ہے یا ہمیشہ کے لئے؟ رسول اللہ ﷺ نے اپنے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈال کر فرمایا داخل ہوا عمرہ حج میں، دوبارہ یہ الفاظ دہرا کر فرمایا یہ حکم صرف اسی سال کے لئے نہیں بلکہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ہے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہٗ یمن سے رسول اللہ ﷺ کے لئے قربانی کے جانور لائے تھے۔ اس زمانہ میں حضرت علیؓ یمن کے حاکم تھے رسول اللہ ﷺ نے حضرت علیؓ سے پوچھا جب تم نے احرام باندھا تھا تو کیا نیّت کی تھی؟ انہوں نے کہا میں نے اس طرح نیت کی تھی کہ اللہ میں احرام باندھتا ہوں اس چیز کا جس کا احرام تیرے رسول نے باندھا ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے ساتھ تو قربانی کا جانور ہے پس تم بھی میری طرح حلال نہ ہو اور جب تک حج سے فارغ نہ ہو جائے احرام باندھے رہو۔ رسول اللہ ﷺ جو جانور ہمراہ لائے تھے اور حضرت علیؓ کے لائے ہوئے جانور سب کی مجموعی تعداد سو تھی، جن لوگوں کے ساتھ قربانی کے جانور نہ تھے وہ سب حسب الحکم عمرہ کر کے احرام سے باہر نکل آئے اور اپنے سر کے بال کٹوا ڈالے۔ رسول اللہ ﷺ اور وہ لوگ جو ہدی ساتھ لائے تھے احرام میں رہے، پھر جب ذی الحجہ کی آٹھویں تاریخ ہوئی تو منیٰ کی طردف چلنے کی تیار ہوئی ان صحابہ کرام نے جو عمرہ کر کے حلال ہو گئے تھے حج کا احرام باندھا اور قافلہ روانہ ہوا۔ منیٰ میں پہنچ کر مسجد خیف میں ظہر۔ عصر۔ مغرب۔ عشاء اور فجر کی نمازیں پڑھیں۔ بعد فجر رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ وادی نمرہ میں خیمہ نصب کیجائے، قریش کا خیال تھا کہ رسول اللہ ﷺ مشعر الحرام کے قریب حج کے لئے کھڑے ہوں گے جیسا کہ قریش جاہلیت میں کرتے تھے لیکن رسول اللہ ﷺ مزدلفہ سے آگے میدان عرفات میں جہاں خیمہ نصب تھا پہنچ گئے، خیمہ بالوں کا تھا۔ تھوڑی دیر خیمہ میں قیام فرمایا جب سورج ڈھل گیا تو اپنی اونٹنی قصواء پر سوار ہوکر وادیٔ نمرہ میں خطبہ دیا، فرمایا لوگو! تمہارے خون اور تمہارے مال اسی طرح تم پر حرام ہیں جس طرح تم اس دن اور اس مہینہ میں قتل و غارت گری حرام سمجھتے ہو یعنی جس طرح تمہارے نزدیک عرفہ کے دن ذی الحجہ کے مہینہ اور مکہ کے اندر قتل و غارت گری حرام ہے اسی طرح ہمیشدہ ہمیشہ کے لئے اور ہر جگہ خون کرنا اور مال لینا آپس میں حرام ہے، خبردار ہو جاؤ کہ ایام جاہلیت کی ہر چیز یعنی ہر رسم و طریقہ میرے قدم کے نیچے پڑی ہوئی ہے اب اس کی کوئی قدر و قیمت نہیں ہے اور وہ پست و پامال ہے، اور جاہلیت کے خون معاف کر دیئے گئے اور پہلا خون جو میں اپنے خونوں میں سے معاف کرتا ہوں ابن ربیعہ کا خون ہے، اور جاہلیت کا سود معاف کیا گیا اور سب سے پہلا سود جو معاف کرتا ہوں اپنے سودوں میں سے وہ عباسؓ ابن عبدالمطلب کا سود ہے۔ اے لوگو! ڈرو اللہ تعالیٰ سے عورتوں کے معاملے میں تم نے ان کو اللہ تعالیٰ کی امان کے ساتھ لیا ہے اور امان میں رکھنے کا عہد کیا ہے اور حلال کیا ہے تم نے ان کو اللہ تعالےٰ کے حکم سے، عورتوں پر تمہارا حق یہ ہے کہ وہ بستروں پر کسی کو نہ آنے دیں، اور تمہاری اجازت کے بغیر کسی کو جس کا آنا تم کو پسند نہ ہو گھر میں نہ آنے دیں خواہ وہ مرد ہو یا عورت پھر اگر وہ اس معاملے میں تمہارا کہنا نہ مانیں تو تم ان پر ضروری حد تک سختی کر سکتے ہو اور عورتوں کا حق تم پر یہ ہے کہ ان کو کھانا اور کپڑا دو اور اپنے مقدور بھر ان کی جائز ضروریات پوری کرو۔ اے لوگو! میں تمہارے پاس ایسی چیز چھوڑتا ہوں جس کو تم مضبوطی سے تھامے رہوں گے تو میرے بعد کبھی گمراہ نہ ہوگے۔ اور وہ کتاب اللہ ہے۔ اے لوگو! تم سے میری بابت پوچھا جائے گا کہ میں نے دین کے احکام تم تک پہنچائے یا نہیں؟ تو کیا جواب دو گے؟ لوگوں نے عرض کیا ہم اس امر کی شہادت دیں گے کہ آپ نے ہم تک سب احکام دین پہنچائے۔ اپنا فرض ادا کر دیا اور ہماری خیر خواہی کی۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے انگشت شہادت آسمان کی طرف اٹھا کر کہا اے اللہ تو گواہ ہو۔ اس کے بعد بلالؓ نے اذان دی پھر تکبیر کہی اور ظہر کی نماز پڑھی گئی پھر دوسری تکبیر اقامت کہی گئی اور عصر کی نماز ہوئی۔ ان دونوں نمازوں کے درمیان کوئی چیز نہیں پڑھی گئی۔ پھر رسول اللہ ﷺ میدان عرفات میں بیٹھ گئے۔ قبلہ کی طرف رخ کر کے، جب آفتاب غروب ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ اپنی اونٹنی پر تیزی سے چلے اور مزدلفہ میں داخل ہوئے یہاں مغرب و عشاء کی نمازیں ایک اذان اور دو تکبیر اقامت سے پڑھی گئیں اور ان نمازوں کے درمیان بھی کوئی چیز نہیں پڑھی گئی، پھر رسول اللہ ﷺ نے آرام فرمایا یہاں تک کہ صبح ہوئی نماز اس وقت پڑھی گئی جب کہ صبح خوب روشن

ہو گئی تھی، پھر رسول اللہ ﷺ اونٹنی پر سوار ہو کر مشعر الحرام پر پہنچے جو مزدلفہ کی ایک پہاڑی ہے قبلہ رخ کھڑے ہو کر دعا مانگی اور تکبیر تہلیل و تحمید میں اس وقت تک مشغول رہے کہ دن خوب روشن ہو گیا پھر یہاں سے روانہ ہو کر وادی محسر میں داخل ہوئے یہاں اپنی سواری کو ذرا تیزی سے چلایا اور جمرہ کے قریب پہنچ کر سات کنکریاں پھینکیں اور ہر کنکری کے ساتھ تکبیر کہی، پھر قربان گاہ میں تریسٹھ جانور دست مبارک سے قربان فرمائے اور چونتیس جانور کی قربانی کے لئے حضرت علیؓ کو حکم دیا، گوشت کی تقسیم کے بعد تھوڑا سا گوشت خاصہ کے لئے پکایا جس کو رسول اللہ ﷺ اور حضرت علیؓ نے تناول فرمایا اس کے بعد کعبہ کی طرف روانہ ہو گئے، مکہ میں داخل ہو کر ظہر کی نماز پڑھی پھر اپنے چچا حضرت عباسؓ اور ان کی اولاد کے پاس تشریف لے گئے جو چاہ زمزم پر لوگوں کو پانی پلا رہے تھے، انہوں نے ڈول بھر کر پیش کیا جس میں سے رسول اللہ ﷺ نے نوش فرمایا اور کہا اے عبدالمطلب کی اولاد پانی کھینچو اور لوگوں کو پلاؤ اگر مجھ کو یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ لوگ تم پر ٹوٹ پڑیں گے تو میں خود تمہارے ساتھ پانی کھینچتا (مسلم)

رمی جمار (۲۱۷) حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قربانی کے دن آخری وقت میں ظہر کی نماز پڑھ کر فرض طواف کیا اس کے بعد منیٰ میں واپس آ گئے اور ایام تشریق یعنی ذی الحجہ کی گیارہ، بارہ اور تیرہ تاریخیں وہاں گزاریں۔ ان دنوں میں جمروں پر دن ڈھلے کنکریاں مارے تھے ہر جمرہ پر سات کنکریاں اور ہر کنکری کے ساتھ اللہ اکبر کہتے تھے پہلے اور دوسرے جمرے پر دیر تک ٹھہرتے اور عجز و انکساری کے ساتھ دعا مانگتے، تیسرے جمرہ پر کنکریاں مار کر چلے آتے اس کے قریب نہ ٹھہرتے۔ (ابوداؤد)

(۲۱۸) ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ قربانی کے دن مکہ میں تشریف لائے پھر منیٰ واپس چلے گئے۔ (مسلم)

(۲۱۹) انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جمرۂ عقبہ پر کنکریاں ماریں پھر منیٰ میں اپنی قیام گاہ پر آئے اور قربانی کے بعد سر منڈوایا (بخاری و مسلم)

سر منڈانا (۲۲۰) ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حجتہ الوداع میں اپنا سر منڈایا اور صحابہؓ میں سے بھی بعض نے سر منڈایا اور بعض نے بال ترشوائے۔ (بخاری و مسلم)

مسئلہ (۲۲۲) ابن عباسؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ کہ سر منڈانا عورتوں کے لئے نہیں بلکہ سر کے بال ترشوانا ان پر واجب ہے۔ (ابوداؤد، ترمذی، دارمی)

احکام حج (۲۲۳) ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ حجتہ الوداع میں ذوالحلیفہ سے احرام باندھ کر اور قربانی کے جانور ساتھ لے کر جانب مکہ روانہ ہوئے ہمراہیوں میں بعض تو اپنے ساتھ قربانی کے جانور لائے تھے اور اکثر کے ساتھ قربانی کے جانور نہ تھے، رسول اللہ ﷺ جب مکّہ میں پہنچے تو لوگوں سے فرمایا تم میں جو شخص قربانی کا جانور لایا ہو وہ حلال نہ ہو کسی چیز سے جو اس پر حرام ہے جب تک کہ وہ ارکان حج کو پورا نہ کر لے، اور جو شخص قربانی کا جانور نہ لایا وہ طواف کعبہ کرے صفا و مروہ کے درمیان سعی کرے سر کے بال کٹوالے اور حلال ہو جائے پھر دوبارہ حج کا احرام باندھے عرفات کی حاضری کے بعد قربانی کرے اگر میسر ہو اور جس کو قربانی میسر نہ ہو وہ تین حج کے ایام میں اور سات دن اپنے گھر پہنچ کر روزے رکھے، پھر رسول اللہ ﷺ نے کعبہ کے سات طواف کئے، مقام ابراہیم علیہ السلام کے پاس دو رکعت نماز پڑھی صفا و مروہ کے درمیان سات پھیرے کئے، پھر کسی چیز سے حلال نہ ہوئے جو احرام نے ان پر حرام کی تھی، یہاں تک کہ حج پورا کیا اور قربانی کے دن جانور قربان کئے پھر ہر اس چیز سے حلال ہو گئے جو آپ پر حرام تھی اور جو لوگ اپنے ساتھ قربانی کے جانور لائے تھے انہوں نے بھی وہی کیا جو رسول اللہ ﷺ نے کیا تھا۔ (بخاری و مسلم)

رمی جمار (۲۲۴) ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ اسامہ بن زیدؓ عرفات سے مزدلفہ تک رسول اللہ ﷺ کی سواری پر ساتھ رہے پھر مزدلفہ سے منیٰ تک فضل بن عباسؓ سواری پر ساتھ رہے، دونوں کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ اس سفر میں برابر لبیک کہتے رہے یہاں تک کہ آپ ﷺ نے جمرۂ عقبہ پر رمی کی۔ (بخاری و مسلم)

(۲۲۵) ابن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ قیام منیٰ میں پہلے جمرۂ اولیٰ پر جو مسجد خیف کے قریب واقع ہے سات کنکریاں مارتے اور ہر کنکری کے بعد اللہ اکبر کہتے پھر آگے بڑھتے اور نرم زمین پر قبلہ رو دیر تک کھڑے رہتے دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا مانگتے پھر جمرۂ وسطیٰ پر سات کنکریاں مارتے اور ہر کنکری کے اللہ اکبر کہتے پھر بائیں جانب بڑھتے اور نرم زمین پر قبلہ رخ دیر تک کھڑے رہتے دونوں ہاتھ اٹھاتے اور دعا مانگتے، پھر جمرۂ ذات العقبہ پر نالے میں کھڑے ہو کر سات کنکریاں مارتے اور ہر کنکری پر اللہ اکبر کہتے اس کے قریب دیر تک نہ ٹھہرتے اور واپس آ جاتے۔ (بخاری)

حرمت والے مہینے (۲۲۶)حضرت ابو بکر صدیقؓ سے روایت ہے کہ قربانی کے دن رسول اللہ ﷺ نے خطبہ میں فرمایا چار مہینے با حرمت ہیں تین تو مسلسل ہیں اور چوتھا رجب ہے۔ آج کے دن سے تمہارے خون، تمہارے مال اور تمہاری آبرو آپس میں تم پر ہمیشہ کے لئے اسی طرح حرام ہے جس طرح ان مہینوں میں قتل و غارت گری اور آبرو ریزی حرام ہے اور لوگوں تم عنقریب اپنے پروردگار کے حضور میں حاضر ہو گے تم سے تمہارے اعمال پوچھے جائیں گے۔ خبردار میرے بعد تم گمراہ نہ ہو جانا کہ قتل و غارت گری اور آبرو ریزی کرنے لگو، تم میں سے جو لوگ یہاں موجود ہیں وہ ان لوگوں کو یہ پیغام پہنچا دیں جو یہاں موجود نہیں ہیں۔ (بخاری و مسلم)

طواف الوداع (۲۲۷)ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ لوگ حج سے فارغ ہو کر اپنے اپنے گھروں کو روانہ ہو رہے تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی شخص اس وقت تک واپس نہ جائے جب تک رخصتی طواف کعبہ نہ کر لے، حائضہ عورتوں کو یہ طواف معاف ہے۔ (بخاری و مسلم)(رخصتی طواف کو طواف الوداع کہتے ہیں۔)

طواف الزیارۃ (۲۲۸)عروہ بن الزبیرؓ سے مروی ہے کہ جس شخص نے طواف الافاضہ یعنی طواف الزیارۃ ادا کیا اس نے اپنا حج پورا کر لیا اب اگر اس کو کوئی امر مانع نہ ہو تو رخصت کے وقت طواف الوداع کرے اگر کوئی مانع یا عارضہ در پیش ہو تو حج پورا ہو چکا۔ (موطا)

(طواف الافاضہ یا طواف الزیارۃ وہ طواف ہے جو عرفات کی حاضری کے بعد کیا جاتا ہے اور یہ فرض ہے۔ طواف قدوم وہ طواف ہے جو مکّہ میں پہنچتے ہی کیا جاتا ہے اور یہ سنّت ہے، عرفات کی حاضری سے قبل بھی اگر مہلت ہو تو طواف قدوم مکرر کیا جانا افضل ہے)

مسئلہ (۲۲۹)عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ جو عورت احرام باندھے ہو حج یا عمرہ کا پھر اس کو حیض آ جائے تو وہ لبیک کہا کرے جب اس کا جی چاہے اور طواف نہ کرے، سعی بین الصفا والمروہ بھی نہ کرے اور مسجد میں بھی نہ جائے جب تک پاک نہ ہو۔ (موطا)

ممانعت (۲۳۰)ابو ہریرہؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کوئی عورت غیر محرم مرد کے ساتھ سفر نہ کرے۔ (بخاری و مسلم)

(محرم وہ شخص ہے جس سے ہمیشہ کے لئے نکاح حرام ہو، جن عورتوں کے خاوند نہیں یا کوئی محرم نہیں اور انہوں نے حج نہیں کیا اگر وہ استطاعت رکھتی ہیں تو حج کو جانے والی عورتوں کے ساتھ سفر کریں)

محرم کی موت (۲۳۱)ابن عباسؓ سے روایت ہے ایک شخص احرام کی حالت میں فوت ہو گیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس کو غسل دو کفن پہناؤ اور سر مت ڈھانکو اور خوشبو نہ لگاؤ وہ قیامت کے دن لبیک کہتا ہوا اٹھے گا۔ (بخاری و مسلم)

مسائل (۲۳۲)حضرت علیؓ، ابن عباسؓ، عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ اور اسامہؓ بن شریک سے روایت ہے کہ حجۃ الوداع میں لوگ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر مسائل پوچھتے تھے، کوئی کہتا یا رسول اللہ ﷺ میں نے طواف سے پہلے سعی صفا مروہ کر لی، کوئی کہتا میں نے قربانی سے پہلے سر منڈا لیا، کوئی کہتا میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے قربانی کر لی وغیرہ، رسول اللہ ﷺ سب کے جواب میں فرماتے کوئی گناہ نہیں کچھ حرج نہیں، البتہ جس نے ظلم کیا یا کسی مسلمان بھائی کی آبرو ریزی کی وہ ہلاک ہوا۔ (بخاری۔ مسلم۔ ابو داؤد۔ ترمذی)

(۲۳۳)ابو ہریرہؓ سے روایت ہے جب حجۃ الوداع کا اعلان ہوا تو ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کیا کہ میری بہن نے حج کی نذر مانی تھی اور وہ نذر پوری کرنے سے پہلے فوت ہو گئی، فرمایا اگر اس پر کچھ قرض ہوتا تو کیا تو اس کو ادا کرتا؟ اس نے عرض کیا ہاں۔ فرمایا تو پھر اللہ تعالیٰ کا قرض بھی ادا کرو کہ اس کو ادا کرنا ضروری ہے۔ ایک اور شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میرا باپ بہت ضعیف العمر ہے سواری پر چل نہیں سکتا فرمایا تو اپنے باپ کی طرف سے حج و عمرہ کر لے۔ (بخاری۔ مسلم۔ ترمذی۔ ابو داؤد۔ نسائی)

(۲۳۴)کعب بن عجرہؓ سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ احرام باندھے ہوئے تھے ان کے سر میں جوئیں پڑ گئیں، رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ سر منڈا لے اور تین روزے رکھ یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلا یا ایک بکری ذبح کر، ان میں سے جو کرے گا وہ کافی ہے۔ (موطا)

(احرام کی حالت میں سہواً کوئی قصور ہو جائے یا کسی عارضہ یا مرض کے سبب ممنوعات احرام میں سے کسی امر میں تقصیر واقع ہو تو کفارہ واجب ہوتا ہے، یعنی تین روزے رکھنا یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلانا یا ایک بکری کی قربانی کرنا)

(۲۳۵)عبداللہ بن مالکؓ سے روایت ہے عقبہ بن عامرؓ نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ اس کی بہن نے نذر مانی تھی کہ وہ پیدل حج کرے گی لیکن وہ اس کی طاقت نہیں رکھتی فرمایا جب وہ پیدل نہیں چل سکتی تو سواری پر جائے اور نذر کے کفارہ میں تین روزے رکھے۔(ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

(کوئی شخص نذر مانے تو اس کو پورا کرنا چاہیے، اگر کسی مجبوری یا معذوری سے نذر پوری نہ کر سکے یا ناجائز نذر ہو تو اس کا کفارہ ادا کرے اسی طرح اگر کوئی شخص کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے کی قسم کھائے اور وہ قسم پوری نہ کر سکے یا قسم کو توڑے یا جھوٹی قسم کھائے تو اس کا بھی کفارہ ہوگا، کفارہ کی مقدار استطاعت پر ہے، ایک اونٹ یا ایک گائے یا ایک بھیڑ بکری۔ اور دس یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلانا، یہ بھی نہ ہو سکے تو کم از کم تین روزے رکھنا)

کتاب الزکوٰۃ

زکوٰۃ کی تاکید اور متعلقہ مسائل (۲۳۶)ابوہریرہؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے مال عطا فرمایا اور اس نے زکوٰۃ ادا نہیں کی تو اس کا مال سانپ بن کر اس کے گلے کا طوق ہوگا اور اس کو ڈسے گا۔(بخاری)

(موتی، جواہرات، گھوڑا، خچر، گدھا، سبز ترکاریاں، خود رو قدرتی جڑی بوٹیاں، ادویہ، مشک، عنبر اور خانگی ضروریات کی چیزوں برتن بستر پارچہ جات پوشیدنی اور مکان رہائشی پر زکوٰۃ نہیں ہے اگر یہی چیزیں تجارتی اغراض کے لئے ہوں تو ان پر زکوٰۃ واجب ہوگی، اس کے سوا بھی ہر اس چیز پر زکوٰۃ ہے جس سے مالی منفعت حاصل ہو۔)

(۲۳۷)حضرت علی کرم اللہ وجہٗ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ترکاریوں اور سبزیوں پر زکوٰۃ واجب نہیں، نہ ان درختوں میں جو کسی مستعار دے دیئے جائیں، دیگر پیداوار اجناس میں بھی تیس من سے کم کی مقدار پر زکوٰۃ نہیں، کام کے جانوروں پر بھی زکوٰۃ نہیں جیسے کھیتی باڑی کے بیل اور بودے سواری کے گھوڑے، بار برداری کے خچر گدھے۔(دارقطنی)

(۲۳۸)سمرہ ابن جندبؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ہم کو حکم دیا ہے کہ جس چیز کو ہم تجارت کے لئے تیار کریں اس کی زکوٰۃ نکالا کریں۔(ابوداؤد)

(۲۳۹)ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ غلّہ اور کھجوریں جب تک ان کی مقدار تیس من نہ ہو زکوٰۃ نہیں۔(نسائی)

(۲۴۰)عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جس چیز کو آسمان نے سیراب کیا ہو یا قدرتی چشموں نے، یا خود زمین سرسبز و شاداب ہو اس میں دسواں حصہ زکوٰۃ واجب ہے اور جس چیز کو کنویں یا نہر سے پانی دیا گیا ہو اس میں پیداوار کا بیسواں حصّہ واجب ہے۔(بخاری)

(۲۴۱)حضرت علی کرم اللہ وجہٗ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ان گھوڑوں خچروں اور گدھوں پر زکوٰۃ نہیں جو تجارت کے لئے نہ ہوں اور ادا کرو تم زکوٰۃ چاندی کی پر چالیس درہم پر ایک درہم اگر وہ دو سو درہم ہوں، یعنی دو سو درہم پر پانچ درہم، دو سو درہم سے کم پر زکوٰۃ نہیں، دو سو درہم سے جس قدر زیادہ ہوں پر چالیس پر ایک درہم واجب ہے، اور بھیڑ بکریوں میں پر چالیس پر ایک بھیڑ یا بکری اور گایوں بھینسوں میں ہر تیس پر ایک برس کا بچھڑا یا پاڑا۔ اور چالیس گایوں، بھینسوں میں ایک گائے یا بھینس دو برس عمر کی۔ اور کام کے جانوں میں زکوٰۃ واجب نہیں۔(ابوداؤد، ترمذی)

(۲۴۲)معاذؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ گایوں میں تیس پر ایک برس کا بچھڑا یا بچھیا اور چالیس پر دو برس کا بیل یا گائے زکوٰۃ واجب ہے۔(مشکوٰۃ)

(۲۴۳)عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ کسی مال میں زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی جب تک اس پر پورا سال نہ گزر جائے۔(موطا)

(۲۴۴)ابوسعید خدری سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں اور پانچ اوقیوں سے کم چاندی میں زکوٰۃ نہیں اور پانچ وسق سے کم اجناس غلّہ و کھجور میں زکوٰۃ نہیں۔(موطا۔ بخاری۔ مسلم)

تشریح (ایک اوقیہ چالیس درہم کا، ہوتا ہے پانچ اوقیہ کے دو سو درہم ہوئے جس کی ساڑھے باون تولہ چاندی ہوتی ہے۔ جو شخص ساڑھے باون تولہ چاندی کا مالک ہو اس پر زکوٰۃ ادا کرنا فرض ہے زر نقد میں چالیسواں حصّہ زکوٰۃ واجب ہے، زر نقد میں چاندی سونا سکہ رائج الوقت شامل ہیں ہر ملک اور ہر عہد میں زر نقد کا نرخ بدلتا رہتا ہے اس لئے چاندی کو اصل اصول قرار دے کر زر نقد کی زکوٰۃ ادا کی جائے۔

ساڑھے باون تولہ چاندی کی حاضر الوقت قیمت کا چالیسواں حصّہ زکوٰۃ ہوگی اور اسی قیمت کا سونا یا رائج الوقت سکہ جس کی ملکیت ہو چالیس حصّہ زکوٰۃ ادا کرے۔)

(تجارتی مال پر سال پورا ہونے پر قیمت کا اندازہ کر کے چالیس حصّہ زکوٰۃ ادا کرے۔ اور پیداوار ارضی میں پانچ وسق اور اس سے زائد پر زکوٰۃ واجب ہے۔ ایک وسق ٦ من کا ہوتا ہے۔ اجناس غلّہ میں دالیں، چاول اور تیل والی چیزیں شامل ہیں۔ پیداوار ارضی میں میں جو اجناس بارانی ہیں ان کا دسواں حصّہ اور جو آبپاشی سے پیدا ہوتی ہیں، ان کا بیسواں حصّہ یا اس کی حاضر الوقت زکوٰۃ میں ادا کرے۔)

(جانوروں میں چالیس بھیڑ بکری پر ایک مینڈھا یا بکرا۔ چالیس گائے اور بھینس پر ایک بچھڑا یا پاڑا یا بچھیا یا پاڑی۔ پانچ اونٹ پر ایک بکرا۔ تجارتی گھوڑوں، خچروں اور گدھوں پر ان کی حاضر الوقت قیمت کا اندازہ کر کے چالیسواں حصّہ نقد رقم زکوٰۃ ادا کرے۔)

(پیداوار ارضی میں معدنیات بھی ہیں جن میں حجریات و فلزات کے علاوہ سیّال اور منجمد اشیاء شامل ہیں۔ پیداوار اراضی کی زرعی اقسام میں دسواں حصّہ زکوٰۃ ہے اور غیر زرعی اقسام میں چالیسواں حصّہ زکوٰۃ ہے، غیر زرعی پیداوار یعنی معدنی اشاء کی قیمت پر زکوٰۃ اس وقت واجب ہے جن ان کی مالیت بیس دینار یا دو سو درہم ہو۔)

(٢٤٥)ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ رکاز میں پانچواں حصّہ ہے (موطا)

(رکاز وہ مدفونہ مال ہے جو بے مشقت حاصل ہو، پانچواں حصّہ خیرات واجب ہے۔ زکوٰۃ اور خیرات میں فرق ہے، زکوٰۃ وہ صدقہ ہے جو سال پورا ہونے پر ادا ہوتا ہے اور خیرات وہ صدقہ ہے جس پر ایک برس کی میعاد گزرنا ضروری نہیں۔ حاصل شدہ مال کا پانچواں حصّہ خیرات کرنے کے بعد اس مال کو جمع رکھا جائے یا کاروبار میں لگایا جائے بہر حال سال پورا ہونے پر چالیسواں حصّہ زکوٰۃ واجب ہو گی۔)

(وہ اونٹ اور بیل اور پاڑے جو پانی کھینچنے یا ہل چلانے میں کام آتے ہیں ان پر زکوٰۃ نہیں بالتو جانوروں میں زکوٰۃ ہے، اونٹوں میں خواہ نر ہو یا مادہ ہر پانچ پر ایک بکرا یا بکری زکوٰۃ ہے، چالیس اونٹ پر ایک اونٹ۔ چالیس گایوں بھینسوں پر ایک گائے یا بھینس۔ چالیس بکری میں ایک بھیڑ یا بکری۔ جو جانور زکوٰۃ میں دیا جائے وہ نہ تو شیر خوار بچہ ہو، نہ بہت عمر رسیدہ، درمیانی عمر کا تندرست جانور زکوٰۃ میں نکالا جائے خواہ نر یا مادہ۔)

زکوٰۃ لینا سادات کے لئے جائز نہیں (٢٤٦)عبدالمطلب بن ربیعہؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ زکوٰۃ لینا محمد ﷺ اور آلِ محمد کے لئے جائز نہیں۔ (مسلم)

(٢٤٧)ابوہریرہؓ سے روایت ہے حضرت حسنؓ نے بچپن میں زکوٰۃ کی کھجوروں میں سے ایک کھجور اٹھالی رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا اور کہا زکوٰۃ کھانا ہمارے لئے نہیں۔ (بخاری و مسلم)

(٢٤٨)حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے حضور میں کوئی چیز پیش کی جاتی تو دریافت فرماتے کہ یہ ہدیہ ہے یا صدقہ؟ جب معلوم ہوتا کہ ہدیہ ہے تو قبول فرماتے اور اس کا بدلہ دیا کرتے۔ (بخاری)

غیر مستحق کو بھی زکوٰۃ لینا جائز نہیں (٢٤٩)عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ زکوٰۃ کے حقدار نادار غربا اور مساکین ہیں، مالدار کے لئے اور اس شخص کے لئے جب تندرست ہو اور کسب کرنے کی قوت رکھتا ہو زکوٰۃ لینا جائز نہیں۔ (ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ، نسائی، دارمی)

مسکین کی تعریف (٢٥٠)ابوہریرہؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ مسکین وہ شخص نہیں ہے جو لوگوں سے مانگتا پھرتا ہے، بلکہ مسکین وہ شخص ہے جو اس قدر مال نہ رکھتا ہو کہ جس سے اس کی جائز ضروریات زندگی پوری ہو سکیں اور وہ اپنا محتاج ہونا کسی پر سوال کرنے کی غرض سے ظاہر نہ کرتا ہو (بخاری۔ مسلم)

صدقہ (٢٥١)ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ ہر مسلمان پر صدقہ واجب ہے، صحابہ نے عرض کیا رسول اللہ ﷺ کسی کے پاس صدقہ دینے کو کچھ نہ ہو، فرمایا غمگین حاجتمند کی ہر ممکن مدد کرنا، درد مند خواہ کے ساتھ ہمدردی کرنا، دو شخصوں کے درمیان انصاف کرنا اور راستے میں سے کسی موذی چیز کا دور کرنا بھی صدقہ ہے۔ (بخاری و مسلم)

(٢٥٢)جابرؓ اور حذیفہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ہر نیکی صدقہ ہے اور یہ امر بھی نیکی میں داخل ہے کہ اپنے چہرے کو بشاش بنا کر تو اپنے بھائی سے ملاقات کرے اور اپنے ڈول سے اپنے مسلمان بھائی کے برتن میں پانی بھر دے۔ (بخاری و مسلم)

کتاب الدعوات

(۲۵۳)انسؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ دعا عبادت کا مغز ہے۔ (ترمذی)

(۲۵۴)ابوہریرہؓ سے روایت فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے نزدیک دعا سے زیادہ کوئی چیز باعظمت نہیں۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ)

(۲۵۵)ابوہریرہؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ سختیوں کے وقت اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول فرمائے اور اس کو چاہئے کہ فراخی اور خوش حالی کے وقت کثرت سے دعا مانگا کرے۔ (ترمذی)

(۲۵۶)معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ بندوں کے اعمال میں ذکر الٰہی سے بہتر اور عذاب الٰہی سے نجات دینے والا کوئی عمل نہیں۔ (موطا۔ ترمذی۔ ابن ماجہ)

فضول باتیں کرنا دل کو غافل بناتا ہے (۲۵۷)ابن عمرؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ اللہ جل جلالہٗ کے ذکر کے سوا فضول باتیں نہ بنایا کرو کیونکہ ذکر الٰہی کے سوا کثرت سے بکواس کرنا دل کو سخت کر دیتا ہے اور وہ لوگ جو ذکر الٰہی سے غافل ہیں بہت شقی القلب ہیں۔ (ترمذی)

شیطانی وسواس (۲۵۸)ابن عباسؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے شیطان انسان کے دل کی تاک میں لگا رہتا ہے، جب کوئی شخص ذکر اللہ دل سے کرتا ہے تو شیطان پیچھے ہٹ جاتا ہے اور جب ذکر الٰہی سے کوئی شخص غافل ہوتا ہے تو شیطان وسوسے پیدا کرتا ہے۔ (بخاری)

افضل الاذکار (۲۵۹)ابوذرؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ کون سا ذکر بہتر ہے فرمایا سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰهُ کہنا سب اذکار سے افضل ہے (مسلم)

(۲۶۰)جابرؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے بہترین ذکر **لاالہ الا اللہ** اور بہترین دعا ہے **الحمد للہ** (ترمذی۔ ابن ماجہ)

حمد (۲۶۱)ابن عباسؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے قیامت کے دن جن لوگوں کو جنت میں سب سے پہلے داخل کیا جائے گا وہ لوگ ہوں گے جنہوں نے راحت و خوشی اور تکلیف و غم کی ہر حالت میں **الحمد للہ** کہا۔ (بیہقی)

تسبیح (۲۶۲)یسیرہؓ سے روایت ہے ہم سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَ رَبُّ الْمَلآئِکَۃِ وَالرُّوْحِ پڑھنے کو اپنے اوپر لازم سمجھو اور اپنی انگلیوں پر گنتی کر اس میں غفلت نہ کرنا۔ (ترمذی۔ ابوداؤد)

(مذکورہ تسبیح بعد نماز عشاء پڑھی جاتی ہے ستر بار انگلیوں پر شمار کرکے)

تسبیح اعظم (۲۶۳)سعد بن وقاصؓ سے روایت ہے ایک صحرا نشین بزرگ نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یارسول اللہ ﷺ مجھے کوئی خاص چیز تعلیم فرمائیے جسے میں پڑھتا رہوں، ارشاد ہوا سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ پڑھا کرو۔ (مسلم)

(یہ تسبیح اعظم بعد نماز مغرب ستر بار پڑھی جاتی ہے اس کو افضل التسابیح بھی کہتے ہیں۔)

استغفار (۲۶۴)حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ جب کسی جگہ بیٹھتے تو چند کلمات زبان مبارک سے ادا فرماتے سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَ بِحَمْدِکَ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ۔ (نسائی)

تسبیح جلیل (۲۶۵)حضرت علیؓ کرم اللہ وجہٗ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ سوتے وقت یہ کلمات پڑھا کرتے تھے۔ اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا سُبْحَانَکَ وَبِحَمْدِکَ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ وَحْدَکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ۔ (ابوداؤد)

شیاطین کے شر سے بچنے کی دعا (۲۶۶)عمرو بن شعیبؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جو شخص نیند میں ڈرتا ہو وہ سوتے وقت پڑھا کرے رَبِ اَعُوْذُبِکَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّیَاطِیْنِ وَاعُوْذُبِکَ رَبِّ اَنْ یَحْضُرُوْنِ۔ (ترمذی)

افضل الذکر (۲۶۷)ابو سعیدؓ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو شخص کہتا ہے لَآ اِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ وَحدَه' لَاشَرِیْکَ لَه' اس کو آگ نہ کھائے گی۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ)

استغفار (۲۶۸)ابن عباسؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو شخص استغفار کو اپنے اوپر لازم قرار دے لے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر تنگی سے نکلنے کا راستہ نکال دیتا ہے اور ہر رنج وغم سے اس کو نجات دیتا ہے اور ایسی جگہ سے رزق بہم پہنچاتا جہاں سے اس کو گمان بھی نہیں ہوتا۔ (ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

اسم اعظم (۲۶۹)انسؓ سے روایت ہے میں رسول اللہ ﷺ کے پاس مسجد میں بیٹھا تھا ایک شخص نے جو نماز پڑھ رہا تھا بعد نماز اللہ تعالیٰ کے اسم مبارک ذَالْجَلَالِ وَ الْاِکْرَامِ کے توسل سے دعا مانگی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس شخص نے اللہ تبارک وتعالیٰ کے اس اسم اعظم کے ساتھ مانگی ہے جس کے توسل قبولیت حاصل ہوتی ہے۔ (ترمذی۔ابوداور۔ نسائی۔ ابن ماجہ)

(حضرت نبی کریم علیہ الصلوات والتسلیم نے تسبیح، تحمید، تہلیل اور استغفار کی بہت تاکید فرمائی ہے، اکثر اہل سنت بعد نماز نماز تہجد ستر بار دعائے جلیلہ پڑھتے ہیں جو سب اذکار مقبولہ کی جامع ہے۔)

اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا سُبْحٰنَکَ وَبِحَمْدِکَ لآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ وَحْدَکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ اَنْتَ وَلِیُنَا فَاغْفِرْلَنَا وَارْحَمْنَا اَنکَ اَنْتَ السَّلَامُ یاذَالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامَ۔

کتاب الاخلاق

ترک فضولیات (۲۷۰)ابوہریرہؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اسلام کی بہتر باتوں میں سے یہ ہے کہ آدمی بیکار اور فضول چیزوں کو چھوڑ دے۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ)

ہدایت (۲۷۱)ابوہریرہؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے میں اس واسطے بھیجا گیا کہ اخلاق کی خوبیوں کو پورا کردوں۔ (مسند احمد)

(۲۷۲)ابوہریرہؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے وہ آدمی زورآور نہیں ہے جو کشتی میں لوگوں کو پچھاڑ دے، زورآور وہ ہے جو اپنے نفس پر قابو رکھے غصہ کے وقت۔ (موطا)

(۲۷۳)ابوہریرہؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے مومنین میں ایمان کے کامل وہ لوگ ہیں جن کے اخلاق اچھے ہیں۔ (ابوداؤد۔ ترمذی)

غنی کون ہے (۲۷۴)ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے مجھے پانچ باتیں تعلیم فرمائیں۔ (۱)ان چیزوں سے اپنے آپ کو بچا جن کو اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے اگر تو ان سے بچے گا تو تیرا شمار بہترین لوگوں میں ہوگا۔ (۲)جو چیز اللہ تعالیٰ نے تیری قسمت میں لکھ دی ہے اس پر راضی اور شاکر رہ اگر تو ایسا کرتے گا تو دنیا کے غنی لوگوں میں تیرا شمار ہوگا۔ (۳)اپنے ہمسایہ پڑوسی سے اچھا سلوک کر اگر تو ایسا کرے گا تو تیرا ایمان کامل ہوگا۔ (۴)جو چیز تو اپنے لئے پسند کرتا ہے دوسروں کے لئے بھی پسند کر اگر تو ایسا کرے گا تو سچا مسلمان ہوگا۔ (۵)زیادہ نہ ہنسا کر اس لئے کہ زیادہ ہنسنا دل کو مردہ بنا دیتا ہے۔ (ترمذی)

مفلس کون ہے (۲۷۵)ابوہریرہؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے تم جانتے ہو مفلس کون ہے؟ صحابہ نے عرض کیا مفلس وہ ہے جس کے پاس نہ روپیہ پیسہ ہو اور نہ سامان واسباب۔ فرمایا میری امت میں سے قیامت کے دن مفلس وہ شخص ہوگا جو دنیا میں نماز روزہ زکوٰۃ وغیرہ ہر قسم کی عبادتیں لے کر آئے گا اور ساتھ ہی کسی کو گالی دینے کسی پھر تہمت لگانے کسی کا مال کھاجانے، کسی کو ناحق مارنے کے گناہ بھی لائے گا۔ پھر ایک مظلوم کو اس کی ان نیکیوں میں سے بدلہ دیا جائے گا اور دوسرے

مظلوم کو ان نیکیوں میں سے بدلہ دیا جائیگا جب اس کی سب نیکیاں ختم ہو جائیں گی اور لوگوں کے حق باقی رہ جائیں گے تو ان حق داروں کی برائیاں اور گناہ اس پر ڈال دیئے جائیں گے اور پھر اس کو دوزخ میں ڈال دیا جائے گا۔ (مسلم)

نجات اور ہلاکت (۲۷۶)ابوہریرہؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے تین چیزیں نجات دینے والی ہیں اور تین چیزیں ہلاک کرنے والی ہیں، جو نجات دینے والی ہیں۔ان میں ایک تو ظاہر و باطن میں اللہ تعالیٰ سے ڈرنا، دوسرے خوشی یا ناخوشی کی ہر حالت میں حق بات کہنا، تیسرے امیری اور فقیری دونوں حالتوں میں میانہ روی اختیار کرنا ہے، ہلاک کرنے والی چیزیں میں پہلی وہ خواہش نفس ہے جس کا اتباع کیا جائے دوسری وہ حرص و بخل ہے کس کا انسان غلام بن جائے تیسرے خود کو دوسروں سے برتر بہتر سمجھنا۔ (بیہقی)

تواضع (۲۷۷)حضرت عمرؓ نے منبر پر خطبہ میں فرمایا لوگو! تواضع اور فروتنی اختیار کرنا میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضامندی حاصل کرنے کے لئے تواضع اور فروتنی سے کام لے اللہ تعالیٰ اس کے مرتبہ کو بلند کردیتا ہے۔ جو شخص تکبر و غرور کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو لوگوں کی نگاہ میں کتے اور سور سے بھی بدتر کردیتا ہے۔ (بیہقی)

تکبّر (۲۷۸)ابن مسعودؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص کے قلب میں ذرہ برابر بھی تکبر ہوگا، وہ جنت میں نہ جائے گا۔ ایک شخص نے عرض کیا ہر شخص اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس کا لباس اچھا ہو تو کیا پھر یہ چیز تکبر ہوگی؟ فرمایا لوگوں کو حقیر و ذلیل سمجھنا تکبر ہے۔ (مسلم)

اخلاق حسنہ (۲۷۹)معاذؓ سے روایت ہے جب میں یمن جانے لگا تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے ہدایت فرمائی کہ لوگوں کی تعلیم و تربیت کے لئے اپنے اخلاق کو اچھا بنا۔ (موطا)

(۲۸۰)ابی ثعلبہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن مجھ کو سب سے زیادہ عزیز و محبوب اور مجھ سے قریب تر وہ لوگ ہوں گے جو تم میں زیادہ خوش اخلاق ہوں اور مجھ سے بہت دور وہ لوگ ہوں گے جو بداخلاق اور تکبر کرنے والے ہیں۔ (بیہقی)

ریاکار (۲۸۱)جندبؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو شخص کوئی عمل محض لوگوں کو دکھانے اور شہرت حاصل کرنے کے لئے کرے اللہ تعالیٰ اس کو ریاکاری کی سزا دکھائے گا۔ (بخاری و مسلم)

توفیق الٰہی (۲۸۲)انسؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا تو اس کو اعمال نیک کی توفیق عطا فرماتا ہے۔ (ترمذی)

بہترین عادت (۲۸۳)عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا اسلام کی کون سی عادت بہتر ہے؟ فرمایا کھانا کھلانا اور آشنا ناآشنا سب کو سلام کرنا۔ (بخاری و مسلم)

(۲۸۴)انسؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب تم گھر میں داخل ہو تو گھر والوں کو سلام کرو تمہارے لئے اور تمہارے گھر والوں کے لئے سلام برکت کا موجب ہوگا۔ (ترمذی)

(۲۸۵)عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے سلام میں پہل کرنے والا تکبر سے پاک ہے۔ (بیہقی)

ہدایت (۲۸۶)عطاءؒ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے آپس میں بعد سلام کے مصافحہ کرو کیونکہ اس سے بغض اور کینہ دور ہوتا ہے اور ایک دوسرے کو تحفہ بھیجا کرو اس سے محبت بڑھتی ہے اور دشمنی جاتی رہتی ہے۔ (موطا)

تہمت (۲۸۷)ابی ذرؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کوئی شخص کسی شخص پر نہ تو فسق کی تہمت لگائے نہ کفر کی اس لئے کہ اگر وہ ایسا نہیں ہے تو یہ کلمہ کہنے والے پر لوٹ پڑے گا۔ (بخاری)

صدق و کذب (۲۸۸) عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے سچ بولنا اختیار کرو۔ اس لئے کہ سچ بولنا نیکی کا راستہ دکھاتا ہے اور نیکی جنت میں لے جاتی ہے، جو شخص ہمیشہ سچ بولتا ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک صدیقوں میں لکھا جاتا ہے اور بچو تم جھوٹ بولنے سے اس لئے کہ جھوٹ فسق و فجور کی طرف لے جاتا ہے اور فسق و فجور دوزخ کی طرف رہنمائی کرتا، جو شخص ہمیشہ جھوٹ بولتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک کذاب لکھا جاتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

منافق (۲۸۹) ابوہریرہؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے تم قیامت کے دن بدترین لوگوں میں ان کو پاؤ گے جو دو منہ رکھنے والے منافق ہوں گے یعنی منہ دیکھی بات کرنے والے جس کے پاس جائیں اس کی سی بات کہیں۔ (بخاری و مسلم)

چغل خور (۲۹۰) حذیفہؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے چغل خور جنت میں نہ جائیں گے۔ (بخاری و مسلم)

غیبت و بہتان (۲۹۱) ابوہریرہؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اگر تو نے اپنے مسلمان بھائی کی وہ برائی بیان کی جو اس میں موجود ہے تو یہ غیبت ہے اور اگر تو نے اس کی نسبت ایسی بات کہی جو اس میں موجود نہیں تو یہ بہتان ہے۔ (مشکوٰۃ)

دو زبان (۲۹۲) عمارؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو شخص دو زبان ہو یعنی کسی سے کچھ کہتا ہو اور کسی سے کچھ، قیامت کے دن اس کے منہ میں آگ کی دو زبانیں ہوں گی۔ (دارمی)

خیانت (۲۹۳) سفیان بن اسدؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے سب سے بڑی خیانت یہ ہے کہ تو اپنے مسلمان بھائی سے کوئی بات کہے اور وہ اس بات کو سچ اور درست سمجھے اور حقیقت میں تو نے اس سے جھوٹی بات کہی ہو۔ (ابوداؤد)

چند نصائح (۲۹۴) عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم چند باتوں کا میرے سامنے عہد کرو کہ میں تمہارے لئے جنت کا ضامن بن جاؤں گا۔ باتیں کرو تو سچ بولو۔ وعدہ کرو تو اس کو پورا کرو تمہارے پاس امانت رکھی جائے تو امانت کو ادا کرو۔ اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرو۔ نگاہ کو نیچا اور ہاتھوں کو قابو میں رکھو۔ (بیہقی۔ مسند احمد)

بدترین لوگ (۲۹۵) عبدالرحمنؓ بن غنم سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے بہترین بندے وہ ہیں جن کو دیکھ کر اللہ یاد آئے اور بدترین بندے وہ ہیں جو چغلیاں کھاتے پھرتے ہیں، دوستوں کے درمیان جدائی ڈالتے ہیں اور پاک لوگوں سے فساد و گناہ کے متوقع رہتے ہیں۔ (احمد۔ بیہقی)

ممانعت (۲۹۶) عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اپنے ماں اپ کو گالی دینا کبیرہ گناہ ہے، صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ کیا آدمی اپنے ماں باپ کو گالی دے سکتا ہے؟ فرمایا ہاں کوئی شخص کسی کے ماں باپ کو گالی دیتا تو وہ اپنے ماں باپ کو گالی دیتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

ماں کی فرمانبرداری (۲۹۷) مغیرہؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ نے تم پر اپنی ماں کی نافرمانی اور ایذارسانی کو حرام قرار دیتا ہے۔ (بخاری)

ہدایت (۲۹۸) انسؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اس کی روزی میں وسعت اور اس کی موت میں تاخیر کی جائے اس کو چاہیے کہ وہ اپنے رشتہ داروں سے اچھا سلوک کرے۔ (بخاری۔ مسلم)

(۲۹۹) جبیر بن مطعمؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے رشتہ داری کو قطع کرنے والا جنت میں داخل نہ ہوگا۔ (بخاری)

باپ کی اطاعت (۳۰۰) عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے پروردگار کی رضامندی باپ کی رضامندی میں ہے اور پروردگار کی ناخوشی باپ کی ناخوشی میں ہے۔ (ترمذی)

ماں کی خدمت (۳۰۱)معاویہ بن جاہمہؓ سے روایت ہے کہ جاہمہؓ نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میں نے جہاد پر جانے کا ارادہ کیا ہے، فرمایا کیا تیری ماں زندہ ہے؟ اس نے کہا ہاں، فرمایا ماں کی خدمت کو اختیار کر اس لئے کہ جنت ماں کے قدموں میں ہے۔ (احمد۔ نسائی۔ بیہقی)

ہدایت (۳۰۲)ابی اُسید ساعدیؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک شخص نے عرض کیا کہ جب تک میرے ماں باپ زندہ رہے میں نے ان کے ساتھ سلوک کیا، اب بھی کوئی سبیل ایسی ہے کہ میں ان سے سلوک کرتا رہوں؟ فرمایا ہاں ان کے لئے دعاء مغفرت کرنا۔ ان کی وصیت پوری کرنا، ان کے قرابت داروں سے سلوک کرنا اور ان کے دوستوں کی عزت کرنا۔ (ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

(۳۰۳)ابی ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک شخص نے عرض کیا میرے قرابت دار ایسے ہیں کہ میں ان کے ساتھ سلوک کرتا ہوں لیکن وہ میرے ساتھ سلوک نہیں کرتے ہیں ان کے ساتھ احسان کرتا ہوں وہ مجھ سے برائی کرتے ہیں، حلم و بردباری سے کام لیتا ہوں اور ان سے درگزر کرتا ہوں مگر وہ جہالت سے پیش آتے ہیں فرمایا اگر تو ایسا ہی کرتا ہے جیسا کہ تو نے بیان کیا تو گویا تو ان کو گرم راکھ پھنکاتا ہے اور تیرے ساتھ اللہ تعالیٰ کی مدد ہے وہ ان کی اذیتوں اور شر کو تجھ سے دفع کرنے والا ہے جب تک تو اسی صفت پر رہے۔ (مسلم)

(۳۰۴)ابوہریرہؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائیگا کہاں ہیں وہ لوگ جو میری خوشنودی حاصل کرنے کے لئے آپس میں محبت رکھتے تھے آج میں ان کو اپنے سایۂ رحمت میں جگہ دوں گا اور آج میرے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہیں۔ (مسلم)

(۳۰۵)ابی ایوب انصاریؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کسی مسلمان کے لئے یہ بات جائز نہیں کہ وہ تین دن سے زیادہ آپس میں خفگی رکھے اور ایک دوسرے کو دیکھ کر منہ پھیر لے، باہمی خفگی والے دو شخصوں میں بہتر وہ ہے جو مصالحت کی ابتدا کرے۔ (بخاری و مسلم)

حسد (۳۰۶)ابوہریرہؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے حسد سے اپنے آپ کو بچاؤ اس لئے کہ حسد نیکیوں کو کھا جاتا ہے جس طرح آگ لکڑیوں کو کھا جاتی ہے۔ (ابوداؤد)

فساد (۳۰۷)ابوہریرہؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے بچاؤ خود کو دو مسلمانوں میں فساد ڈلوانے سے اس لئے کہ یہ فعل دین کو تباہ کرنے والا ہے۔ (ترمذی)

مکر (۳۰۸)حضرت ابی بکر الصدیقؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ وہ شخص ملعون ہے جو کسی مسلمان کو ضرر پہنچائے یا کسی کے ساتھ مکر کرے۔ (ترمذی)

ہدایت (۳۰۹)ابن عمرؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے مسلمان سب آپس میں بھائی بھائی ہیں پس کوئی مسلمان نہ تو کسی مسلمان بھائی پر ظلم کرے اور نہ اس کو ہلاکت میں ڈالے جو شخص کسی مصیبت زدہ حاجت مند مسلمان بھائی کی ہر ممکن مدد کرے گا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے گا۔ (بخاری و مسلم)

(۳۱۰)جریر بن عبداللہؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم نہیں فرماتا جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا۔ (بخاری و مسلم)

(۳۱۱)انسؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے وہ شخص جنت میں نہ جائے گا جس کے پڑوسی اس کی برائیوں سے مامون و محفوظ نہ ہوں۔ (مسلم)

(۳۱۲)انسؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس جوان نے کسی بوڑھے مسلمان کی اس کے بڑھاپے کے سبب تعظیم و تکریم کی اللہ تعالیٰ اس کے بڑھاپے کے وقت لوگوں سے اس کی تعظیم و تکریم کرائے گا۔ (ترمذی)

(۳۱۳)سعید بن العاصؓ سے روایت فرمایا رسول اللہ ﷺ نے بڑے بھائی کا حق چھوٹے بھائی پر ایسا ہے جیسا کہ باپ کا حق بیٹے پر۔ (بیہقی)

والدین کی نافرمانی (۳۱۴)ابی بکرہؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ہر گناہ بجز شرک کے اللہ تعالیٰ بخش دیتا ہے مگر ماں باپ کی نافرمانی کے گناہ کو نہیں بخشتا بلکہ اللہ تعالیٰ اس کی سزا دنیا ہی میں مرنے سے پہلے اس کو دے دیتا ہے۔ (بیہقی)

حسن سلوک (۳۱۵)ابوہریرہؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے بیوہ عورت اور مسکین کی خبر گیری کرنے والا اللہ تعالیٰ کے نزدیک صائم الدہر شب بیدار عابد کے برابر ہے۔ (بخاری و مسلم)

(۳۱۶)ابی ہریرہؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے مسلمان گھروں میں بہترین گھر وہ ہے جس میں کوئی یتیم بچہ ہو اور اس کے ساتھ احسان و سلوک کیا جائے اور بدترین گھر وہ ہے جس میں یتیم بچہ ہو اس کے ساتھ برا برتاؤ کیا جائے۔

(۳۱۷)ابن عباسؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے وہ شخص کامل مومن نہیں ہے جو پیٹ بھر کر کھائے اور اس کا ہمسایہ پڑوسی بھوکا ہو۔ (بیہقی)

توکل (۳۱۸)حضرت عمر بن خطابؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر تم اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرلو ایسا بھروسہ جیسا کہ بھروسہ کا حق ہے تو وہ تم کو اس طرح رزق دیگا جس طرح پرندوں کو رزق دیتا ہے وہ صبح کو بھوکے نکلتے ہیں اور شام کو پیٹ بھرے اپنے گھونسلوں میں جاتے ہیں۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ)

(۳۱۹)ابی ذرؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ترک دنیا حلال کو حرام بنانے اور مال کو ضائع کرنے کا نام نہیں ہے بلکہ زہد یہ ہے کہ جو کچھ تیرے ہاتھوں میں ہے اس پر بھروسہ نہ کر، اس پر بھروسہ کر جو پروردگار کے ہاتھوں میں ہے۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ)

صبر و شکر (۳۲۰)صہیبؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے مومن کی شان عجیب ہے اس کے سب کام نیکی ہیں، اگر اس کو خوشی اور خوش حالی حاصل ہے تو اللہ تعالیٰ کی شکر گزاری کرتا ہے اور جب کوئی مصیبت پہنچے تو صبر کرتا ہے اور یہ شکر و صبر بہت بڑی نیکی ہے۔ (مسلم)

استغناء (۳۲۱)ابی ہریرہؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اسباب و سامان کی زیادتی پر ہی غنا کا انحصار نہیں، مال و دولت ہو یا نہ ہو دل غنی ہونا چاہیے۔ (بخاری و مسلم)

دنیا پرست (۳۲۲)ابی امامہؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے قیامت کے دن مرتبہ کے لحاظ سے بدترین وہ بندہ ہوگا جس نے اپنی آخرت کو دنیا حاصل کرنے کے لئے خراب کر دیا۔ (ابن ماجہ)

خوش اخلاقی (۳۲۳)حارثہؓ بن وہبؓ، ابی دادرمہؓ۔ ابی ذرؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے قیامت کے دن بندۂ مومن کے اعمال ترازو میں رکھے جائیں گے ان میں سب سے وزنی چیز خوش اخلاقی اور خوش کلامی ہوگی، فحش بکواس کرنے والے بیہودہ گو اشخاص جنت میں داخل نہ ہوں گے۔ (ابوداؤد، ترمذی، دارمی)

حیاء (۳۲۴)ابی امامہؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے حیا اور زبان کو قابو میں رکھنا ایمان کی دو شاخیں ہیں اور فحش گوئی بیہودہ باتیں نفاق کی دو شاخیں ہیں۔ (ترمذی)

شاعری (۳۲۵)ابی سعید خدریؓ سے روایت ہے ایک شاعر، رسول اللہ ﷺ کے سامنے شعر گاتا ہوا آیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس شیطان کو روک لو، انسان کا پیٹ پیپ سے بھر لینا اس سے بہتر ہے کہ اس میں اشعار بھرے ہوں۔ (مسلم)

گانا (۳۲۶)جابرؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے گانا اس طرح دل میں نفاق پیدا کرتا ہے جس طرح پانی کھیتی کو اگاتا ہے۔ (بیہقی)

ادب (۳۲۷)عمر بن شعیبؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے دو آدمیوں کے درمیان نہ بیٹھو جب تک ان سے اجازت نہ حاصل کر لو۔ (ابوداؤد)

(۳۲۸)ابن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے مردوں کو عورتوں کے درمیان چلنے کی ممانعت فرمائی ہے۔ (ابوداؤد)

(۳۲۹)ابو اُسید انصاریؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ مسجد سے نکل رہے تھے راستہ میں مرد اور عورتیں مخلوط ہو کر چلنے لگے رسول اللہ ﷺ نے عورتوں کو حکم دیا کہ تم مردوں کے پیچھے چلو تم کو راستہ کے درمیان مردوں میں مخلوط ہو کر چلنا مناسب نہیں، تم کنارے کنارے آیا جایا کرو، یہ حکم سن کر عورتیں راستہ کے کنارے دیواروں سے متصل چلنے لگیں۔ (بیہقی)

(۳۳۰)ابی ہریرہؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے حیا ایمان کا ایک جز ہے اور ایمان دار جنت میں جائے گا، بے حیائی بدی میں سے ہے اور بدکار دوزخ میں جائے گا۔ (ترمذی)

مہمان نوازی (۳۳۱)ابی شریح کعبیؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو اس کو چاہیے کہ وہ اپنے مہمان کی عزت کرے، خاطر و مدارات اور تکلفات کی مدّت ایک دن اور ایک رات ہے اور عام ضیافت کی مدّت تین دن اور تین رات ہے، اس کے بعد کی مہمان نوازی خیرات ہے۔ مہمان کو چاہیے کہ وہ اپنے میزبان کو اپنے زیادہ عرصہ تک ٹھہرنے سے زیر بار نہ کرے۔ (بخاری و مسلم)

(۳۳۲)ابوہریرہؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اپنے مہمان کا استقبال دروازے سے باہر نکل کر کرو یا رخصت کے وقت دروازے تک پہنچاؤ۔ (ابن ماجہ)

برکت (۳۳۳)حضرت عمر بن خطابؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے سب لوگ مل کر کھانا کھایا کرو اس لئے کہ جماعت میں برکت ہوتی ہے۔ (ابن ماجہ)

(۳۳۴)وحشیؓ بن حرب سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے سب لوگ جمع ہو کر کھانا کھایا کرو اور اللہ کا نام لیکر یعنی بسم اللہ کہہ کر کھانا شروع کیا کرو تمہارے لئے اس میں برکت دی جائے گی۔ (ابوداؤد)

(۳۳۵)ابوہریرہؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے دو شخصوں کا کھانا تین شخصوں کے لئے کافی ہے اور تین شخصوں کا کھانا چار شخصوں کو کفایت کرتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

شکر الٰہی (۳۳۶)ابوہریرہؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کھانا کھا کر شکر الٰہی ادا کرنے والا صابر روزہ دار کی مانند ہے۔ (ترمذی، ابن ماجہ، دارمی)

نیکی (۳۳۷)ثوبانؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے تقدیر الٰہی کو کوئی چیز نہیں بدلتی مگر دعاء اور عمر کو کوئی چیز نہیں بڑھاتی مگر نیکی اور انسان کو روزی سے محروم نہیں کیا جاتا مگر اس گناہ کے سبب جس کا اس نے ارتکاب کیا ہے۔ (ابن ماجہ)

چند نصائح (۳۳۸)ابی ذرؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت مبارک میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مجھ کو نصیحت فرمائیے، ارشاد ہوا میں تجھ کو اللہ جل جلالہٗ سے ڈرنے کی نصیحت کرتا ہوں اس لئے کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا تیرے سب دینی و دنیاوی کاموں کی درستی و آراستگی کا باعث ہوگا۔ اور قرآن مجید کی تلاوت اور ذکر الٰہی کو اپنے لئے ضروری و لازمی قرار دے لے اس لئے کہ اللہ کا ذکر عالم بالا میں فرشتوں کے درمیان تیرے تذکرہ کا موجب ہوگا اور تیرے دل کو نور معرفت الٰہی سے بھر دے گا اور فضول و بے ضرورت گفتگو سے احتراز کر اسلئے کہ خاموشی میں تجھے امور دین میں غور کرنے اور عجائبات قدرت میں فکر کرنے کا موقع ملے گا اور زیادہ ہنسنے سے پرہیز کر اس لئے کہ زیادہ ہنسنا دل کو مردہ کر دیتا ہے اور چہرہ کی شگفتگی کو زائل کر دیتا ہے اور ہمیشہ سچی بات کہا کر اور دینی امور کے معاملے میں کسی کی ملامت سے نہ ڈرا کر، اور جب کسی کی عیب گیری کا خیال تیرے دل میں پیدا ہو تو اپنے عیوب پر نظر ڈالا کر (بیہقی)

ہدایت (۳۳۹)انسؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اپنے مسلمان بھائی کی ہر ممکن مدد کرو خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم۔ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! مظلوم کی مدد تو میں کرتا ہوں ظالم کی مدد کس طرح کروں؟ فرمایا تو ظالم کو ظلم کرنے سے روک تیرا اس کو ظلم سے باز رکھنا ہی مدد ہے۔ (بخاری و مسلم)

کتاب المعاملات

حضرت داؤد علیہ السلام کا فیصلہ (۳۴۰)ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے حضرت داؤد کے زمانہ کا ایک واقعہ ارشاد فرمایا کہ ایک شخص نے ایک سے زمین خرید کی، خریدنے کے بعد زمین سے ایک گھڑا سونے کا نکلا، خریدنے والا بیچنے والے کے پاس گیا اور کہا یہ سونا تم لے لو میں نے تم سے صرف زمین خرید کی تھی سونا خرید نہیں کیا تھا، بیچنے والے نے کہا میں نے تم کو زمین اور جو کچھ زمین کے اندر ہے فروخت کیا تھا، یہ سونا تمہارا ہی ہے۔ آخر دونوں نے فیصلہ کی غرض سے اپنا معاملہ حضرت داؤد علیہ السلام کے حضور میں پیش کیا، حضرت داؤد علیہ السلام نے پوچھا کیا تمہارے اولاد ہے، ایک نے کہا میرے ایک لڑکا ہے دوسرے نے کہا میری ایک لڑکی ہے، حضرت داؤد علیہ السلام نے فیصلہ کیا کہ لڑکے کا نکاح لڑکی سے کر دو اور اس سونے کو ان پر خرچ کرو اور ساتھ ہی خیرات بھی کرو۔ (بخاری و مسلم)

حق و باطل (۳۴۱)سیدنا امام حسنؓ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کی یہ بات یاد رکھی ہے کہ جو چیز تجھ کو شک میں ڈالے اس کو چھوڑ دے اور اس چیز کی جانب توجہ کر جو تجھ کو شک میں نہ ڈالے اس لئے کہ حق اور سچائی دل کے لئے اطمینان بخش چیز ہے اور باطل موجب ہے شک اور تردد کا۔ (ترمذی، نسائی۔ احمد)

نیکی (۳۴۲)وابصہ بن سعیدؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نیکی وہ ہے جس سے نفس کو اطمینان اور دل کو سکون حاصل ہو اور گناہ وہ ہے جو نفس میں خلش پیدا کرے اور دل میں تردّد کا موجب ہو اگر لوگ اس کے جواز کا فتویٰ دیں۔ (دارمی)

ہدایت (۳۴۳)ابوہریرہؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا کہ مال میں جو چیز آدمی کو ملے گی وہ اس کی پرواہ نہ کرے گا کہ یہ حلال ہے یا حرام (بخاری)

(۳۴۴)ابوہریرہؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص اپنے دونوں ہاتھوں کو آسمان کی طرف اٹھاتا اور کہتا ہے اے پروردگار! مجھ کو یہ چیز دے اور وہ چیز دے حالانکہ کھانا اس کا حرام، لباس اس کا حرام اور حرام ہی میں پرورش کیا گیا پھر کیونکر اس شخص کی دعا قبول کی جائے۔ (مسلم)

(۳۴۵)جابرؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے وہ گوشت جس نے حرام سے پرورش پائی ہے جنت میں داخل نہ ہوگا جس گوشت نے حرام مال سے نشوونما حاصل کی وہ دوزخ ہی کے لائق ہے (دارمی، بیہقی)

(۳۴۶)حذیفہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم سے پہلے لوگوں میں ایک شخص تھا جب موت کا فرشتہ اس کے پاس اس کی روح نکالنے آیا تو فرشتہ نے اس سے پوچھا کیا تو نے کوئی نیک کام کیا ہے اس نے کہا مجھ کو یاد نہیں پڑتا کہ میں نے کوئی نیک کام کیا ہو فرشتہ نے کہا یاد کرو اور سوچ اس نے کہا کوئی بات یاد نہیں آتی مگر ہاں جب میں لوگوں سے خرید و فروخت کا معاملہ کرتا تو لوگوں پر تقاضہ کے وقت احسان کرتا تھا یعنی خوش حال کو مہلت دے دیتا تھا اور تنگ دست کو معاف کر دیتا تھا۔ اس کے اس بیان پر حق تعالیٰ نے اس کی مغفرت فرمائی۔ (بخاری و مسلم)

صفائی معاملات (۳۴۷)عبید بن رفاعہؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے تاجر لوگوں کا حشر دورغ گو فاجروں کے ساتھ ہوگا مگر وہ تاجر مستثنیٰ ہوں گے جنھوں نے پرہیزگاری معاملات کی صفائی اور سچائی اختیار کی۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ۔ دارمی۔ بیہقی)

دیانت (۳۴۸)رافع بن خدیجؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کون سا پیشہ بہتر ہے؟ فرمایا خواہ صنعت و حرفت ہو یا تجارت و زراعت، بہترین کسب وہ ہے جو بددیانتی اور مکروفریب سے پاک ہو۔ (مسند احمد)

قسم کھانا (۳۴۹)ابوقتادہؓ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے خرید و فروخت کے معاملات میں قسمیں کھانا برکت کو زائل کر دیتا ہے۔ (مسلم و بخاری)

برکت (۳۵۰)حکیم بن حزامؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اگر خریدنے والا اور بیچنے والا دونوں سچ بولیں اور چیز کی حقیقت بیان کر دیں تو ایسی بیع میں برکت دی جاتی ہے اور اگر جھوٹ بولیں اور چھپائیں تو برکت زائل ہو جاتی ہے۔ (بخاری و مسلم)

سود (۳۵۱)ابوسعیدؓ سے روایت ہے بلالؓ عمدہ قسم کی کھجوریں لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، رسول اللہ ﷺ نے پوچھا یہ کہاں سے لایا۔ بلالؓ نے عرض کیا میرے پاس خراب کھجوریں تھیں میں نے ان میں سے دو صاع دے کر ایک صاع یہ کھجوریں لے لیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آہ یہ تو قطعی سود ہے ایسا نہ کر اگر تجھ کو ضرورت ہو تو پہلے اپنی کھجوریں بیچ ڈال پھر ان کی قیمت سے دوسری کھجوریں خرید لے۔ (بخاری و مسلم)

(۳۵۲)ابوہریرہؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ایک ایسا زمانہ لوگوں پر آئے گا کہ سوائے سود کھانے والوں کے کوئی باقی نہ رہے گا اگر کوئی شخص ہوگا بھی تو اس کو سود اغبار پہنچے گا (ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ)

(۳۵۳)ابوہریرہؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے معراج کی رات میں میرا گزر ایک قوم پر ہوا جن کے پیٹ بڑے بڑے گھڑوں کی مانند تھے اور ان پیٹوں میں سانپ بھرے ہوئے تھے جو پیٹوں کے باہر سے نظر آرہے تھے، میں نے جبرئیل سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ جبرئیل نے کہا یہ سود خور ہیں۔ (احمد۔ ابن ماجہ)

(۳۵۴)انسؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے تم میں سے جو شخص کسی کو قرض دے پھر قرض لینے والا اس کے پاس کوئی ہدیہ یا تحفہ بھیجے یا سواری کے لئے کوئی سواری پیش کرے تو وہ نہ سواری پر سوار ہو اور نہ اس کا ہدیہ قبول کرے مگر ہاں اس صورت میں قبول کر سکتا ہے جب کہ قرض دینے سے پہلے اس قسم کا معاملہ جاری ہو۔ (ابن ماجہ)

ممانعت (۳۵۵)ابن عباسؓ سے روایت ہے فرمایارسول اللہ ﷺ نے کسی چیز کو قبضہ میں لانے سے پہلے فروخت نہ کیا جائے۔(بخاری و مسلم)

(۳۵۶)ابن عمرؓ سے روایت ہے فرمایارسول اللہ ﷺ نے جب کوئی شخص فروخت کی غرض سے کوئی چیز خرید کرے تو جب تک اس کی پوری خرید شدہ مقدار پر قبضہ کر کے اس جگہ سے جہاں سے وہ چیز خریدی ہے دوسری جگہ منتقل نہ کر دے فروخت نہ کرے۔(ابوداؤد، بخاری، مسلم)

(۳۵۷)ابن عمرؓ سے روایت ہے فرمایارسول اللہ ﷺ نے تم تجارتی سامان لانے والوں سے باہر جا رنہ ملو اور اس وقت تک مال نہ خریدو جب تک وہ اپنے مال کو بازار میں نہ لائیں۔(بخاری و مسلم)

(۳۵۸)ابوہریرہؓ سے روایت ہے فرمایارسول اللہ ﷺ نے کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کے مقابلے میں کسی چیز کے دام نہ لگائے جب کہ وہ سودا کر چکا ہو۔(مسلم)

تشریح (غلّہ یادیگر سامان تجارت لانے والوں سے شہر سے باہر جاکر راستہ ہی میں معاملہ طے کر لینا منع ہے۔اگر کوئی شخص اس طرح بالا بالا معاملہ طے کر بھی لے تو مالک کو اختیار ہے کہ بازار کا نرخ معلوم کر کے پہلے بیع کو قائم رکھے یا فسخ کر دے۔

دو شخصوں کے درمیان خرید وفروخت کا معاملہ طے ہو جانے پر تیسرا شخص معاملہ نہ کرے یعنی نہ تو زیادہ دام لگا کر طے شدہ چیز کو خرید کرے اور نہ اپنا مال اس کے مقابلہ میں کم داموں میں فروخت کرے۔

کسی کے مال میں عیب نکال کر بازاری نرخ سے کم قیمت پر خریدنا بھی مکروہ اور ممنوع ہے۔ایسے سودے بازی کی بھی ممانعت ہے جس سے خریدنے والے یا بیچنے والے کو نقصان پہنچانا مقصود ہو۔

مال کا جھوٹی تعریف کر کے کسی کو خرید پر آمادہ کرنا۔فریب دے کر دام زیادہ وصول کر یا جو چیز اپنے پاس موجود نہ ہو اس کے بارے میں قبل از وقت سودے بازی کا معاملہ کرنا یہ سب ناجائز ہیں۔

اجناس غلّہ یادیگر غذائی اشیاء کو اس امید پر روکے رکھنا کہ جب نرخ گراں ہو گا تو فروخت کریں گے، بدترین خود غرضی ہے۔

دو شخصوں کے درمیان خرید و فروخت کا معاملہ ہورہا ہو تیسرا شخص محض معاملہ کو خراب کرنے کی نیت سے مال میں نقص نکالے یا زیادہ دام لگائے اور حقیقت میں خود خریداری مقصود نہ ہو تو یہ فعل بدترین اعمال میں شمار ہو گا۔

دودھ والے جانوروں کو دو تین وقت کا دودھ تھنوں میں رکھکر فروخت کرنا بہت بڑا دھوکا ہے)

ہدایت (۳۵۹)حضرت علی کرم اللہ وجہٗ سے روایت ہے فرمایارسول اللہ ﷺ نے کسی ضرورت مند کو اس کا مال سستے داموں فروخت کرنے پر مجبور نہ کرو بلکہ ممکن ہو تو اس کی مدد کرو۔(ابوداؤد)

ممانعت (۳۶۰)ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے نر کا مادہ پر چھوڑنے کی اجرت سے۔(بخاری)

(۳۶۱)عبداللہ بن عمرؓ اور انسؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے کھیتی کے خوشوں کو اور پھلوں اور پھل دار درختوں کو بیچنے سے منع فرمایا ہے جب تک کہ ان کی پختگی ظاہر نہ ہو جائے۔(بخاری و مسلم)

(۳۶۲)ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ غلّہ کے ایک ڈھیر کے قریب سے گزرے اور اس ڈھیر میں ہاتھ ڈالا تو کچھ تری محسوس ہوئی، فرمایا کہ اے غلّہ کے مالک یہ کیا ہے؟ اس نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ اس پر مینہ برس گیا تھا۔فرمایا تو نے ترغلّہ کو اوپر کیوں نہیں رکھا تا کہ لوگ دیکھ لیتے پھر فرمایا جس نے فریب کیا وہ میرے طریقہ پر نہیں ہے۔(مسلم)

ہدایت (۳۶۳)واثلہ بن اسقعؓ سے روایت ہے فرمایارسول اللہ ﷺ نے جو شخص عیب دار چیز کو بیچے اور اس کے عیب کو ظاہر نہ کرے وہ ہمیشہ غضب الٰہی میں مبتلا رہتا ہے اور فرشتے ہمیشہ اس پر لعنت بھیجتے ہیں۔(ابن ماجہ)

(۳۶۴)ابن عباسؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم سے پہلی قومیں ناپنے اور تولنے میں کمی کرنے کے سبب ہلاک ہوئیں پس جو شخص ناپ تول میں کمی کرے گا ہلاکت میں پڑے گا۔(ترمذی)

(۳۶۵)حضرت عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا غلّہ کو گرانی کی توقع پر روکنے اور بند رکھنے والا تاجر معلون ہے۔(ابن ماجہ۔دارمی)

(۳۶۶)حضرت عمرؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو شخص غلّہ روک کر مسلمانوں کے ہاتھ گراں قیمت پر فروخت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو جذام اور افلاس میں مبتلا کر دیتا ہے۔(ابن ماجہ۔ بیہقی)

(۳۶۷)ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ایک واقعہ ارشاد فرمایا کہ ایک شخص لین دین کرتا تھا اور اپنے کارندوں سے کہہ رکھا تھا کہ جب تم کسی تنگ دست کے پاس قرض وصول کرنے جاؤ تو اس سے درگزر کرو شاید اللہ تعالیٰ ہم سے درگزر فرمائے، چنانچہ جب وہ مرگیا تو اللہ تعالیٰ نے اس سے درگزر کی اور اس کے گناہوں کا معاف فرمادیا۔(بخاری و مسلم)

رہن کا معاملہ (۳۶۸)سعید بن مسیبؓ سے روایت فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ چیز کو رہن کر دینے سے رہن کرنے والے کی ملکیت ختم نہیں ہو جاتی، راہن اس کے منافع کا حق دار ہے اگر چیز ضائع ہو جائے تو رہن رکھنے والا تاوان کا ذمہ دار ہے۔(شافعی)

مقروض سے نرمی اور مہلت (۳۶۹)ابوقتادہؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو شخص اپنا قرض وصول کرنے میں مفلس کو مہلت دے یا اپنے قرض میں سے جس قدر ممکن ہو معاف کردے تو اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کی سختیوں سے بچائے گا۔(مسلم)

قرض حسنہ (۳۷۰)ابوہریرہؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو شخص کسی سے قرض لے اور ادا کرنے کا دلی ارادہ رکھے تو اللہ تعالیٰ ادائے قرض کی سبیل پیدا کر دیتا ہے اور جو شخص اس نیت سے قرض لے کہ ادا نہ کرے گا تو حق تعالیٰ اس کے مال کو تلف اور ضائع کر دیتا ہے۔(بخاری)

قرض معاف نہیں ہوگا (۳۷۱)عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے شہید کے سب گناہ بخش دیئے جائیں گے مگر قرض معاف نہیں کیا جائے گا۔(مسلم)

ہدایت (۳۷۲)ثوبانؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو شخص وفات پائے اور غرور، تکبر، خیانت اور قرض سے پاک ہو اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل فرمائے گا۔(ترمذی۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

(۳۷۳)ابوموسیٰؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے خداوند تعالیٰ کے نزدیک کبیرہ گناہوں کے بعد جن سے حق تعالیٰ نے منع فرمایا ہے سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ بندہ اس حال میں مرے کہ اس پر قرض ہو اور اس نے اتنا مال نہ چھوڑا ہو جس سے اس کا قرض ادا ہو جائے۔(ابوداؤد)

قبضہ ناجائز (۳۷۴)لیلیٰ بن مرہؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو شخص ناحق کسی کی زمین پر قبضہ کرے قیامت کے دن اس کو حکم دیا جائے گا کہ اس زمین کی مٹی اپنے سر پر اٹھائے۔(احمد)

شفعہ (۳۷۵)جابرؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ہر مشترک زمین میں جو تقسیم نہ کی گئی ہو شفعہ کا حکم دیا ہے خواہ گھر ہو یا باغ اور فرمایا ہے کہ دونوں شریکوں میں سے کسی شریک کو اپنا حصہ بیچنے کا حق حاصل نہیں ہے جب تک اپنے دوسرے شریک سے اجازت حاصل نہ کرلے۔ دوسرا شریک خواہ خود خرید لے خواہ دوسرے کے ہاتھ بیچنے کی اجازت دیدے۔ اگر کسی شریک نے دوسرے شریک کی اجازت کے بغیر اپنا حصہ بیچ ڈالا تو اس کا شریک ہی اس کے خریدنے کا حقدار ہے۔(مسلم)

(۳۷۶)ابورافعؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ہمسایہ بھی قریب ہونے کے سبب شفعہ کا حق رکھتا ہے۔(بخاری)

رہن (۳۷۷)سعید بن المسیّب سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے شے مرہونہ روکی نہ جائے یعنی رہن کا روکنا جائز نہیں۔(موطا)

(کوئی شخص اپنا مال از قسم زمین یا مکان یا زیور یا ظروف یا جانور یا کوئی اور شے کسی کے پاس رہن رکھے اور میعاد مقرر کرے کہ اگر اپنی مدت میں نہ چھڑاؤں تو یہ چیز تیری ہو جائے گی ناجائز ہے جب بھی حاصل شدہ رقم پوری ادا ہو گئی شے مرہونہ واپس ہو گی اور میعاد مقررہ کی شرط لغو قرار پائے گی۔)

غصب (۳۷۸)ابوامامہؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو شخص کسی کا حق غصب کرے تو اس پر مواخذہ ہوگا اور سخت باز پرس ہوگی۔ صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ اگر وہ حق تھوڑا سا ہو تب بھی قابل مواخذہ ہوگا؟ فرمایا ہاں اگرچہ پیلو کی ایک شاخ ہی ہو۔(موطا)

(قلیل کثیر میں فرق نہیں حقوق العباد تھوڑے ہوں یا بہت ان کی معافی نہ ہو گی۔ اس لئے اگر کسی کی حق تلفی ہو جائے تو وہ پہلے حق ادا کرے پھر معافی مانگے اور استغفار کرے۔)

آباد کاری (۳۷۹) سعیدؓ بن زید سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص بنجر غیر آباد زمین کو آباد کرے اور قابل کاشت بنائے وہ اس کا حق دار ہے۔ (احمد، ترمذی، ابوداؤد)

مزدوری (۳۸۰) عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے مزدور کو اس کا پسینہ شک ہونے سے پہلے مزدوری دیدو۔ (ابن ماجہ)

آباد کاری (۳۸۱) حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جو شخص کسی ایسی غیر آباد زمین کو آباد کرے جو کسی کی ملکیت نہ ہو وہ اس زمین کا حقدار ہے۔ (بخاری)

(حضرت عمرؓ نے اپنے عہد خلافت میں اسی حدیث کے مطابق احکام جاری فرمائے تھے)

ہبہ (۳۸۲) جابرؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کوئی شخص کسی کو بطور عطیہ کوئی چیز ہبہ کرے تو وہ اس کی ملکیت ہو گی زندگی میں بھی اور مرنے کے بعد بھی اور اس کے ورثا اس کے مالک ہونگے (مسلم)

(۳۸۳) ابن عباسؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ہبہ کر کے واپس لینا ایسا ہے جیسے کوئی کتا قے کر کے چاٹ لے۔ (بخاری)

کتاب المیراث

تقسیم وارثت (۳۸۴) عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو میراث جاہلیت میں تقسیم کی گئی ہے وہ جاہلیت میں ہی ختم ہو گئی۔ اب اس میں تبدیلی نہیں ہو سکتی اور جس میراث نے اسلام کا زمانہ پایا وہ اسلام ہی کے طریقہ پر تقسیم کی جائے گی۔ (ابن ماجہ)

(۳۸۵) ابن عباسؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے میراث کے حصہ داروں کو دو پھر جو کچھ بچے وہ عصبہ کے لئے ہے۔ (بخاری و مسلم)

مسئلہ (۳۸۶) عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ دو مختلف مذہب رکھنے والے ایک دوسرے کے وارث نہیں ہوتے۔ (ابوداؤد۔ ابن ماجہ۔ ترمذی)

(۳۸۷) اسامہ بن زیدؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے مسلمان کافر کا وارث نہیں ہوتا، اور نہ کافر مسلمان کا وارث ہوتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

(۳۸۸) عمرو بن شعیبؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ولد الزنا نہ کسی کا وارث ہوتا ہے نہ کسی کو اس کی میراث ملتی ہے۔ (ترمذی)

(پہلے میراث کے حقدار ذوی الفروض ہیں یعنی ان کے حصے مقرر ہیں، اگر میت کے ذوی الفروض میں سے کوئی ہو ماں یا باپ اور لڑکے لڑکیاں بھی ہوں تو پہلے ذوی الفروض کا مقررہ حصہ دے کر جو بچے گا وہ اولاد میں تقسیم ہو گا، دوہرا حصہ لڑکے کو اور اکہرا حصہ لڑکی کو ملے گا۔ اگر بیٹے بیٹیاں والدین کی حیات میں فوت ہو گئے ہوں اور اولاد چھوڑ گئے ہوں تو وہ حصہ پانے کے حقدار ہوں گے، محجوب الارث کا مسئلہ احادیث صحیحہ سے ثابت نہیں۔

ذوی الفروض اور ذوی الارحام کے حصے میراث میں مقرر ہیں اور عصبات کے حصے مقرر نہیں، ذوی الفروض اور ذی الارحام یعنی ماں باپ دادا دادی نانی اور حقیقی بہن بھائی اور اولاد صلبی ذکور واناث اور شوہر و زوجہ کے حصص کی تقسیم کے بعد جو مال بچ رہے اس کے حقدار عصبہ ہیں۔)

دادی، نانی (۳۸۹) بریدؓ سے رویت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دادی اور نانی کا چھٹا حصہ مقرر فرمایا ہے۔ (ابوداؤد)

(میت کا باپ نہ ہو تو دادا دادی چھٹے حصہ کے حقدار ہیں اور اگر ماں نہ ہو تو نانا نانی حقدار ہوں گے اگر میت کے ماں باپ نہ ہوں اور دادی نانی دونوں ہوں تو میت کے وراثت میں سے چھٹا حصہ دونوں میں تقسیم ہو گا۔)

مجحوب الارث (۳۹۰)ہزیلؓ بن شرجیل سے مروی ہے کہ ایک شخص نے وفات پائی اور اس نے ایک بیٹی ایک بہن ایک پوتی وارث چھوڑے، ابو موسیٰؓ سے پوچھا گیا مال کس طرح تقسیم کیا جائے؟ انہوں نے کہا بیٹی کو آدھا اور بہن کو آدھا اور پوتی کو کچھ نہیں، پھر ابو موسیٰؓ نے کہا ابن مسعودؓ سے بھی پوچھ لو وہ مجھ سے اتفاق کریں گے چنانچہ ابن مسعودؓ سے یہ مسئلہ پوچھا گیا اور ابو موسیٰؓ نے جو فیصلہ کیا تھا اس سے بھی انھیں آگاہ کیا گیا۔ ابن مسعودؓ نے کہا میں گمراہ سمجھا جاؤں گا اور اپنے آپ کو راہ ہدایت پر نہ پاؤں گا اگر میں نے اس فتوے سے موافقت کروں، میں تو وہ فیصلہ دوں گا جو رسول اللہ ﷺ نے دیا ہے بیٹی کو آدھا اور پوتی کو چھٹا حصہ دے کر جس قدر بچے گا وہ بہن کا ہے۔ (بخاری)

تشریح (محض ابو موسیٰؓ کے فیصلے سے استدلال کر کے جس میں انہوں نے بیٹی اور بہن کو آدھا آدھا مال تقسیم کر کے پوتی کو محروم قرار دیا۔ مجحوب الارث کا مسئلہ کھڑا کر لیا گیا حالانکہ ابن مسعودؓ نے اس فیصلے کو غلط اور گمراہی قرار دیا ہے۔)

ابن مسعودؓ کے مسنون فیصلہ کی یہ صورت ہوئی:۔

میت نے تین وارث چھوڑے ایک بیٹی ایک پوتی اور ایک بہن۔ ابن مسعودؓ نے مال کو تین حصوں پر تقسیم کر کے ایک تہائی میت کی بیٹی کو دیا اور دو تہائی میت کے مرحوم بیٹے کو حصہ قرار دے کر اس میں سے چھٹا حصہ مرحوم بیٹے کی بیٹی یعنی میت کی پوتی کو دیا اور باقی جو بچا وہ میت کی بہن کو دیا۔

اگر میت کی صرف لڑکیاں ہوں دو یا دو سے زیادہ تو وہ ثلث ترکے کے ان کو ملیں گے اگر ایک ہی لڑکی ہے اس کو آدھا ترکہ ملے گا۔ اگر میت کے ذوی الفروض میں سے بھی کوئی ہو اور لڑکے لڑکیاں بھی ہوں تو پہلے ذوی الفروض کا حصہ دے کر جو بچ رہے گا اس میں سے دوہرا حصہ لڑکے کو اور اکہرا حصہ لڑکی کو ملے گا، مثلاً میت نے ایک باپ ایک لڑکا اور تین لڑکیاں چھوڑے تو پہلے باپ کا چھٹا حصہ دے کر جو بچے گا اس میں سے دوہرا حصہ لڑکے کو اور اکہرا حصہ لڑکیوں کو دیں گیں۔ اور جب بیٹے بیٹیاں نہ ہوں تو پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں ان کے مثل ہوں گے جیسے وہ وارث ہوتے ہیں یہ بھی وارث ہوں گے۔)

حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ کے تقسیم میراث کے فیصلے

حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ کو مسئلہ میراث اور ترکہ کی تقسیم پر بہت عبور تھا، ہر فیصلہ قرآن حکیم اور سنت بنوی ﷺ کے مطابق ہوتا تھا۔ ایک مرتبہ بر سر منبر سوال ہوا کہ ایک شخص فوت ہوا اور ایک بیوی اور ماں باپ اور دو بیٹیاں چھوڑے تو مال کی تقسیم کس طرح ہو گی؟ فرمایا کل مال کے ۲۷ حصے ہوں گے تین حصے بیوی کے چار حصے باپ کے سولہ حصے دو بیٹیوں کے۔

اگر میت کے ماں باپ نہ ہوں صرف بیوی اور اولاد چھوڑے تو ترکہ اس طرح تقسیم ہو گا:۔

مثلاً میت نے ایک بیوی دو بیٹیاں دو پوتیاں ایک پڑپوتا ایک پڑپوتی چھوڑے تو کل مال چوبیس حصوں میں منقسم ہو گا تین حصے بیوی کے سولہ حصے دو بیٹیوں کے دو حصے دو پوتیوں کے، ایک حصہ پڑپوتی کا، دو حصے پڑپوتے کے،

اگر میت کا باپ نہ ہو دادا یا دادی ہو تو چھٹے حصہ کے حقدار ہوں گے، اگر میت کی ماں نہ ہو تو نانا یا نانی چھٹے حصے کے حقدار ہوں گے۔ دادا یا دادی میت کے باپ کی موجودگی میں حقدار نہیں، اسی طرح میت کی ماں کی موجودگی میں نانا یا نانی حقدار نہیں۔

میت کے بیٹوں کی موجودگی میں پوتے اور پوتیاں حقدار نہیں اسی طرح میت کی بیٹیوں کی موجودگی میں نواسے اور نواسیاں حقدار نہیں، میت کے بیٹے اور بیٹیاں نہ ہوں پوتے پوتیاں اور اوور نواسے نواسیاں ہوں یا ان کی اولاد ہو تو وہ حقدار ہوں گے۔

میت کے ماں باپ نہ ہوں تو سگے بہن بھائی حقدار ہوں گے اگر سگے بہن بھائی نہ ہوں تو سوتیلے بہن بھائی حقدار ہوں گے خواہ علاتی ہوں یا اخیافی۔

توضیح: ایک ماں باپ سے سگے بہن بھائی عینی کہلاتے ہیں، سوتیلے بہن بھائی ایک باپ دو ماں سے علاتی کہلاتے ہیں۔ مادری بہن بھائی ایک ماں دو باپ سے اخیافی کہلاتے ہیں۔

اگر میت بیٹا یا پوتا چھوڑے تو میت کے باپ کو چھٹا حصہ ملے گا اگر میت کا بیٹا یا پوتا نہ ہو تو جتنے ذوی الفروض ہوں جن سب کا حصہ دے کر جو بچے گا چاہے وہ چھٹے حصہ سے زیادہ ہو باپ کو ملے گا۔

میت کی ماں کو جب میت کی اولاد یا سگے بھائی بہن ہوں تو چھٹا حصہ ملے گا، ورنہ تہائی حصہ ملے گا۔ جب میت کی اولاد نہ ہوں اس کی بیٹے کی اولاد ہو اور بھائی بہن بھی نہ ہوں اور میت نے بیوی اور ماں باپ چھوڑے ہوں تو بیوی کو چوتھائی حصہ ملے گا۔ باقی ماں باپ کو ملے گا۔ اگر میت صرف خاوند اور ماں باپ چھوڑے کوئی اولاد اور بھائی بہن نہ ہوں تو شوہر کو نصف مال ملے گا اور نصف ماں باپ کو ملے گا۔

میت کے ماں باپ میں سے ہر ایک کو چھٹا حصہ ملے گا ترکہ میں سے اگر اولاد بھی ہو اور بھائی بہن بھی ہوں اگر اولاد نہ ماں باپ وارث ہوں تو ماں کو تہائی ملے گا اگر میت کے بھائی ہوں یا بہنیں ہوں تو ماں کو چھٹا حصہ ملے گا۔

میت کے اخیانی بھائی بہنیں جب کہ میت کی اولاد موجود ہو بیٹے بیٹیاں یا پوتے پوتیاں یا نواسے نواسیاں یا ماں باپ موجود ہوں یا دادی دادی نانی تو حقدار نہ ہوں گے ہاں اگر مذکورہ وارثوں میں سے کوئی نہ ہو تو پھر میت کے ترکہ میں اخیانی بھائی بہن کا حصہ ہوگا۔

میت کا اگر ایک اخیانی بھائی اور ایک اخیانی بہن ہو تو ہر ایک کو چھٹا حصہ ملے گا اگر دو سے زیادہ ہوں تو تہائی مال میں سب شریک ہوں گے۔

اگر میت کے سگے بھائی بہن نہ ہوں تو سوتیلے بھائی بہن ان کے مثل ہوں گے۔ اگر میت کا صرف ایک سوتیلا بھائی ہو کل مال کا حقدار ہوگا اگر صرف ایک سوتیلی بہن ہو تو نصف مال کی حقدار ہوگی اگر دو یا تین یا زیادہ سوتیلی بہنیں ہوں تو دو تہائی حصہ کی حقدار ہوں گی۔ اگر سگی بہنیں اور سوتیلی بہنیں جمع ہوں اور سگی بہنوں کے ساتھ سگے بھائی بھی ہوں تو سوتیلی بہنیں حقدار نہ ہوں گی اگر میت کا سگا بھائی نہ ہو ایک سگی بہن ہو اور باقی سوتیلی بہنیں تو سگی بہن کو نصف مال ملے گا اور سوتیلی بہنوں کو دو تہائی حصہ تقسیم ہوگا اگر سوتیلی بہنوں کے ساتھ سوتیلا بھائی بھی ہو تو باقی کا حقدار ہوگا۔

میت کے ماں باپ نہ ہوں اور اولاد بھی نہ ہو تو بھائی بہن حقدار ہوں گے اگر ایک بہن تو اس کو آدھا متروکہ ملے گا اگر دو بہنیں ہوں تو ان کو دو تھائی ملیں گے ایک بھائی اور ایک بہن تو بھائی کو دوہرا حصہ اور بہن کو اکہرا حصہ ملے گا۔

عصبہ وہ رشتہ دار ہیں جن کا کوئی خاص حصہ مقرر نہیں ہے، جب میت کا مال ذوی الفروض پر تقسیم ہو کر کچھ بچ رہے تو عصبات میں سے جو میت سے قریبی رشتہ رکھتا ہو حصہ پائے گا۔

وارثت زن و شوہر: خاوند اور بیوی کی میراث کے لئے ترکہ کی تقسیم اس طرح ہوگی۔

شوہر کے لئے آدھا ترکہ ہے اس کی بیویوں کے مال میں سے اگر ان کی اولاد نہ ہو، اور اگر ان کی اولاد ہو تو مرد کو چوتھائی حصہ ملے گا بعد وصیت اور قرض ادا کرنے کے۔

اور بیویوں کو شوہر کے ترکہ سے چوتھائی ملے گا اگر اس کی اولاد نہ ہو۔ اور اگر اولاد ہو تو آٹھواں حصہ ملے گا بعد وصیت اور قرض ادا کرنے کے۔

میت کے حقیقی وارث ماں باپ اولاد ذکور واناث اور سگے بھائی بہن نہیں ماں باپ نہ ہوں تو دادا نانا دادی نانی حقدار ہیں۔ بیٹا بیٹی نہ ہوں تو پوتا پوتی نواسہ نواسی حقدار ہیں سگے بہن بھائی نہ ہوں تو اخیانی اور علاتی بہن بھائی حقدار ہیں۔ چچا ماموں اور پھوپھی خالہ کا حصہ احادیث صحیحہ سے ثابت نہیں، ان رشتہ داروں کے حق میں وصیت کی جاسکتی ہے یا جب میت کا ذوی الفروض میں سے کوئی بھی وارث نہ ہو عصبات میں چچا ماموں پھوپھی خالہ کو ترجیح دی جائے گی۔

وصیت میں ذوی الفروض کے حقوق کے لحاظ رکھنا ضروری ہے کسی حقدار کی حق تلفی مواخذۂ آخرت کا باعث ہوگی۔ اگر میت نے کوئی وصیت کی ہو یا میت کے ذمہ قرض واجب الادا ہو تو ترکہ کی تقسیم سے قبل وصیت کو پورا کرنا اور قرض کو ادا کرنا واجب ہے۔

وصیت (۳۹۱) ابوہریرہؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے مرد اور عورت آخر عمر تک اللہ تعالیٰ کی طاعت و عبادت کرتے ہیں اور جب ان کی موت کا وقت آتا ہے تو وصیت کر کے جائز وارثوں کو نقصان پہنچاتے ہیں ان کا مقررہ حق ان کو نہیں پہنچنے دیتے بلکہ کسی غیر حقدار کے لئے وصیت کر کے حق تلفی کرتے ہیں اور اپنے لئے دوزخ کو واجب کرتے ہیں۔ (احمد۔ ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

(۳۹۲) سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ میری عیادت کو تشریف لائے حجتہ الوداع کے سال میں اور میرا مرض شدید تھا میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میری بیماری کا حال تو آپ دیکھتے ہیں اور میں مالدار ہوں میری وارث صرف ایک بیٹی ہے کیا میں دوثلث مال فی سبیل اللہ خیرات کرنے کی وصیت کردوں؟ فرمایا نہیں میں نے عرض کیا نصف مال کی وصیت کردوں؟ فرمایا نہیں پھر خود فرمایا کہ تہائی مال کی وصیت کردے اور یہ بھی بہت ہے تجھ کو اس کا ثواب ملے گا اگر تو اپنے وارثوں کو مال دار چھوڑ جائے تو اس سے بہتر ہے کہ ان کو نادار چھوڑے اور وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلائیں۔ (موطا)

(۳۹۳) انسؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو شخص اپنے وارث کی میراث کاٹے گا، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی میراث کاٹ لے گا۔ (ابن ماجہ۔ بیہقی)

(میراث میں ثلث سے زیادہ کی وصیت جائز نہیں، وصیت کسی رشتہ دار یا کسی غیر کے لئے ہو یا کسی غیر جاریہ کے لیے ہو مال کے تہائی حصہ میں ہونی چاہیے)

(۳۹۴)عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کوئی مسلمان کسی جائز اور ضروری وصیت کا ارادہ رکھتا ہو تو انتظار نہ کرے ممکن ہے اچانک موت آ جائے اور وصیت کا موقع نہ ملے۔ (موطا)

تلقین (۳۹۵)ابو سعیدؓ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے مرنے والے کے سامنے لاالہ الااللہ پڑھا کرو۔ (مسلم)

(۳۹۶)معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ لا الہ الا اللہ جس شخص کا آخری کلام ہو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (ابوداؤد)

غسل میت (۳۹۷)ام عطیہ انصاریہؓ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی حضرت زینبؓ نے وفات پائی تو آئے ہمارے پاس رسول اللہ ﷺ اور فرمایا غسل دو اس کو پانی اور بیری کے پتوں سے تین بار یا پانچ مرتبہ یا اس سے زیادہ اگر تم اس کی ضرورت سمجھو اور آخیر میں کافور بھی ڈالو اور جب تم غسل دینے سے فارغ ہو جاؤ تو مجھے اطلاع دو پس ہم جب غسل سے فارغ ہوئے تو رسول اللہ ﷺ کو خبر دی، رسول اللہ ﷺ نے اپنا تہبند ہم کو دیا اور فرمایا کہ اس تہبند کو اس کے بدن پر لپیٹ دو۔ (موطا۔ بخاری۔ مسلم)

(غسل کے وقت میت کے کپڑے اتار دیئے جائیں اور ستر کسی کپڑے سے ڈھانپ دیا جائے)

کتاب الجنائز

کفن (۳۹۸)عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ مردہ کو قمیض پہنایا جائے اور تہبند پہنایا جائے پھر تیسرے کپڑے میں لپیٹ دیا جائے اگر ایک ہی کپڑا ہو تو اسی میں کفن دیا جائے۔ (موطا)

(۳۹۹)جابرؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے تم میں سے جب کوئی اپنے بھائی کو کفن دے تو اچھا کفن دے۔ (مسلم)

(۴۰۰)ابن عباسؓ سے روایت ہے فرمایا رسول ﷺ نے تم سفید کپڑے پہنا کرو اور سفید ہی کپڑے میں اپنے مردوں کو کفن دیا کرو۔ (ابوداؤد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ)

جنازہ (۴۰۱)ابوہریرہؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جلدی کرو جنازہ کے لے جانے میں اس لئے کہ اگر وہ نیک آدمی کا جنازہ ہے تو اس کو نیکی کی طرف جلد پہنچانا چاہیے اور اگر وہ بدکار کا جنازہ ہے تو جلد اس کو اپنی گردنوں سے اتار کر رکھ دو۔ (بخاری و مسلم)

(۴۰۲)ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب تم جنازہ کو دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ اور جو شخص جنازے کے ساتھ جائے وہ اس وقت تک نہ بیٹھے جب تک کہ جنازہ کو نہ رکھ دیا جائے (بخاری)

قبر (۴۰۳)عروہ بن زبیرؓ سے مروی ہے کہ مدینہ میں دو گورکن تھے ایک ان میں سے لحد یعنی بغلی کھودتا تھا اور دوسرا شق یعنی صندوقی کھودتا تھا، رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد صحابہ کی یہ رائے ہوئی کہ ان میں سے جو پہلے آ جائے وہی اپنا کام کرے چنانچہ لحد کھودنے والا پہلے آیا پس قبر شریف بغلی بنائی گئی۔ (موطا)

(۴۰۴)قاسم بن محمدؓ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ اے میری ماں! کھول دو میرے لئے قبر رسول اللہ ﷺ اور ان کی دونوں دوستوں ابوبکرؓ و عمرؓ کی حضرت عائشہؓ نے دروازہ حجرے کا کھول دیا میں نے تینوں کی قبروں کو دیکھا جو نہ بہت اونچی تھیں اور نہ بالکل زمین سے ملی ہوئیں اور ان پر اطراف مدینہ کے سرخ کنکریاں بچھی ہوئی تھیں۔

ممانعت (۴۰۵)جابرؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے قبروں کو پختہ کرنے اور قبروں پر عمارت بنانے سے۔ (مسلم۔ ترمذی)

(۴۰۶)عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب تم میں سے کوئی مر جائے تو اسے بند نہ رکھو بلکہ اس کو قبر کی طرف جلد لے جاؤ اور چاہیے کہ دفن کے بعد اس کے سرہانے پڑھا جائے اول سورۂ بقر تا مفلحون اور پائنتی پڑھا جائے آخر سورۂ بقرہ۔ (بیہقی)

برزخ (۴۰۷)عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب تم میں سے کوئی مرجاتا ہے تو صبح اور شام اس کو مقام اس کا بتایا جاتا ہے اگر جنتی ہے تو جنت کا اور دوزخی ہے تو دوزخ کا پھر یہ کہا جاتا ہے کہ یہ ہے تیرا ٹھکانا ہے جب تجھے اٹھائے گا اللہ تعالیٰ دن قیامت کے۔ (موطا)

بیماری بھی کفارہ ہے (۴۰۸)یحییٰ بن سعیدؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کے سامنے ایک شخص نے کسی کے مرنے کی خبر سن کر کہا مبارک ہوا اس کا مرنا جو بغیر کسی تکلیف اور بیماری کے مر گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا افسوس ہے تجھ پر تو کیا جانتا ہے اگر اللہ تعالیٰ اس کو بیماری میں مبتلا کرتا تو یہ بیماری اس کے گناہوں کا کفارہ ہوتی۔ (موطا)

(۴۰۹)انسؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندہ کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے گناہوں کی سزا دنیا ہی میں دے دیتا ہے اور جب کسی بندہ کے ساتھ برائی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے گناہوں کی سزاؤں کو روک لیتا ہے یہاں تک قیامت کے دن اس کے گناہوں کی پوری سزا اس کو دے گا۔ (ترمذی)

ممانعت (۴۱۰)ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عورتوں کو قبروں پر جانے کی ممانعت فرمائی ہے اور جو عورتیں قبروں کی زیارت کرتی ہیں ان پر لعنت فرمائی ہے۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ)

(۴۱۱)حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے مُردوں کو برائی سے یاد نہ کرو یعنی ان کو برا نہ کہو اور ان کی برائیاں نہ بیان کرو، اس لئے کہ جو کچھ انہوں نے کیا وہ اس کے نتیجے اور انجام کو پہنچ چکے۔ (بخاری)

کتاب الآداب

عیادت (۴۱۲)ابوسعیدؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب تم کسی مریض کی مزاج پرسی کو جاؤ تو اس کو تسکین دو اور اس کے رنج و غم کو بہلاؤ، یہ تسکین و تشفی اگرچہ حکم الٰہی کو نہیں روکتی لیکن مریض کے دل کو تقویت ضرور بخشتی ہے (ترمذی۔ ابن ماجہ)

صبر و شکر (۴۱۳)محمد بن خالدؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی نیک بندے کے لئے کوئی ایسا مرتبہ مقرر فرماتا ہے جس کو وہ اپنے عمل صالحہ سے حاصل نہیں کر سکتا تو اللہ تعالیٰ اس کو مصیبت میں مبتلا کر دیتا ہے یا تو وہ بیمار ہو جاتا ہے یا اس کا مال تلف ہوتا ہے یا اس کی اولاد کو نقصان پہنچتا ہے، پھر اللہ تعالیٰ اس کو صبر کی توفیق عطا فرماتا ہے پس وہ صبر و شکر کرتا ہے یہاں تک کہ اس مرتبہ کو پہنچا دیا جاتا ہے جو اس کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔ (ابوداوٗد)

حق تلفی (۴۱۴)ابی ہریرہؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کسی شخص نے اپنے مسلمان بھائی کی حق تلفی یا آبروریزی کی ہو تو چاہیے کہ اس سے معافی مانگے اگر اس نے معاف کر دیا تو بہتر ہے ورنہ پھر قیامت کے دن حق تلفی کرنے والے کے اعمال میں سے اگر کچھ نیکیاں ہوں گی تو جس کی حق تلفی کی گئی اس کو دیدی جائیں اور نیکیاں اگر نہ ہوں گی تو پھر اس کی برائیاں جس کی حق تلفی کی گئی حق تلفی کرنے والے کو دی جائیں (بخاری)

ممانعت (۴۱۵)ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جانوروں کو لڑانے سے منع فرمایا ہے (ترمذی۔ ابوداوٗد)

(۴۱۶)عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو شخص ناحق کسی جانور کو مارے گا اس سے قیامت کے دن باز پرس ہو گی۔ (نسائی۔ دارمی)

(۴۱۷)عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے گھر میں سانپ نکلے تو اس سے کہہ دو کہ ہم تجھ سے حضرت نوح علیہ السلام اور حضرت سلیمان علیہ السلام بن داوٗد علیہ السلام کے عہد کے ذریعے یہ چاہتے ہیں کہ تو ہم کو اذیت نہ پہنچا اگر اس کے بعد وہ پھر نظر آئے تو اس کو مار ڈالو۔ (ترمذی۔ ابوداوٗد)

حلال و حرام (۴۱۸)ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ ایام جاہلیت میں لوگ بعض چیزوں کو اپنی خواہش سے کھاتے تھے اور بعض کو نہ کھاتے پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو بھیجا اور کتاب نازل فرمایا کر حلال چیزوں کو حلال اور حرام کو حرام قرار دیا، پس جو چیز اللہ تعالیٰ نے حلال کی وہ حلال ہے اور جس چیز سے سکوت اختیار کیا وہ معاف ہے اس پر مواخذہ نہیں۔ (ابوداوٗد)

ممانعت (۴۱۹) عبدالرحمٰن بن شبلؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے گوہ کا گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے۔ (ابوداؤد)

(۴۲۰) خالد بن ولیدؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے گھوڑوں خچر اور گدھے کا گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے۔ (ابوداؤد)

(۴۲۱) ابن عباسؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے کونچلی والے درندے اور پنجہ سے شکار کرنے والے پرندے ناجائز فرمائے ہیں۔ (مسلم)

حرام (۴۲۲) ابوہریرہؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ہر وہ درندہ جو دانتوں سے شکار کرے حرام ہے۔ (مسلم)

ادب (۴۲۳) ابن عمرؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ داہنے ہاتھ سے کھایا پیا کرو، بائیں ہاتھ سے کھانا پینا مکروہ ہے۔ (مسلم)

ہدایت (۴۲۴) سہل بن سعدؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے میدہ سے تیار کیا ہوا کھانا اور چھلنی میں چھنا ہوا آٹا آخر عمر تک استعمال نہیں فرمایا۔ (بخاری)

(۴۲۵) جابرؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس زندہ مچھلی کو دریا باہر پھینکے یا دریا کا پانی کسی دوسری سمت رخ کرے اور اوپر مچھلی زندہ رہ جائیں تو کھانا ان کا جائز ہے اور جو مچھلی پانی کے اندر مر جائے اور اوپر آ جائے تو اس کو نہ کھاؤ۔ (ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

ادب (۴۲۶) عمر بن ابی سلمہؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ کھانا بسم اللہ کہہ کر سیدھے ہاتھ سے اور اپنے سامنے سے کھایا کرو۔ (بخاری۔ مسلم)

(۴۲۷) ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کھانے پینے کے بعد اللہ کا شکر ادا کرنا اور الحمد للہ کہنا چاہیے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

(۴۲۸) ابن عباسؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو شخص کھانا کھائے وہ اپنے آگے کے کنارے سے کھائے درمیان سے یا دوسرے کنارے سے کھانا بے برکتی کا باعث ہوتا ہے۔ (ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ)

ہدایت (۴۲۹) حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے گھر کے لوگوں نے کبھی دو دن تک برابر گیہوں کی روٹی نہیں کھائی ان دو دنوں میں سے ایک دن کی غذا کھجور ہوتی تھی۔ (بخاری و مسلم)

(۴۳۰) ابن عمرؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب کہ دستر خوان بچھا دیا جائے کوئی شخص اس وقت تک نہ اٹھے جب تک دستر خوان بڑھا نہ دیا جائے اور سب لوگ فارغ نہ ہو جائیں، اگر کسی وجہ سے کھانے میں ساتھ نہ سکے تو معذرت کر کے اٹھ جائے۔ (ابن ماجہ۔ بیہقی)

(۴۳۱) اسماء بنت یزیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے کھانا لایا گیا پھر ہمارے سامنے کھانے کو پیش کیا گیا ہم نے تکلفاً عرض کیا کہ ہم کو خواہش نہیں ہے حالانکہ ہم بھوکے تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بھوک کے ساتھ جھوٹ کو جمع نہ کرو۔ (ابن ماجہ)

ممانعت (۴۳۲) انسؓ۔ ابوہریرہؓ۔ ابن عباسؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہو کر پانی پینے اور پانی کے برتن میں پانی پیتے وقت سانس لینے اور پانی میں پھونک مارنے سے منع فرمایا ہے۔ (مسلم۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

ہدایت (۴۳۳) جابرؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب رات شروع ہو جائے اور کتے بھونکنے اور گدھے چلانے لگیں تو اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگو شیاطین کی شیطنت سے اور اپنے بچوں کو گھروں سے باہر نہ نکلنے دو اور خود بھی بے ضرورت گھر سے باہر نہ نکلو اس لئے کہ سورج غروب ہوتے ہی بلیات اور شیاطین آبادیوں میں پھیل جاتے ہیں۔ بسم اللہ پڑھ کر مکانوں کے دروازے سر شام سے ہی بند کر دو اور پانی کے سب برتن ڈھانک دو۔ (مسلم۔ ابوداؤد)

(۴۳۴) جابرؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو میلے کچیلے کپڑے پہنے پراگندہ بال دیکھ کر کپڑے دھونے بال درست کرنے اور صاف ستھرا رہنے کی ہدایت فرمائی۔ (نسائی)

(۴۳۵) حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ اسماء بنت ابی بکرؓ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اس وقت وہ باریک کپڑا اوڑھے ہوئے تھیں۔ رسول اللہ ﷺ نے نظر پھیر لی اور فرمایا عورتوں کو ایسا کپڑا نہ پہننا چاہیے جس میں سے بدن کی ساخت نظر آئے۔ (ابوداؤد)

(۴۳۶) ابن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ گھر میں کافور اور اگر کا بخور جلوا دیا کرتے تھے اور خوشبو کے لئے مذکورہ بخور کی دھونی لیا کرتے تھے۔ (مسلم)

داڑھی (۴۳۷)ابن عمرؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے لبوں کے بال ترشو اور داڑھی بڑھاؤ۔ (بخاری و مسلم)

(۴۳۸)ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مخنث مردوں پر لعنت فرمائی ہے یعنی ان مردوں پر جو زنانہ شکل و صورت اختیار کریں اور ان عورتوں پر بھی لعنت فرمائی ہے جو وضع قطع میں مردوں کی مشابہت اختیار کریں۔ (بخاری)

ممانعت (۴۳۹)ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو شخص نرد کھیلا اس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔ (ابوداؤد)

(۴۴۰)بریدہؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو شخص نرد کے ساتھ کھیلا گویا اس نے اپنے ہاتھوں کو سور کے خون میں رنگا۔ (مسلم)

(شطرنج، گنجفہ، چوسر، تاش اور اسی قسم کے سب کھیل نرد کی ذیل میں ہیں)

(۴۴۱)عیسیٰ بن حمزہؓ سے مروی ہے کہ میں عبداللہؓ بن حکیمؓ کے پاس گیا وہ بیمار تھے، میں نے کہا تم تعویذ کیوں نہیں باندھتے؟ انہوں نے کہا ہم اس سے پناہ چاہتے ہیں اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے جو شخص کوئی چیز باندھے یا لٹکائے وہ اسی کے حوالہ کردیا جاتا ہے۔ (ابوداؤد)

(۴۴۲)عبداللہ بن مسعودؓ کی بیوی زینبؓ سے مروی ہے کہ ان کے شوہر نے ان گردن میں تاگا پڑا دیکھ کر پوچھا یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا گنڈا ہے جس پر میرے لئے منتر پڑھا گیا ہے۔ عبداللہؓ نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ منتر اور ٹوٹکے شرک ہیں۔ (ابوداؤد)

ہدایت (۴۴۳)ابودرداءؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ نے بیماری بھی پیدا کی ہے اور دوا بھی ہر بیماری کی دوا مقرر ہے تم دوا سے بیماری کا علاج کرو لیکن حرام چیز سے علاج نہ کرو۔ (ابوداؤد)

(۴۴۴)ابوہریرہؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کلونجی میں ہر بیماری کے لئے شفا ہے مگر موت کی نہیں۔ (بخاری و مسلم)

(۴۴۵)جابرؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ہر بیماری کی دوا ہے جب دوا بیماری کے موافق ہو جاتی ہے اللہ تعالیٰ کے حکم سے بیمار اچھا ہو جاتا ہے۔ (مسلم)

(۴۴۶)رافع بن خدیجؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے بخار دوزخ کی بھاپ ہے تم اس کو پانی سے ٹھنڈا کرو۔ (بخاری۔ مسلم)

(۴۴۷)ابوہریرہؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو شخص ہر مہینہ میں تین دن صبح کے وقت شہد کو چاٹ لے وہ پھر کسی بڑی بیماری میں مبتلا نہیں ہوتا۔ (ابن ماجہ)

(۴۴۸)عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے دو شفا دینے والی چیزوں کو اپنے اوپر لازم کرلو۔ ایک شہد دوسرے قرآن (ابن ماجہ)

(۴۴۹)انسؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک شخص نے عرض کیا ہم گھر میں رہتے تھے ہمارے آدمیوں کی تعداد بھی زیادہ تھی اور مال بھی ہمارے پاس بہت تھا پھر ہم نے وہ گھر چھوڑ دیا اور دوسرے گھر میں چلے گئے اس گھر میں ہمارے آدمیوں کی تعداد بھی کم ہوگئی اور مال بھی کم ہوگیا فرمایا اس گھر کو چھوڑ دو۔ (ابوداؤد)

کاہن (۴۵۰)حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے چند لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے کاہنوں کی بابت پوچھا کہ ان کی بتائی ہوئی باتیں اعتبار کے قابل ہیں یا نہیں؟ فرمایا نہیں۔ لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ بعض وقت وہ ایسی باتیں بتاتے ہیں یا ایسی خبر دیتے ہیں جو سچ ہوتی ہیں۔ فرمایا فرشتوں کی ایک جماعت ابر میں اترتی ہے اور ان کاموں کا باہم تذکرہ کرتے ہیں جن کا وقوع ہونے والا ہے، شیاطین ان باتوں کو سننے کے لئے کان لگائے رکھتے ہیں جب وہ کوئی بات سن لیتے ہیں تو کاہنوں کے کان میں جاڈالتے ہیں اور کاہن ان باتوں میں کچھ جھوٹ ملا کر اپنی طرف سے بیان کردیتے ہیں۔ (بخاری و مسلم)

نجومی (۴۵۱)حضرت حفصہؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو شخص کسی کاہن یا نجومی کے پاس جائے اور اس سے کچھ دریافت کرے اس کی چالیس دن رات کی نمازیں قبول نہیں کی جاتیں۔ (مسلم)

(۴۵۲)ابوہریرہؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس شخص نے خواب میں مجھ کو دیکھا اس نے مجھ ہی کو دیکھا اس لئے کہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کرسکتا۔ (بخاری و مسلم)

(۴۵۳)ابی قتادہؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے اور برا خواب شیطان کی جانب سے، پس جو شخص اچھا خواب دیکھے وہ اس کو صرف اس شخص سے بیان کرے جس سے اس کو محبت ہو اور جو شخص برا خواب دیکھے تو اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگے اور کسی سے اپنا برا خواب بیان نہ کرے۔ (بخاری۔ مسلم)

ممانعت (۴۵۴) سمرہ بن جندبؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے تم آپس میں ایک دوسرے پر اس طرح لعنت نہ کرو کہ تجھ پر اللہ کی لعنت ہو اور نہ غضب الٰہی نازل ہونے کی بد دعا یا دوزخ میں داخل ہونے کی بد دعا کرو۔ (ترمذی)

ہدایت (۴۵۵) انسؓ سے روایت ہے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ قیامت کب ہوگی؟ فرمایا افسوس ہے تجھ پر قیامت کے لئے تو نے کیا تیاری کی؟ اس نے عرض کیا میں نے کوئی تیاری نہیں کی البتہ میں اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ سے محبت رکھتا ہوں فرمایا تو اسی کے ساتھ ہے جس سے محبت رکھتا ہے۔

انسؓ کہتے ہیں میں نے مسلمانوں کو کسی بات سے اتنا خوش ہوتے نہیں دیکھا جتنا رسول اللہ ﷺ کے اس ارشاد مبارک سے لوگ خوش ہوئے تھے۔ (بخاری و مسلم)

(۴۵۶) حضرت ابو بکر صدیقؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جنت میں مکار اور بخیل داخل نہ ہوگا اور نہ وہ شخص جو خیرات دے کر احسان جتائے۔ (ترمذی)

نحوست (۴۵۷) ابن عمرؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نحوست تین چیزوں میں ہوتی ہے، عورت میں، گھر میں، جانور میں۔ (بخاری۔ مسلم)

ہدایت (۴۵۸) ابوہریرہؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کسی کے برتن میں کتا منہ ڈالے تو برتن کو سات مرتبہ دھو ڈالے، پہلی مرتبہ مٹی سے دھوئے۔ (بخاری و مسلم)

(۴۵۹) جابرؓ، ابن عمرؓ۔ ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے ان چشموں اور تالابوں کی نسبت پوچھا گیا جن پر درندے اور چوپائے پانی پیتے ہوں۔ فرمایا جو چیز جانوروں نے اپنے پیٹ میں بھر لی وہ ان کی ہے اور ہمارے لئے وہ چیز ہے جو انہوں نے چھوڑ دی۔ (ابو داؤد ترمذی۔ نسائی۔ دارمی۔ ابن ماجہ)

(۴۶۰) ابوہریرہؓ سے روایت ہے ایک دیہاتی نے مسجد میں پیشاب کیا، لوگوں نے اس کو پکڑ لیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس کو چھوڑ دو، ایک ڈول پانی پیشاب پر بہادو، تم لوگ آسانی کرنے والے بنا کر بھیجے گئے ہو مشکل کرنے والے بنا کر نہیں بھیجے گئے (بخاری)

(۴۶۱) ابن عباسؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے حلال جانور کا چمڑا دباغت سے پاک ہو جاتا ہے اگرچہ مردار ہو گیا ہو۔ مردار کا گوشت حرام ہے اور چمڑا چھالوں وغیرہ میں رنگنے اور خشک ہونے سے قابل استعمال ہے۔ (بخاری و مسلم)

(حرام جانور کا چمڑا ناپاک ہے دباغت سے پاک نہیں ہوتا)

ممانعت (۴۶۲) ابی الملیح بن اسامہؓ اور مقدام بن معدی کربؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے درندوں اور حرام جانوروں کے چمڑے کو استعمال کرنے سے منع فرمایا ہے۔ (ابو داؤد۔ نسائی۔ ترمذی۔ دارمی)

(۴۶۳) جریر بن عبداللہؓ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ سے اجنبی عورت پر ناگہاں نظر پڑ جانے کی بابت پوچھا، فرمایا فوراً نظر پھیر لو، ارادتاً مکرّر نہ دیکھو۔ (مسلم)

ہدایت (۴۶۴) ابن مسعودؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے عورت پردہ میں رہنے کی چیز ہے جب وہ باہر نکلتی ہے تو شیطان اس کو مرد کی نگاہ میں بہت خوبصورت دکھاتا ہے۔ (ترمذی)

(۴۶۵) حضرت عمرؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ تنہائی میں یک جا ہوں تو تیسری ہستی شیطان کی ہوتی ہے۔ (ترمذی)

(۴۶۶) ابو سعیدؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے دو برہنہ مرد جمع نہ ہوں اور نہ دو برہنہ عورتیں اکھٹی ہوں۔ (مسلم)

(۴۶۷) ابن عمرؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اپنے آپ کو برہنہ ہونے سے بچاؤ اگرچہ تنہائی میں ہو اس لئے کہ دو فرشتے تمہارے ساتھ ہیں جو صرف رفع حاجت کے وقت اور جب تم اپنی اہل خانہ کے ساتھ ہم بستر ہو تو تم سے علیحدہ ہوتے ہیں۔ پس ان سے حیا کرو اور ان کی عزت کرو۔ (ترمذی)

کتاب المعاش

اکل حلال (۴۶۸) حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو چیز تم کھاتے ہو اس میں سب سے بہتر وہ ہے جو تم اپنے ہاتھوں سے کمائی کر کے کھاؤ۔ (ترمذی۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ ابو داؤد۔ دارمی)

(۴۶۹)عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ان فرائض کے بعد جو اللہ تعالیٰ نے مقرر فرمائے ہیں، پاک اور حلال کمائی بھی فرض ہے۔(بیہقی)

ممانعت(۴۷۰)زبیر بن العوامؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے تم میں سے جو شخص جنگل سے لکڑیوں کا ایک گھٹا پشت پر لاد کر لائے اور ان کو بیچے اور اللہ تعالیٰ معاش کے اس ذریعہ سے اس کی عزت وآبرو کو برقرار رکھے تو یہ بہتر ہے اس سے کہ لوگوں سے بھیک مانگی جائے۔(بخاری)

ہدایت(۴۷۱)عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو شخص ہمیشہ لوگوں سے بھیک مانگتا رہے گا قیامت کے دن وہ اس حال میں آئے گا کہ اس کے منہ پر گوشت نہ ہوگا۔(بخاری، مسلم)

(۴۷۲)سمرہ بن جندبؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے سوال کرنا ایک زخم ہے جس سے زخمی کرتا ہے سائل اپنے چہرہ کو یعنی بھیک مانگنے سے اپنی عزت و آبرو کو زخمی کرتا ہے۔(ابوداؤد، ترمذی، نسائی)

(۴۷۳)ابن مسعودؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس شخص کو فاقہ یا کوئی سخت حاجت ہو اور وہ اس کو لوگوں پر بطور شکایت ظاہر کر کے امداد کا خواہش مند ہو تو اس کی حاجت کوئی پوری نہیں کرتا اور جس نے اپنی حاجت کو اللہ تعالیٰ سے عرض کیا تو اللہ تعالیٰ اس کی حاجت بقدر کفایت پوری کرے گا۔(ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی)

(۴۷۴)عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ناجائز معاش اور حرام روزی میں برکت نہیں ہوتی اور نہ صدقات قبول ہوتے۔(احمد)

(۴۷۵)عطیہ سعدیؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے بندہ اس وقت تک پرہیزگاروں کے درجے کو نہیں پہنچ سکتا جب تک کہ وہ ان چیزوں کو نہ چھوڑ دے جن میں کچھ برائی ہے۔(ترمذی۔ ابن ماجہ)

کفارہ(۴۷۶)قیس بن ابی غرزہؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے معاشی معاملات اور کاروبار میں فضول اور بے فائدہ باتیں بھی پیش آتی ہیں، پس تم لوگ صدقہ اور خیرات کرتے رہا کرو تاکہ لغویات کا کفارہ ہوتا رہے۔(ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی۔ ابن ماجہ)

حسن سلوک(۴۷۷)عمرو بن شعیبؓ روایت کرتے ہیں۔ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میرے پاس مال ہے اور میرا باپ میرے مال کا محتاج ہے فرمایا تو اور تیرا مال دونوں تیرے باپ کے لئے ہیں اس لئے کہ اولاد والدین کی بہترین حلال اور جائز کمائی ہے پس اولاد کی کمائی کے سب سے زیادہ مستحق والدین ہی ہیں۔(ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ)

(۴۷۸)انسؓ سے روایت ہے کہ مدینہ کے انصار میں کھجوروں کے اعتبار سے ابوطلحہؓ بہت مالدار تھے اور سب سے زیادہ مرغوب و محبوب ان کو وہ باغ تھا جس کا نام "بیر حاء" تھا اور یہ باغ مسجد نبوی ﷺ کے مقابل تھا۔ رسول اللہ ﷺ اس باغ میں تشریف لے جاتے اور اس کا شریں پانی نوش فرماتے تھے۔ جب یہ آیتہ کریمہ نازل ہوئی۔ "لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ" تو ابوطلحہؓ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ ﷺ خداوند تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب تک تم اپنی محبوب ملکیت میں سے راہ حق میں ایثار نہ کرو گے نیکی نہ پاؤ گے پس میں اپنا باغ "بیر حاء" جو مجھے اپنی جائیداد میں سب سے زیادہ محبوب ہے فی سبیل اللہ پیش کرتا ہوں، رسول اللہ ﷺ نے اظہار خوشنودی کے ساتھ فرمایا کہ تو اس باغ کو اپنے محتاج قرابت داروں میں تقسیم کردے تاکہ خیرات کا ثواب بھی ہو اور صلۂ رحمی کا بھی۔ ابوطلحہؓ نے حسب الارشاد اس باغ کو اپنے قرابتداروں اور چچا کے بیٹوں میں تقسیم کر دیا۔(مسلم و بخاری)

(۴۷۹)سلیمان بن عامرؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے مسکین کو خیرات دینے کا ایک ثواب ہے اور قرابت داروں کے ساتھ سلوک کرنے کا دوہرا ثواب ہے۔ (احمد۔ ترمذی۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

ہدایت(۴۸۰)ابی امامہؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے قابل رشک وہ مومن ہے جو دنیا کے فضول مال و خیال سے سبک ہو اپنے پروردگار کی عبادت دل جمعی اور خوبی کے ساتھ کرتا ہو، اس کی روزی اور معاش بقدر کفایت ہو اور وہ اس پر صابر و قانع ہو۔(ترمذی۔ ابن ماجہ)

کتاب المعاشرہ

ہدایت (۴۸۱)حضرت عثمانؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے آدم زاد کے معاشرۂ حیات کے لئے تین چیزیں کافی ہیں، رہنے کے لئے گھر، تن پوشی کے لئے صاف ستھرا کپڑا، کھانے کے لئے حلال ماکولات اور پاکیزہ مشروبات۔ (ترمذی)

(۴۸۲)عبیداللہ بن محصنؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو شخص اس حال میں صبح کرے کہ اپنی جان کی طرف سے بے خوف ہو یعنی تندرست ہو اور ایک دن کھانے کا سامان اس کے پاس ہو تو گویا اس کے لئے دنیا کی نعمتیں جمع کر دی گئیں اور ساری دنیا اس کو دیدی گئی۔ (ترمذی)

زہد (۴۸۳)ابی ذرؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس بندے نے دنیا میں زہد اختیار کیا اللہ تعالیٰ نے اس کی دل میں حکمت پیدا کی، اس کی زبان کو گویا کیا، دنیا کے عیوب دنیا کی بیماریوں اور ان بیماریوں کا علاج اس کو سکھایا اور پھر اس کو دنیا کی سلامتی کے ساتھ دارالسلام کی طرف لے گیا۔ (بیہقی)

زاھد (۴۸۴)ابی ہریرہؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو شخص سوال کی ذلت سے بچنے، اپنے اہل و عیال پر خرچ کرنے اور ہمسایہ پڑوسی کے احسان و سلوک کرنے کی نیت سے جائز طریقوں اور حلال ذریعوں سے ضروریات زندگی مہیا کرے وہ قیامت کے دن اس صورت میں اٹھایا جائے گا کہ اس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی مانند چمکتا ہو گا۔ (بیہقی)

بیوی (۴۸۵)ابو امامہؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے بندۂ مومن تقویٰ کے بعد جو چیز سب سے بہتر اپنے لئے انتخاب کرتا ہے وہ ایک ایسی نیک بخت بیوی ہے جس کو وہ کسی بات کا حکم دے تو فوراً تعمیل کرے۔ اس کی طرف دیکھے تو وہ دل خوش کرے اور اپنی عصمت اور شوہر کے مال کی حفاظت کرے۔ (ابن ماجہ)

(۴۸۶)عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے دنیا کی بہترین متاع نیک بخت عورت ہے۔ (مسلم)

متعہ (۴۸۷)ابن عباسؓ سے مروی ہے ایام جاہلیت میں یہ رواج تھا کہ جب کوئی مرد کسی شہر میں جاتا اور وہاں اس کی شناسائی نہ ہوتی تو وہ اتنی مدت کے لئے وہاں کسی عورت سے متعہ کر لیتا تھا جتنی مدت اس کو ٹھیرنا ہوتا وہ عورت اس کے سامان کی حفاظت کرتی اور کھانا پکاتی اور مثل بیوی کے معاشرت کرتی تھی۔ ابتدائے اسلام میں بھی متعہ کا رواج تھا۔ جب یہ آیت نازل ہوئی "اِلاعلیٰ ازواجھم اوماملکت ایمانھم" تو پھر نکاحی بیویوں اور شرعی لونڈیوں کے سوا سب عورتیں حرام ہو گئیں اور متعہ ناجائز قرار پایا۔ (ترمذی)

نکاح (۴۸۸)ابن عباسؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نکاح کے سوا کوئی چیز ایسی نہیں جو دو اجنبی ہستیوں کے درمیان ایسی محبت پیدا کرے کہ ایک جان دو قالب کا مصداق ہوں۔ (ابن ماجہ۔ دارمی۔ احمد)

ہدایت (۴۸۹)مغیرہ بن شعبہؓ سے مروی ہے کہ میں نے ایک عورت سے منگنی کا ارادہ کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ تم نے اس کو دیکھا ہے؟ میں نے عرض کیا نہیں دیکھا، فرمایا جن دو اجنبیوں میں محبت پیدا کی جائے ان کو باہم ایک نظر دیکھ لینا چاہیے (ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، دارمی، احمد)

(۴۹۰)عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ہر وہ نوجوان مرد جو نفقہ و مہر کی قوت رکھتا ہو اس چاہیے کہ نکاح کرے اس لئے کہ نکاح بدکاری سے بچاتا ہے۔ (مسلم و بخاری)

(۴۹۱)ابو سعیدؓ سے اور ابن عباسؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس شخص کے گھر میں بچہ پیدا ہو اس کو چاہیے کہ بچہ کا اچھا نام رکھے اس کو ادب سکھائے پھر وہ بالغ ہو تو اس کا نکاح کر دے اگر بالغ ہونے پر نکاح نہ کیا اور وہ بدکاری میں مبتلا ہوا تو اس کا گناہ باپ پر ہو گا۔ (بیہقی)

کتاب النکاح

خطبۂ نکاح (۴۹۲)ابوہریرہؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس نکاح میں خطبہ نہ پڑھا جائے وہ ابتر و بے برکت ہے۔ (ابن ماجہ)

اعلان (۴۹۳)حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نکاح کا اعلان کیا کرو۔ اور محمد بن حاطبؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نکاح کا اعلان کرنا حلال و حرام کے درمیان فرق کو ظاہر کرتا ہے۔ (ابن ماجہ۔ ترمذی۔ نسائی)

اجازت (۴۹۴)ابن عباسؓ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نکاح کے لئے عورت سے اجازت لینا ضروری ہے خواہ وہ کنواری ہو یا بیوہ۔ کنواری کی اجازت و رضامندی اس کی خاموشی ہے اور بیوہ اپنے اظہار رضامندی میں آزاد و مختار ہے۔ (مسلم و بخاری)

(۴۹۵)خنساء بنت خدامؓ سے مروی ہے کہ وہ بیوہ تھیں ان کا نکاح ان کے باپ نے کسی کے ساتھ کر دیا تھا وہ اس نکاح سے خوش نہیں تھیں، انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اس کے متعلق عرض کیا رسول اللہ ﷺ نے وہ نکاح رد کر دیا۔ (بخاری)

(۴۹۶)ابن عباسؓ سے روایت ہے ایک کنواری لڑکی نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا اس کے باپ نے اس کا نکاح کر دیا ہے اور وہ اس نکاح سے خوش نہیں ہے رسول اللہ ﷺ نے اس کو فسخ نکاح کا اختیار دے دیا۔ (ابوداؤد)

شادی (۴۹۷)عامر بن سعدؓ سے مروی ہے کہ میں ایک تقریب شادی میں گیا وہاں ابو مسعود انصاریؓ بھی تھے چند معصوم لڑکیاں گا بجا رہی تھیں۔ میں نے کہا اے رسول اللہ ﷺ کے صحابیو اور بدر کی جنگ میں شریک رہنے والو! تمہارے سامنے یہ گانا بجانا ہو رہا ہے اور تم سن رہے ہو، انہوں نے کہا بیٹھ جا تیرا بھی جی چاہے تو ہمارے ساتھ تو بھی سن ورنہ واپس چلا جا رسول اللہ ﷺ نے ہم کو شادی کے موقع پر اس کی اجازت دی ہے۔ (نسائی)

دو گواہ (۴۹۸)ابو موسیٰؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ولی اور دو گواہوں کے بغیر نکاح درست نہیں۔ (احمد۔ ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ۔ بیہقی۔ دارمی)

شِغار (۴۹۹)ابن عمرؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے شغار سے منع فرمایا ہے۔ شغار یہ ہے کہ کوئی شخص اپنی بیٹی یا بہن کا نکاح کسی کے ساتھ اس شرط سے کرے کہ وہ اپنی بیٹی یا بہن کا نکاح اس کے ساتھ کر دے اور دونوں کا مہر کچھ نہ ہو۔ (موطا، بخاری۔ مسلم)

مہر (۵۰۰)عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نکاح کی بڑی شرط مہر ہے جس سے ازواج حلال ہوتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

(۵۰۱)حضرت عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی کسی بیوی اور بیٹی کا مہر بارہ اوقیہ یا پانچ سو درہم سے زیادہ نہیں رکھا۔ (احمد۔ ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

(حضرت نبی کریم ﷺ نے مہر کی کوئی خاص مقدار مقرر نہیں فرمائی ہے۔ اپنی حیثیت اور استطاعت سے زیادہ مہر مقرر کرنا کوئی پسندیدہ امر نہیں)

ولیمہ (۵۰۲)انسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عبدالرحمنؓ بن عوف کے نکاح پر فرمایا کہ عقد مناکحت کے بعد ولیمہ کرنا ضروری ہے۔ (بخاری و مسلم)

(۵۰۳)ابوہریرہؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے وہ ولیمہ نامبارک ہے جس میں خوشحال لوگوں کو مدعو کیا جائے اور فقراء و مساکین کو نظر انداز کر دیا جائے۔ (بخاری و مسلم)

ممانعت (۵۰۴)ابن عباسؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے ایام حیض میں ہم بستری سے اور غیر وضع فطری بدفعلی سے۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

(۵۰۵)ابوہریرہؓ اور خزیمہ بن ثابتؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ! ﷺ نے جو شخص اپنی بیوی سے غیر وضع فطری بدفعلی کرے وہ ملعون ہے۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

(۵۰۶)اسماءؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ایام حمل میں زمانۂ ولادت کے قریب حاملہ عورت سے ہم بستری کی ممانعت فرمائی ہے۔ (ابوداؤد)

اچھے نام (۵۰۷)سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ منذر بن ابی اُسید جب پیدا ہوئے تو ان کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لایا گیا رسول اللہ ﷺ نے ان کا نام منذر رکھا۔ (بخاری و مسلم)

(۵۰۸)ابوداؤدؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے قیامت کے دن تم کو تمہارے باپوں کے نام سے پکارا جائے گا اس لئے تم اپنے اچھے نام رکھو۔ (ابوداؤد)

(۵۰۹)ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ کی ایک بیٹی کا نام عاصیہ تھا رسول اللہ ﷺ نے اس کا نام بدل کر جمیلہ رکھا۔ (مسلم)
(۵۱۰)حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ برے نام بدل کر اچھے نام رکھ دیا کرتے تھے۔ (ترمذی)

عقیقہ (۵۱۱)حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے عقیقہ میں لڑکے کی طرف سے دو بکری اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری کی قربانی کا حکم دیا۔ (ترمذی)

(عقیقہ کی قربانی واجب نہیں ہے محض مستحب ہے جو چاہے کرے، خواہ ایک بکرا یا بکری کرے لڑکا اور لڑکی کے لئے یا لڑکے کے لئے دو بکری یا بکرا اور لڑکی کے لئے ایک بکری۔ موطاء میں نافعؒ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمرؓ اپنی اولاد کی طرف سے خواہ لڑکا ہو یا لڑکی ایک ایک بکری کی قربانی کرتے تھے۔ موطاء میں دوسری روایت ہے کہ عروہ بن زبیرؓ اپنی اولاد کی طرف سے خواہ لڑکا ہو یا لڑکی ایک ایک بکری کی قربانی کرتے تھے۔ موطاء میں ایک روایت یہ بھی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص کے گھر بچہ پیدا ہو اگر وہ اپنے بچہ کی طرف سے قربانی کرنا چاہے تو کرے۔ یعنی قربانی کا صدقہ واجب نہیں ہے محض مستحب ہے جو شخص یہ صدقہ کرنا چاہے وہ کرے اور جو قربانی کی استطاعت نہ رکھتا ہو وہ نہ کرے۔

عقیقہ ساتویں دن کرنا زیادہ بہتر ہے اگر کسی وجہ سے ساتویں دن نہ ہو سکے تو اکیسویں یا چالیسویں دن ضرور بچہ کے سر کے بال اتروائیے جائیں اور بال تول کر ان کے برابر وزن کی چاندی راہ اللہ میں دے دی جائے موطاء میں امام محمد باقرؒ سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما کے بال بھی عقیقہ کے دن تول کر ان کے برابر چاندی ﷲ دی تھی۔

عقیقہ کی قربانی صدقہ ہے جس کے مستحق غرباء فقراء ہیں، قربانی کی کھال بھی خیرات کر دینا چاہیے عقیقہ کی قربانی کا گوشت اور کھال بیچنا ناجائز ہے۔)

ہدایت (۵۱۲)ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ کونسی عورت بہتر ہے؟ فرمایا وہ عورت بہتر ہے جب اس کا شوہر اس کی طرف دیکھے تو وہ اس کو خوش کر دے، جب شوہر اس کو کوئی حکم دے تو وہ اس کے اطاعت کرے، اپنی شخصیت اور شوہر کے مال میں کوئی ایسی بات نہ کرے جو اس کی مرضی کے خلاف ہو۔ (نسائی)
(۵۱۳)ابوہریرہؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے تم میں وہ مرد بہتر ہے جو اپنی بیوی سے اچھی طرح پیش آئے۔ (ترمذی)
(۵۱۴)حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ایمان میں کامل وہ مسلمان ہے جس کی خلق اچھا ہو اور جو اپنے بیوی بچوں اور گھر کے لوگوں پر بہت مہربان ہو۔ (ترمذی)
(۵۱۵)ام سلمہؓ سے روایت ہے، فرمایا رسول اللہ ﷺ جو عورت اس حال میں وفات پائے کہ اس کا شوہر اس سے راضی اور خوش ہو وہ جنت میں داخل ہو گی۔ (ترمذی)
(۵۱۶)ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی مرد مسلمان کسی مسلمان عورت سے بغض نہ رکھے اس لئے کہ اگر اس عورت کی ایک عادت یا خصلت ناپسندیدہ ہو گی تو دوسری کوئی عادت و خصلت پسندیدہ بھی ہو گی۔ (مسلم)

(جس طرح بغیر رغبت و رضامندی کے زبردستی کا نکاح ناجائز ہے اسی طرح زبردستی کی طلاق بھی نادرست ہے یعنی کوئی زبردستی کسی کا نکاح کرنے یا کسی کی طلاق دلانے کا مجاز نہیں۔ جس طرح نکاح کے لئے جانبین کی اجازت شرط ہے اسی طرح طلاق میں بھی جانبین کی مرضی شرط ہے۔)

جب رسول اللہ ﷺ نے حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو طلاق دینے کا ارادہ فرمایا تو انہوں نے کہا: آپ مجھ کو اپنے نکاح میں رکھیئے تاکہ میں جنت میں آپ کی بیویوں میں شامل رہوں، میں اپنی باری کا دن عائشہؓ کو دیتی ہوں۔)

ممانعت (۵۱۷)ابوہریرہؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے پھوپھی اور بھتیجی اور خالہ بھانجی نکاح میں جمع نہ رکھیں یعنی جب پھوپھی نکاح میں ہو تو بھتیجی سے نکاح درست نہیں اور خالہ جب نکاح میں ہو تو بھانجی سے نکاح درست نہیں۔ (بخاری و مسلم)

رضاعت (۵۱۸)حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نسب سے جو اشخاص حرام ہیں وہی رضاعت سے حرام ہیں یعنی جن مردوں اور عورتوں سے نسب کے سبب نکاح حرام ہے اسی دودھ کی شرکت سے حرمت ہو جاتی ہے۔ (بخاری)

(بچہ کی شیر خواری کی مدت دو برس ہے، زمانۂ شیر خوارگی یعنی دو سالہ عمر میں کسی عورت کا دودھ صرف ایک بار پی لینا بھی رضاعت ہے جس عورت کا دودھ پیا جائے اس کا شوہر دودھ پینے والے کے لئے مثل حقیقی باپ کے ہوگا، اس کے لڑکے لڑکیاں مثل حقیقی بھائی بہن کے ہوں گے جو نسبی رشتہ دار محرم ہیں رضاعی رشتہ دار بھی اسی نسبت سے اسی طرح محرم ہوں گے۔)

ختنہ (جب لڑکا دو برس کا ہو جائے اور اس کا دودھ چھڑا دیا جائے تو ختنہ کرادینا چاہیے، شیر خواری کے زمانہ میں ختنہ مناسب نہیں، جوان ہو کر قوت مردی میں ضعف پیدا ہو جاتا ہے۔)

رضاعی ماں (۵۱۹) ابوطفیلؓ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا۔ ایک عورت آئی، رسول اللہ ﷺ نے اپنی چادر مبارک بچھا دی وہ عورت اس پر بیٹھ گئی، پھر جب وہ چلی گئی تو ان لوگوں کو جو اس احترام سے حیران تھے بتایا گیا کہ حلیمہ دایہ تھیں جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کو بچپن میں دودھ پلایا تھا۔ (ابوداؤد)

(رضاعی ماں کا احترام مثل حقیقی ماں کے واجب ہے۔)

رضاعت (۵۲۰) حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو چیزیں اللہ تعالیٰ نے نسب سے حرام فرمائی ہیں وہی رضاعت سے حرام قرار دی ہیں یعنی نکاح اور پردہ۔ (مسلم)

(۵۲۱) حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ان کے گھر میں تھے ایک مرد کی آواز سنی جو حضرت حفصہؓ کے گھر میں جانے کی اجازت چاہتا ہے، حضرت عائشہؓ نے کہا یارسول اللہ ﷺ یہ کون شخص ہے جو آپ کے گھر میں جانا چاہتا ہے، فرمایا شاید حفصہؓ کا رضاعی چچا ہے، حضرت عائشہؓ نے کہا اگر میرا رضاعی چچا زندہ ہوتا تو کیا میرے سامنے آتا؟ فرمایا ہاں، رضاعت حرام کرتی ہے جیسے نسب حرام کرتا ہے یعنی جیسے نسبی باپ یا چچا یا ماموں یا بھائی محرم ہیں ایسے ہی رضاعی باپ یا چچا یا ماموں یا بھائی محرم ہیں (موطاء)

(عبداللہ بن عباسؓ سے مروی ہے کہ بچہ دو برس کی عمر کے اندر ایک دفعہ بھی دودھ چوسے تو رضاعت کی حرمت ثابت ہوگی۔ اگر ایک شخص کی دو بیویاں ہوں ایک بیوی کسی لڑکے کو دودھ پلائے اور دوسری بیوی کسی کی لڑکی کو دودھ پلائے تو لڑکے اور لڑکی کا باہم نکاح درست نہیں کیونکہ دونوں بچوں یعنی لڑکا اور لڑکی کا رضاعی باپ ایک ہی ہے۔)

ممانعت (۵۲۲) ضحاکؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے مشرف بااسلام ہونے کے بعد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میں نے اسلام قبول کر لیا اور میں مسلمان ہو گیا ہوں میرے نکاح میں دو بہنیں ہیں فرمایا دونوں میں ایک کو انتخاب کر لے۔ (ترمذی، ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

(دو بہنوں کو ایک ساتھ نکاح میں رکھنا جائز نہیں ہے)

ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ جس طرح نسب کے اعتبار سے چند افراد مرد وزن محرم ہیں اسی طرح نکاح کے ذریعہ جو رشتہ اور قرابت قائم ہو اس سے بھی چند افراد مرد وزن محرم قرار پاتے ہیں۔ مرد کے لئے بیوی کی ماں۔ بیوی کے پہلے شوہر سے بیٹی، بیٹے کی بیوی۔ عورت کے لئے شوہر کا باپ۔ شوہر کا دوسری بیوی سے لڑکا۔ بیٹی کا شوہر۔

کتاب الطلاق

طلاق (۵۲۳) ابن عمرؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے حلال چیزوں میں سب سے بری چیز طلاق ہے۔ (ابوداؤد)

(۵۲۴) ثوبانؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو عورت بے وجہ اپنے شوہر سے طلاق چاہے اس پر جنت حرام ہے۔ (احمد۔ ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

(۵۲۵) محمود بن لبیدؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو اکھٹی تین طلاقیں دیں جب رسول اللہ ﷺ نے سنا تو غضب ناک ہو کر فرمایا اللہ تعالیٰ کی کتاب کے ساتھ کھیلا جاتا ہے حالانکہ میں تمہارے درمیان ابھی موجود ہوں۔ (نسائی)

ممانعت (۵۲۶) عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ کوئی شخص اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے پھر کسی سے کہے تو اس عورت سے نکاح کر کے طلاق دیدے تاکہ میرے لئے اس سے نکاح کرنا جائز اور حلال ہو جائے اور وہ دوسرا شخص ایسا ہی کرے یعنی نکاح کر کے طلاق دیدے تو ایسے دونوں شخصوں پر رسول اللہ ﷺ نے لعنت فرمائی ہے۔ (دارمی۔ ابن ماجہ)

مسئلہ (جب کوئی شخص اپنی عورت کو تین طلاق دیدے تو پھر اس عورت سے نکاح درست نہیں جب تک وہ عورت کسی دوسرے شخص سے نکاح نہ کرے اگر دوسرا شوہر اس کو چھوڑ دے تو پہلے کو نکاح کر لینا درست ہوگا، لیکن اس نیت سے نکاح کرنا کہ پہلے شوہر کو وہ عورت حلال ہو جائے تو اب نکاح فاسد اور حرام ہے۔)

تشریح (طلاق کی دو قسمیں ہیں، ایک رجعی دوسری بائن۔ رجعی طلاق یہ ہے کہ ایک بار طلاق دی پھر عدت یعنی طُہر پورے ہونے سے قبل رجوع کر لیا، اگر تین طُہر گزر جائیں اور رجوع نہ کیا جائے تو پھر یہ طلاق بائن ہو جائے گی یعنی پھر رجوع نہیں ہو سکتا۔ رجعی طلاق دو بار ہو سکتی ہے یعنی ایک بار طلاق دی پھر مدت کے دن پورے ہونے سے قبل رجوع کر لیا، دوسری بار طلاق دی اور عدت کے ایام پورے ہونے سے قبل رجوع کر لیا، اب پھر اگر تیسری بار طلاق دی تو رجوع جائز نہیں کیونکہ طلاق بائن ہو گئی تاوقتیکہ کوئی دوسرا شخص نکاح کر کے طلاق نہ دے یا وہ عورت بیوہ ہو جائے تو بعد عدت پہلے شوہر سے نکاح ہو سکتا ہے)

محمد بن مسلمہ انصاریؓ کی بیٹی سے رافعؓ بن خدیج کا نکاح ہوا تھا جب رافعؓ کی بیوی یعنی محمد بن مسلمہ انصاریؓ کی بیٹی پر بڑھاپا چھا گیا تو رافعؓ بن خدیج نے ایک جوان عورت سے نکاح کر لیا اور نئی بیوی کی طرف زیادہ مائل ہو گئے۔ بڑھیا بیوی نے طلاق مانگی رافعؓ نے طلاق دے دی پھر جب عدت گزرنے لگی تو رجعت کر لی مگر میلان نئی بیوی کی طرف ہی رہا، چند روز بعد بڑی بیوی نے پھر طلاق مانگی، رافعؓ نے ایک طلاق دیدی جب ایام ختم کے قریب قریب پہنچے رجوع کر لیا مگر رغبت و میلان اسی چھوٹی بیوی کی طرف رہا۔ بڑی بیوی نے پھر چند روز کے بعد طلاق کی خواہش کی، تب رافعؓ بن خدیج نے کہا تجھے کیا منظور ہے اب ایک طلاق رہ گئی ہے اگر تو اسی حال سے میرے پاس رہ سکتی ہے تو رہ اور بالکل قطع تعلق چاہتی ہے تو پھر تیسری طلاق بھی دے دوں گا، بیوی نے آخر انجام پر نظر ڈالتے ہوئے کہا مجھے اسی حال میں رہنا منظور ہے، رافعؓ نے اسے رکھ لیا اور طلاق نہ دی، اگرچہ مرد پر عورتوں کے ساتھ عدل سے برتاؤ کرنا فرض ہے لیکن جب عورت خود اپنا حق ہمبستری چھوڑنے پر راضی ہو جائے تو مرد پر کچھ گناہ نہیں، رسول اللہ ﷺ حضرت سودہؓ کی رضامندی سے ان کی باری میں حضرت عائشہؓ کے پاس رہا کرتے تھے۔)

(نکاح کے بعد اگر عورت سے ہم بستری نہ کی ہو، اور طلاق کی نوبت آئے تو ایک ہی طلاق سے طلاق بائن قرار پاتی ہے اگر بعد نکاح ہم بستری ہو چکی تو پھر تین بار کی طلاقوں سے طلاق بائن ہوتی ہے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہٗ سے مروی ہے کہ جو شخص اپنی عورت سے کہے کہ تو مجھ پر حرام ہے تو تین طلاق پڑ جائیں گے۔ اگر کوئی مرد اپنی عورت کو طلاق دے اور عورت کے دن یعنی تین طہر گزر جائیں تو طلاق بائن ہو جائے گی۔ اگر کوئی شخص ایک ہی جلسے میں تین طلاق دے تو ایک ہی طلاق ہو گی پھر جب عدت کے دن یعنی طہر گزر جائیں گے اس عرصے میں رجعت نہ کی ہو گی تو طلاق ہو جائے گی۔

ایک جلسہ میں ایک طلاق دے یا تین یا سو طلاق یا ہزار طلاق وہ ایک ہی طلاق ہو گی۔ اگر کوئی شخص طلاق بائن ہی دینا چاہے تو ہر طہر میں تین طلاق دیا کرے مگر اس طہر میں ہم بستری نہ کرے جب تین طہر گزریں گے تو تین طلاق پوری ہو جائیں گی۔

جب عورت کچھ مال شوہر کو اس شرط پر دے کہ وہ اس کو طلاق دے دے اور خاوند تین طلاق ایک ہی دفعہ اس کو دیدے تو تین طلاق پڑ جائیں گے۔ کیونکہ خلع سے طلاق بائن ہو جاتی ہے پھر رجوع نہیں ہو سکتا جب کوئی شخص کسی عورت سے نکاح کرے اور خلوت صحیحہ ہو جائے تو مہر واجب ہو گیا۔ اگر خلوت صحیحہ کے بعد کوئی شخص طلاق دے تو پورا مہر ادا کرنا ہو گا۔ اگر کوئی شخص بعد نکاح قبل صحبت اپنی منکوحہ کو طلاق دے اور مہر مقرر ہو چکا ہو تو نصف مہر واجب الادا ہو گا۔ اگر مہر مقرر نہ ہو تو مہر مثل واجب ہو گا۔ مہر مثل اسے کہتے ہیں جو اس مرد اور عورت کے خاندان میں مقرر کیا جاتا ہو۔ مہر کے حق دار منکوحہ یا منکوحہ کے جائز ورثا ہیں۔

(کوئی عورت طلاق کے بعد ایام عدت یعنی تین طہر گزرنے سے قبل کسی سے نکاح ثانی نہیں کر سکتی طلاق اور خلع کی عدفت ایک ہی ہے یعنی طہر)

خلع (۵۲۷) ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ثابت بن قیسؓ کی بیوی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ثابت بن قیسؓ پر مجھ کو غصہ نہیں ہے اور نہ اس کے خلق اور دین میں کوئی عیب ہے مگر مجھ کو اس سے محبت نہیں ہے فرمایا کیا تو اس کا وہ باغ جو اس نے مہر میں دیا ہے۔ واپس کر دے گی؟ اس نے کہا ہاں۔ رسول اللہ ﷺ نے ثابتؓ کو بلا کر فرمایا تیری اس بیوی حبیبہ بنت سہل نے جو کچھ اللہ تعالیٰ کو منظور تھا مجھ سے کہا، تو اپنا باغ لے لے اور اس سے قطع تعلق کر لے۔ انہوں نے اپنا مال لے لیا اور حبیبہ اپنے میکے میں بیٹھ رہیں۔ (موطا۔ بخاری)

یہ پہلا خلع تھا، اس کو خلع کہتے ہیں کہ خاوند عورت سے کچھ مال لے کر اس کو چھوڑے دے، اگر عورت جتنا خاوند نے اس کو دیا ہے اس سے زیادہ خاوند کو دے کر اپنا پیچھا چھڑائے تو اس میں کچھ قباحت یا کراہت نہیں۔

جو عورت مال دے کر اپنا پیچھا چھڑائے تو پھر اپنے خاوند سے مل نہیں سکتی کیونکہ خلع سے طلاق بائن ہوتی ہے جس کے بعد رجعت نہیں ہو سکتی)

(۵۲۸)ابوہریرہؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے شوہروں کی نافرمانی کرنے والی اور بے وجہ خلع کا مطالبہ کرنے والی عورتیں منافق ہیں۔ (نسائی)

مسئلہ (جوان العمر عورت کا شوہر نامرد ہو یا کسی خبیث بیماری میں مبتلا ہو۔ جیسے برمن۔ جذام۔ جنون۔ آتشک۔ سوزاک۔ بواسیر۔ گندہ دہنی اور عورت برداشت نہ کرسکتی ہو یا جنسی خواہشات و جذبات پر قابو نہ پاسکتی ہو یا شوہر ضروریات زندگی پوری نہ کرتا ہو اور ظلم بیجا کا خوگر ہو تو خلع کا مطالبہ کر سکتی ہے اور اس کا یہ مطالبہ جائز ہوگا۔)

(اگر کوئی شخص اس خیال سے کہ عورت کو ترکہ نہ پہنچے اپنی بیماری کی حالت میں طلاق دے کر مر جائے تو جب تک وہ عورت عقد ثانی نہ کرے ترکہ کی وارث ہوتی ہے۔ عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے مرض الموت میں اپنی بیوی کو طلاق دی تھی۔ ان کی وفات کے بعد ان کی مطلقہ بیوی کو حضرت عثمانؓ نے ترکہ میں سے حصہ دلایا اگر بیماری کی حالت میں ایسی عورت کو طلاق دے کر مر جائے جس سے صحبت نہ کی ہو۔ تو اس کو آدھا مہر اور ترکہ ملے اور عدت لازم نہ آئے گی۔ اور اگر مریض جماع کے بعد طلاق دے کر مرے تو مطلقہ کو پورا پورا مہر ملے گا اور عدت لازم ہو گی۔)

(مرد کو لازم ہے کہ طلاق کے ساتھ عورت کو بطور سلوک کچھ دے اپنی حیثیت اور استطاعت کے مطابق حیض کی حالت میں طلاق دینا ممنوع ہے۔ عبداللہ بن عمرؓ نے اپنی عورت کو حیض کی حالت میں طلاق دی تھی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تک حیض سے پاک نہ ہو۔ طلاق جائز نہیں جب طہر شروع ہو تو طلاق دو تاکہ تین طہر پورے ہونے پر طلاق بائن ہو جائے تین قروء کی جو مدت مقرر ہے جس سے تین طہر مراد ہیں۔ جب شروع طہر میں طلاق دی جائے تو تیسرا حیض شروع ہونے پر طلاق بائن ہو جائے گی اور تعلق منقطع ہو جائے گا پھر نہ تو مرد عورت کا وارث ہو گا اور نہ عورت مرد کی وارث ہو گی اور نہ رجعت ہو سکے گی۔

(مطلقہ کی عدت تین ماہ، بیوہ کی عدت چار ماہ دس مقرر ہے۔)

مطلقہ اگر حاملہ یا ایّام عدت شوہر کے گھر میں گزارے تو اس کا نفقہ خاوند پر ہے۔ حاملہ کا نفقہ وضع حمل تک اور غیر حاملہ کا نفقہ تا ختم عدت ہے۔

طلاق کے بعد عورت مختار ہے چاہے تو عدت کے دن خاوند کے گھر گزارے یا اپنے عزیزوں میں چلی جائے۔ اگر خاوند مطلقہ بیوی پر ظلم و تشدد نہ کرے اور عدت کے ایّام میں مطلقہ کی ضروریات زندگی مہیا کر سکے تو عورت کے لئے اسی گھر میں عدت گزارنا بہتر ہے جس گھر میں طلاق ہوئی ہے۔ بشرطیکہ جان و آبرو کا خطرہ نہ ہو)

(بیوہ) عورت کو بھی اسی مکان میں عدت گزارنی چاہیے۔ جہاں اس کے شوہر نے وفات پائی ہو اگر کوئی عذر پیش آئے۔ جیسے مکان کا اکیلا ہونا یا کرایہ مکان ادا نہ کر سکنا یا لڑائی جھگڑا ہونا یا کوئی اچانک حادثہ کا پیش آنا تو اس مکان سے اٹھ جانا درست ہے۔

(مطلقہ یا بیوہ اگر حاملہ تو وضع حمل کے بعد عدت ختم ہو جاتی ہے۔ کیونکہ عدت کی غرض و غایت حمل کا ظاہر ہونا ہی ہے۔)

ہدایت (ایّام حمل میں مجامعت سے یا شیر خورانی کے ایّام میں حمل قرار پانے سے جنبین پر اثر پڑتا ہے)

مسئلہ (۵۲۹)حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ اگر کسی عورت کا شوہر گم اور لاپتہ ہو جائے تو چار برس انتظار کرے اور پھر چاہ ماں دس دن عدت کر کے چاہے تو نکاح کر لے۔ عقد ثانی کے بعد اگر مفقود الخبر شوہر واپس آجائے تو عورت کا حق دار نہ ہو گا یعنی اسے عورت پر کچھ اختیار نہ ہو گا۔ (موطا)

(اگر کوئی متاہل مرد یا عورت اسلام سے منحرف ہو کر مرتد ہو جائے یا کلمات کفر و شرک علانیہ ارادتاً زبان پر لائے تو نکاح رجوع فسخ ہو جاتا ہے بشرطیکہ دونوں میں سے کوئی ایک راہ راست پر ہو اور دوسرا گمراہ، بعد توبہ و ادائے کفارہ رجوع کر سکتے ہیں کیونکہ تبدیلی مذہب یا الحاد و بے دینی سے نکاح فسخ ہوتا ہے طلاق نہیں پڑتی۔)

(اگر کوئی مرد نکاح کے کچھ عرصہ بعد کسی سبب سے ازکار رفتہ یعنی ناکارہ نامرد ہو جائے تو علاج کے لئے ایک برس کی مہلت دی جائے اس عرصہ میں صحت یاب نہ ہو تو عورت کی درخواست پر مسلمان حاکم یا قاضی تفریق کر دینے کا مجاز ہو گا۔)

(بیوہ کے لئے ایام عدت میں بناؤ سنگار کرنا منع ہے)

ایلاء (کوئی مرد قسم کھائے کہ میں اپنی عورت سے ہم بستری نہ کروں گا۔ اس کو ایلاء کہتے ہیں، اگر ایلاء کو چار ماہ سے زائد گزر جائیں تو ایک طلاق پڑ جائے گی، اس طلاق کی عدت یعنی تین طہر پورے ہونے سے قبل رجعت ہو سکتی ہے قسم توڑنے کا کفارہ لازم ہو گا۔ اگر ایلاء کے چار ماہ اور عدت کے تین ماہ گزر جائیں اور اس عرصہ میں رجوع نہ کیا جائے تو طلاق بائن پڑ جائے گی پھر رجعت نہیں ہو سکتی۔

اگر ایلاء کو چار ماہ کا عرصہ نہ گزرے تو طلاق نہ پڑے گی اس عرصہ میں اگر ہم بستری کرے تو قسم کا کفارہ ادا کرنا لازم ہوگا کم از کم تین روزے یا دس یا چھ مسکین کی دعوت طعام یا ایک بکری کی قربانی کا صدقہ)

ظہار (اپنی عورت کے کسی عضو کو اپنی ماں یا بہن یا بیٹی کے اعضا سے تشبیہ دینے کو ظہار کہتے ہیں ظہار بد ترین گناہ ہے، ظہار واقع ہوتے ہی عورت حرام ہو جاتی ہے جب تک ظہار کا کفارہ ادا نہ کرے طلاق معلق رہے گی۔)

ظہار کا کفارہ ہے ایک بردہ آزاد کرنا یا دو ماہ مسلسل روزے رکھنا یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا اگر ظہار کے بیہودگی سے صرف عورت کو ضرر پہنچانا مقصود ہو اور کفارہ ادا کرنے کی نیت نہ ہو تو ایلا ہو جائے گا۔

لعان (۵۳۰) عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے لعان کیا اور اپنے لڑکے کو کسی غیر کا کہا، رسول اللہ ﷺ نے دونوں میں تفریق کرادی اور لڑکے کو ماں کے حوالے کر دیا۔ (موطا)

(شرعی اصطلاح میں لعان اس کو کہتے ہیں کہ کوئی مرد اپنی عورت پر زنا کی تہمت لگائے تو قاضی یا مسلمان حاکم میاں بیوی کا حلفیہ بیان لے کر تفریق کرادے۔

جب کوئی مرد اپنی عورت پر زنا کی تہمت لگائے تو اس کو چار گواہ عینی پیش کرنا ہوگا اگر گواہ نہ لاسکے تو حاکم آخری فیصلہ کے لئے دونوں سے حلفیہ بیان لے گا، دونوں میں ہر ایک کو چار بار اللہ کی قسم کھا کر پانچویں بار یہ کہنا ہوگا کہ دونوں میں سے جو جھوٹا ہو اس پر اللہ کا قہر وغضب نازل ہو۔ اس کے بعد حاکم یا قاضی باہم تفریق کرادے گا۔ پھر میاں بیوی آپس میں کبھی نکاح نہیں کر سکتے۔ کیونکہ لعان کے فیصلہ کے بعد تفریق مدّت العمر کے لئے ہوتی ہے۔ اگر بعد ان کے مرد خود کو جھٹلائے تو اس پر حد قذف پڑے گی اور جنبین یا مولود کا نسب اس سے ملا دیا جائے گا۔)

ہدایت (۵۳۱) ابوہریرہؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو عورت زنا کا بچہ جنے اور اس کو اپنے خاوند کی طرف منسوب کردے وہ جنت میں داخل نہ ہوگی۔ اور مرد انکار کرے اپنے بچہ کا یہ جانتے اور یقین رکھتے ہوئے کہ وہ بچہ درحقیقت اسی کا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو اگلے اور پچھلے لوگوں میں رسوا کرے گا اور قیامت کے دن اس کو دیدار الٰہی نصیب نہ ہوگا۔ (ابوداؤد۔ نسائی۔ دارمی۔)

(۵۳۲) ابن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے لعان کرنے والے سے فرمایا کہ تم میں سے ایک ضرور جھوٹا ہے، اب تیرا اس عورت سے کوئی تعلق نہیں کیونکہ یہ تفریق دائمی ہے اور یہ عورت ہمیشہ ہمیشہ کے لئے تجھ پر حرام ہے۔ اس شخص نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میرا دیا ہوا مہر اور مال فرمایا اگر تو اپنے دعوے میں سچا ہے مہر اور مال ہم بستری کے بدلے میں گیا اور اگر تیرا دعویٰ جھوٹا ہے مہر کا واپس لینا تجھ سے بہت بعید ہے۔ (بخاری و مسلم)

(۵۳۳) ابوہریرہؓ سے روایت ہے ایک دیہاتی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میری بیوی نے ایک سیاہ فام بچہ جنا ہے جو میرے نطفہ سے نہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا تیرے پاس اونٹ ہیں عرض کیا ہاں، فرمایا ان کے بالوں کا رنگ کیسا ہے؟ عرض کیا سرخ، فرمایا سرخ اونٹوں کے بچے خاکستری رنگ کے کیسے پیدا ہو گئے؟ عرض کیا کوئی رنگ ہے جس نے ان کو خاکی رنگ بنادیا، فرمایا شاید اسی رنگ نے تیرے بچہ میں کالا رنگ پیدا کر دیا ہو، (بخاری و مسلم)

(محض رنگ کا فرق موجب شبہ نہیں ہو سکتا)

(۵۳۴) سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو شخص اپنے باپ کے سوا کسی دوسرے کی طرف خود کو منسوب کرے اس پر جنت حرام ہے۔ (بخاری و مسلم)

کفران نعمت (۵۳۵) ابوہریرہؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اپنے حقیقی باپوں سے اعراض نہ کرو یعنی ان کے نسب سے خود کو بیگانہ اور غیر نہ بناؤ اس لئے کہ جس شخص نے اپنے باپ کے نسب سے اعراض کیا اس نے کفران نعمت کیا۔ (بخاری و مسلم)

(کفران نعمت کی سزا جہنم ہے)

سوگ (۵۳۶) ام حبیبہؓ، ام عطیہؓ، زینب بن حجشؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کوئی مسلمان عورت کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ نہ کرے مگر شوہر کے مرنے پر چار مہینے دس دن تک ایام مدت میں سوگ کیا جائے اور ان دنوں میں نہ تو رنگین کپڑے پہنے اور نہ مہندی و سرمہ لگائے۔ (بخاری و مسلم)

ہدایت(۵۳۷)عمرو بن شعیبؒ روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میرا بیٹا جس کو میں نے پالا پرورش کیا۔ مدتوں میرا پیٹ اس کا برتن رہا۔ میری چھاتی اس کی مشک رہی اور میری گود اس کا گھوارہ، اب اس کے باپ نے مجھے طلاق دے دی ہے اور وہ مجھ سے اس کو چھین لینا چاہتا ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تک تو دوسرا نکاح نہ کرے اس کی پرورش کی زیادہ مستحق ہے۔ (ابوداؤد)

(۵۳۸)ابوہریرہؓ سے روایت ہے ایک عورت نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا کہ میرا شوہر چاہتا ہے کہ میرے بیٹے کو لے جائے حالانکہ اب وہ اس قابل ہوا ہے کہ میری خدمت کرے اور مجھے نفع پہنچائے۔ رسول اللہ ﷺ نے باپ اور بیٹے کو طلب فرما کر لڑکے سے فرمایا یہ تیرا باپ ہے اور یہ تیری ماں ہے ان میں سے جس کے پاس تو رہنا پسند کرے اس کا ہاتھ پکڑ لے، لڑکے نے ماں کا ہاتھ پکڑ لیا اور وہ اس کو لے گئی۔ (ابوداؤد۔ نسائی۔ دارمی)

(لڑکے کو اختیار دیا گیا چاہے ماں کے پاس رہے یا باپ کے پاس رہے)

(۵۳۹)حضرت عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک عورت نے عرض کیا کہ میرا شوہر نہایت بخیل آدمی ہے مجھ کو اس قدر نہیں دیتا جو میرے اور میری اولاد کے مصارف کے لئے کافی ہو، اگر میں اس کے مال میں سے بقدر ضرورت اس طرح نکال لوں کہ اس کو خبر نہ ہو تو جائز ضروریات پوری ہو سکتی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب وہ مالدار ہے اور اہل و عیال کی جائز ضروریات پوری نہیں کرتا تو بقدر ضرورت تو اس کے مال میں سے لے لیا کرو اور اپنے اور اس کی اولاد کے شرعی حق کے برابر خرچ کر لیا کر۔ (بخاری و مسلم)

(۵۴۰)جابر بن سمرہؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب اللہ تعالیٰ تم سے کسی کو مال عطا فرمائے تو اس کو چاہیے کہ اپنی ذات اور اپنے گھر والوں پر خرچ کرے۔ (مسلم)

(۵۴۱)ابو موسیٰؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے اس شخص پر لعنت فرمائی ہے جو باپ اور بیٹے کے درمیان جدائی ڈالے یا دو بھائیوں کو علیحدہ علیحدہ کر دے۔ (ابن ماجہ۔ دار قطنی)

کتاب الحدود

ہدایت(۵۴۲)عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے قریب اور بعید کے سب لوگوں میں الٰہی حدود کو جاری کرو اور اس میں ملامت کرنے والوں کی پرواہ نہ کرو۔ (ابن ماجہ)

(۵۴۳)عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو شخص الٰہی حدود کے نفاذ میں اپنی سفارش سے حائل ہو اس نے گویا ضد اور ہٹ دھرمی کی۔ جو شخص کسی ناحق اور جھوٹی بات میں جھگڑا کرے اور وہ اس بات کے ناحق اور جھوٹ ہونے سے واقف ہو وہ ہمیشہ غضب الٰہی میں رہتا ہے جب تک کہ اس سے باز نہ آئے اور جو شخص کسی مسلمان کی نسبت ایسی بات کہے جو اس میں نہیں پائی جاتی وہ اس وقت تک مورد عتاب رہے گا جب تک وہ اس سے توبہ نہ کرے۔ (ابوداؤد)

(۵۴۴)حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے باعزت لوگوں کی خفیف لغزشوں اور بھول چوک کی خطاؤں کو معاف کر دیا کرو لیکن جن امور کی شرعی حدیں مقرر ہیں انہوں معاف نہ کرو۔ (بخاری و مسلم)

(۵۴۵)ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے کسی اخلاقی گناہ کی سزا دس کوڑوں سے زائد نہ ہو، مگر جن جرائم کی حدود مقرر ہیں ان میں رعایت اور کمی نہ کی جائے۔ (بخاری و مسلم)

(اخلاقی گناہوں میں، بازی لگانا، جوا کھیلنا۔ رقص و سرور۔ شطرنج اور تاش کھیلنا، جھوٹی بولنا، بے حیائی اور کمینہ حرکتیں شامل ہیں، ان کی سزا دس کوڑے تک ہے۔)

گالی کی سزا(۵۴۶)ابن عباسؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے جب کوئی شخص کسی مسلمان کو مخنث کہے یا یہودی کہے تو اس کے بیس کوڑے لگاؤ۔ (ترمذی)(گالی دینے کی سزا بیس کوڑے تک ہے)

ممانعت(۵۴۷)ابوہریرہؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو کسی کو سزا دو تو منہ پر نہ مارو۔ (ابوداؤد)

شرابی کی سزا(۵۴۸)انسؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے شراب پینے کی سزا میں کھجور کی ٹہنی یا جوتوں سے مارنے کا حکم دیا۔ پس شرابی کھجور کی ٹہنی سے پیٹا جاتا تھا یا چالیس جوتے لگائے جاتے تھے۔ حضرت ابوبکرؓ کے عہد خلافت میں چالیس دُرّے لگائے گئے۔ (بخاری و مسلم)

(۵۴۹)سائبؓ سے مروی ہے کہ حضرت عمرؓ کے عہد خلافت میں چالیس کوڑوں سے اسّی کوڑے تک شرابی کی سزا مقرر ہوئی۔ (بخاری)

(۵۵۰)ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کے سامنے ایک بدمست شرابی کو لایا گیا حکم دیا۔ اس کو مارو چناچہ ہم میں سے کسی نے ہاتھ سے کسی نے جوتے سے اور کسی نے کپڑے کے کوڑے سے اس کو مارا پھر فرمایا اس کو عار دلاؤ اور تنبیہ کرو، لوگوں نے اس کی طرف مخاطب ہو کر کہا تو اللہ سے نہیں ڈرا، اللہ کے عذاب کو خیال میں نہیں لایا، اور رسول اللہ ﷺ سے بھی نہیں شرمایا۔ بعض لوگوں نے یہ بھی کہا کہ اللہ تجھ کو ذلیل و رسوا کرے۔ یہ الفاظ سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس طرح نہ کہو بلکہ اس طرح کہو کہ اللہ اس کو بخش دے، اللہ اس پر رحم فرمائے۔ (ابوداؤد)

دیّوث(۵۵۱)عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے وہ شخص جنت میں داخل نہ ہوگا جس نے ماں باپ کی نافرمانی کی، جس نے جوا کھیلا، جس نے ہمیشہ شراب پی، اور جس نے اپنے گھر والوں سے برے کام کرائے یعنی دیوّث۔ (دارمی۔ احمد)

مسئلہ (۵۵۲)جابرؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر وہ چیز جو زیادہ مقدار میں استعمال کرنے سے نشہ لائے اس کا تھوڑی مقدار میں استعمال کرنا بھی حرام ہے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

ہدایت(۵۵۳)زید بن اسلمؓ سے روایت ہے ایک زانی کو رسول اللہ ﷺ کے سامنے لایا گیا جو اپنے زنا کا خود اقرار کرتا تھا، رسول اللہ ﷺ نے کوڑے مارنے کا حکم دیا اور فرمایا، اے لوگو! اب وہ وقت آگیا ہے کہ تم باز رہو اللہ کی حدوں سے، جو شخص اس قسم کا کوئی گناہ کرے تو چاہیے کہ چھپا رہے اللہ کے پردے میں یعنی توبہ و استغفار کرے اور جو کوئی کھول دے گا اپنے پردے کو تو ہم موافق کتاب اللہ کے اس پر حد قائم کریں گے۔ (موطا)

(زنا کرنے والے مرد اور زنا کرنے والی عورت کے لئے ہر ایک کو سو درے کی سزا مقرر ہے خواہ مجرم شادی شدہ ہو یا غیر شادی شدہ)

حد قذف(۵۵۴)ابن عباسؓ سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اقرار کیا کہ اس نے ایک عورت سے زنا کیا ہے، رسول اللہ ﷺ نے اس کو سو درّے مارنے کی سزا دلوائی پھر عورت کے خلاف شہادتیں طلب کیں عورت نے اللہ کی قسم کھا کر کہا یا رسول اللہ ﷺ یہ شخص جھوٹا ہے، رسول اللہ ﷺ نے اس شخص کو دوسری سزا تہمت کی دی اور کوڑے لگوائے۔ (ابوداؤد)

(کوئی شخص کسی مسلمان عورت پر زنا کی تہمت لگائے اور چار گواہوں سے زنا ثابت نہ کر سکے تو اس کے لئے حد قذف یعنی اسّی کوڑے کی سزا مقرر ہے۔)

اخلاقی گناہوں کی سزا: جوئے بازی، جھوٹ، بے حیائی اور فحش ناچ گانے کی سزا دس کوڑے تک ہے۔ گالی گلوچ، لعن طعن اور غلط الزام تراشی کی سزا بیس کوڑے، شراب نوشی کی سزا چالیس کوڑے، زنا کی تہمت کی سزا جب کہ چار گواہ نہ لا سکے اسّی کوڑے اور زنا کی سزا سو کوڑے مقرر ہے خواہ شادی شدہ ہو یا غیر شادی شدہ دونوں کو یعنی زانی اور زانیہ کو سو کوڑے کی سزا ہے۔ زنا بالجبر میں مرد کو سزا ملے گی اور عورت کو حد معاف ہوگی۔

(۵۵۵)وائل بن حجرؓ سے روایت ہے ایک عورت کے ساتھ زبردستی زنا کیا گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے عورت کو حد سے بری قرار دے کر معاف فرمادیا اور مرد پر حد قائم کی۔ (ترمذی)

ہدایت(۵۵۶)عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے۔ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس قوم میں زنا پھیل جاتا ہے اس قوم کو قحط پکڑ لیتا ہے یا وبا پھیل جاتی ہے۔ (مسند احمد)

کتاب التعزیرات

تعزیرات (اخلاقی گناہوں کے لئے تازیانہ کی سزا بطور حد مقرر ہے تین ضرب سے سو ضرب تک اور جرائم کی تعزیر کے لئے جرمانہ، قید، قطع دست و پا، ضبطی جائیداد، جلاوطنی، قصاص اور جرمانہ کی سزائیں ہیں۔ جن کی کوئی خاص مقدار و معیار نہیں، جرم کی نوعیت، مجرم کی حالت اور دوسرے تمام واقعات و قرائن کی پیش نظر دی جاتی ہیں جن کو قاضی یا حاکم وقت مطابق حکم شریعت تجویز کرتا ہے۔)

ہدایت (۵۵۷) معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے جب ان کو رسول اللہ ﷺ نے یمن روانہ فرمایا تو دریافت کیا کہ کوئی معاملہ تیرے سامنے آئے تو کس طرح فیصلہ کرے گا؟ عرض کیا کتاب اللہ کے موافق فیصلہ کروں گا، فرمایا اگر کتاب اللہ میں اس بات کو نہ پائے۔ عرض کیا رسول اللہ ﷺ کی سنت کے موافق فیصلہ کروں گا۔ فرمایا سنت رسول میں بھی وہ بات نہ ملے۔ عرض کیا اپنی رائے سے اجتہاد کروں گا اور اجتہاد میں کوتاہی نہ کروں گا۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ دارمی)

(۵۵۸) عبداللہ بن عمرؓ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب حاکم کسی معاملہ میں فیصلہ کرے یا حکم لگائے تو معاملہ پر خوب غور وخوض کرے اور کتاب وسنت پر نظر رکھے اگر اس کا فیصلہ حق بجانب اور اس کا حکم درست ہوگا تو دو اجر ملیں گے۔ اگر فیصلے یا حکم میں اجتہادی غلطی ہوگی تو ایک اجر ملے گا۔ (بخاری ومسلم)

(قاضی یا حکم وقت کے لئے یہ امر لازمی ہے کہ وہ کسی معاملہ میں فیصلہ کرنے یا کسی کو سزا دینے سے قبل پوری تحقیق و تصدیق کرے اور معتبر گواہوں کے بیانات کے بعد حکم جاری کرے)

کسی پاک دامن عورت پر زنا کی تہمت لگانے والے کو چار گواہ پیش کرنے ہوں گے اور دوسرے واقعات و حادثات کے ثبوت میں دو معتبر گواہ کافی ہوتے ہیں کبھی بعض سنگین جرائم کے ثبوت کے لئے زیادہ گواہوں کے بیانات اور اطلاعات و معلومات کی ضرورت بھی پیش آتی ہے، کبھی معمولی جھگڑوں اور خانگی قضیوں کے ثبوت میں ایک معتبر گواہ کا حلفیہ بیان بھی کافی ہوتا ہے۔

گواہی (۵۵۹) امام محمد باقرؒ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ایک قسم اور ایک گواہ کے بیان پر فیصلہ صادر فرمایا۔ (موطاء)

(جب کسی معاملہ یا قضیہ میں ایک ہی گواہ ہو تو قاضی یا حاکم وقت مدعی سے قسم لے کر اور ایک گواہ پر فیصلہ کرے گا۔ مدعی کی قسم ایک گواہ کی قائم مقام متصور ہوگی۔ صرف بعض اخلاقی گناہوں اور خفیف جرائم میں ایک قسم اور گواہ پر حکم جاری ہوگا، اہم معاملات اور شدید جرائم میں ایک قسم اور ایک گواہ پر فیصلہ کرنا درست نہیں ہوگا۔)

جرمانہ اور حرجانہ (عموماً خفیف جرائم میں جرمانہ کی سزا دی جاتی ہے، جرمانہ اور حرجانہ میں فرق ہے جرمانہ کی رقوم سرکاری تحویل میں جمع ہوکر انسداد جرائم کی ضروریات میں صرف ہوتی ہیں اور حرجانہ کی مضرت رسیدہ شخص یا اس کے وارثوں کو دلایا جاتا ہے۔)

سزائیں (قاضی یا حاکم وقت مجاز ہے چاہے تو جرم کی نوعیت کے لحاظ سے مجرم کے لئے ایک ساتھ دونوں سزائیں تجویز کرے۔ شدید جرائم میں جرمانہ اور قید یا محض قید یا قید سخت یا حبس دوام کی سزا دی جاتی ہے۔ قطع ید یا جلاوطنی کی سزا عادی مجرموں اور مفسد لوگوں کے لئے ہے۔ قتل و غارتگری، بغاوت، بلوہ، اور ارتداد میں حبس دوام یا جلاوطنی یا سزائے موت دی جاتی ہے۔)

شریعت میں جو سزائیں بطور حد یا تعزیر مقرر و متعین ہیں ان سے کوئی امیر و غریب اور خاص و عام مستثنیٰ نہیں۔ اگر کوئی گناہ یا جرم لاعلمی میں یا اتفاقیہ یا کسی شدید مجبوری میں سرزد ہوجائے جس میں مجرمانہ نیت قطعاً نہ ہو تو بعد ثبوت شرعی قابل معافی ہے۔

جرائم (جرائم کی ذیل میں نقصان رسانی، سرقہ، قتل، بغاوت، بلوہ اور نقص امن عامہ کے علاوہ فتنہ ارتداد بھی قابل تعزیر ہے۔

نقصان رسانی میں مارپیٹ، بلوہ، آتش زدگی یا کسی طرح کا گزند ضرر جس سے مالی یا جسمانی نقصان واقع ہو شامل ہے۔ اغوا، تغلب، غصب، جعلسازی اور دھوکہ دہی بھی بڑے جرائم ہیں۔ سرقہ میں چوری ڈکیتی اور نقب زنی کے علاوہ خیانت بھی شامل ہے۔ قبل اسلام اخلاقی گناہوں اور مدنی جرائم کے لئے رجم قطع ید، صلیب اور سوختنی کی سزائیں مقرر تھیں، یہود و نصاریٰ کے مذہبی قوانین میں بھی رجم صلیب اور قید کی سزائیں تھیں۔ اسلام میں رجم یعنی سنگساری اور سوختنی یعنی زندہ جلاڈالنا ممنوع ہوا۔ عادی چور کے لئے آخری سزا ہاتھ پاؤں کاٹنا اور کسی شدید جرم کی آخری سزا سولی دیا جانا قائم رہا ہے۔ جرمانہ، قید، حرجانہ، تازیانہ، قطع ید، قرقی، حبس دوام، جلاوطنی اور موت کی سزائیں ہر ملک میں اور ہر زمانہ میں جاری رہیں اور آج بھی تھوڑے رد وبدل کے ساتھ جاری ہیں۔ اسلام کے شرعی قانون اور متمدن ممالک کی مروجہ قوانین میں کچھ زیادہ اور شدید اختلاف نہیں ہے اگر اختلافی دفعات پر سنجیدگی سے نظر ثانی کی جائے تو آسانی سے شرعی قانون مدوّن ہو سکتا ہے۔ فقیہوں اور مجتہدوں کے نزاعی اور اختلافی مسائل قرآن حکیم اور احادیث صحیحہ کی مطابقت اور سنت نبوی ﷺ کی اتباع میں حل ہو سکتے ہیں۔

بد ترین لوگ (۵۶۰)ابوسعید خدریؓ اور انسؓ بن مالکؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری امت میں اختلاف و افتراق پیدا ہوگا ان میں سے ایک فرقہ ایسا ہوگا جو بظاہر تو بات اچھی کہے گا۔ لیکن بباطن اس کا عمل برا ہوگا۔ وہ قرآن پڑھیں گے لیکن قرآن ان کے حلق سے نیچے نہ اترے گا، لوگوں کو قرآن کی طرف بلائیں گے اور سنت رسول ترک کرنے کی ترغیب دیں گے۔ یہ لوگ مذہب اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر کمان سے نکل جاتا ہے۔ یہ لوگ بدترین مخلوقات میں سے ہوں گے۔ (ابوداؤد)

(یہ حدیث شریف تارکین سنت اور منکرین حدیث کے حق میں ہے)

کتاب الاحکام

ہدایت (۵۶۱)حضرت علی کرم اللہ وجہٗ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے جب مجھے یمن کا عامل مقرر فرمایا تو میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ آپ مجھ کو حاکم بناکر بھیج رہے ہیں اور میں نوجوان ہوں حکومت کرنے کا طریقہ بھی مجھ کو معلوم نہیں ہے، فرمایا اللہ تعالیٰ تیرے دل کی رہنمائی فرمائے گا۔ اور تیری زبان کو ثابت رکھے گا۔ جب دو شخص کوئی معاملہ لے کر تیرے پاس آئیں تو مدعی کے حق میں اس وقت تک فیصلہ نہ کر جب تک مدعاعلیہ کا بیان نہ سن لے اس لئے کہ دونوں فریق کے بیانات پر غور کرنے کے بعد فیصلہ کرنا آسان ہوگا۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

(۵۶۲)عبداللہ بن ابی اوفیٰؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے حاکم کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی توفیق تائید ہوتی ہے۔ جب تک کہ وہ ظلم نہیں کرتا لیکن جب ظلم کرنے لگتا ہے تو الٰہی تائید و توفیق الگ ہو جاتی ہے اور شیطان اس کے ساتھ ہو جاتا ہے۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ)

(۵۶۳)عبداللہ بن زبیرؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے مدعی اور مدعاعلیہ حاکم کے سامنے بیٹھیں۔ (ابوداؤد)

(۵۶۴)ابوذرؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو شخص جھوٹا دعویٰ کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے اس کو چاہیے کہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں ڈھونڈے۔ (مسلم)

(۵۶۵)زید بن خالدؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے بہترین گواہ وہ ہیں جو سچی گواہی دیں اور حق بات ہیں۔ (مسلم)

(۵۶۶)عمرو بن شعیبؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مدعی کے ذمہ گواہ ہیں اور مدعاعلیہ پر قسم ہے۔ (ترمذی)

ممانعت (۵۶۷)ابی امامہؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو شخص کسی حاکم یا امیر سے کسی کی سفارش کرے اور پھر اس کو ہدیہ بھیجے اور اس ہدیہ کو قبول کر لے تو اس کا یہ فعل ایسا ہے کہ گویا سود کے ایک بڑے دروازہ میں داخل ہوا۔ (ابوداؤد)

رشوت (۵۶۸)عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے رشوت دینے والے اور رشوت لینے والے دونوں پر لعنت فرمائی ہے۔ (ابوداؤد)

ہدایت (۵۶۹)بریدہؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے وہ حاکم جنت میں جائے گا جس نے حق کو پہچانا اور حق کے ساتھ فیصلہ کیا اور جس نے حق کو پہچانا مگر فیصلہ میں ظلم کیا یا حق کو نہ پہچانا اور جہالت سے فیصلہ کیا وہ دوزخ میں جائے گا۔ (ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

(۵۷۰)حضرت عمر بن خطابؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے قیامت کے دن مرتبہ کے اعتبار سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک عادل حاکم ہوگا۔ اور بدترین شخص ظالم حاکم ہوگا۔ (بیہقی)

(۵۷۱)معقل بن یسارؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس بندہ کو اللہ تعالیٰ رعیت کی نگہبانی سپرد کرے اور وہ بھلائی اور خیر خواہی کے ساتھ نگہبانی نہ کرے وہ بہشت کی بو نہ پائے گا۔ (بخاری)

(۵۷۲)عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے تم میں سے ہر شخص اپنے زیردستوں کا راعی اور نگہبان ہے ہر شخص سے اس کی ماتحت کی بابت باز پرس ہوگی۔ امام، خلیفہ، حاکم، امیر سے جو اپنے علاقہ کے لوگوں کا نگہبان و راعی ہے اس سے رعیت کی بابت پوچھا جائے گا اور غلام اپنے آقا کے مال کا محافظ ہے اس سے اس کی بابت پوچھا جائے گا۔ خبردار تم میں سے ہر شخص سے متعلقہ امور کی باز پرس ہوگی۔ (بخاری و مسلم)

(۵۷۳)عوف بن مالک اشجعیؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے تمہارے حاکموں میں سے بہترین حاکم وہ ہیں جن سے تم محبت کرو اور وہ تم سے محبت کریں اور ان کے لئے تم دعا کرو۔ اور وہ تمہارے لئے دعا کریں اور بدترین حاکم وہ ہیں جن سے تم نفرت کرتو اور وہ تم سے نفرت کریں اور تم ان پر لعنت کرو اور وہ تم پر لعنت کریں۔ صحابہؓ

نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ کیا ہم ایسے بدتین حاکموں کو معزول نہ کریں؟ فرمایا نہیں جو شخص تم پر حاکم بنایا جائے اور تم اس میں کوئی ایسی بات دیکھو جو اللہ کی نافرمانی پر مبنی ہے تو تم اس بات کو برا سمجھو مگر اس کی اطاعت سے دست بردار نہ ہو جاؤ۔ (مسلم)

اطاعت (۵۷۴) انسؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اگر تمہارے اوپر کوئی غلام بھی حاکم ہو تو اس کی اطاعت کرو اور اس کا جائز حکم مانو۔ (بخاری)

اختیار مجازی (کسی شخص سے اخلاقی گناہ کے ساتھ مدنی جرم بھی سرزد ہو تو حد کی سزا کے ساتھ تعزیری سزا بھی دی جائے گی، حاکم وقت یا قاضی مجاز ہے اگر ضرورت سمجھے تو اخلاقی گناہ میں بھی تعزیری سزا دے سکتا ہے یعنی جرمانہ کر سکتا ہے یا قید کر سکتا ہے اسی طرح اگر ضرورت سمجھے تو کسی مدنی جرم میں سزائے حد یعنی تازیانہ کی سزا دے سکتا ہے۔ خلفاء راشدین کے عہد میں ایسی سزائیں دی گئی ہیں۔ زمانہ خلافت میں ایسی مثالیں ملتی ہیں کہ چور کو تازیانہ کی سزا دی گئی۔ یا قید کیا گیا اور ایسی بھی مثالیں ہیں چور سے مالک مال کو نقصان کا معاوضہ بطور تاوان دلایا گیا۔ ہاتھ پاؤں کاٹنے کی سزا، جلاوطنی کی سزا بھی جب قید خانے قائم ہو گئے تو قید کی سزا میں تبدیل کی گئی۔ جہاں قید خانے نہ ہوں سزائے حد جاتی ہو گی۔)

(تازیانہ کی ضربات نہ شدید ہوں نہ خفیف ہوں بلکہ اوسط درجہ کی ہوں جو مجرم کی قوت برداشت سے زائد نہ ہوں۔ زمانہ باسعادت میں کھجور کی لکڑی سے جو نہ بہت نرم ہوتیں نہ بہت سخت بلکہ درمیانہ درجہ کی ہوتی تھیں ضربات لگائی جاتی تھیں۔ چمڑے کے تسمے یا کپڑے کے کوڑے سے بھی سزائیں دی گئیں شرابیوں کو ہاتھوں اور جوتوں سے بھی مارا گیا۔)

(سر پر، منہ پر، سینہ پر، پسلیوں پر، پیٹ پر، شرم گاہ پر گھٹنوں اور پاؤں کی نلی پر مارنا ممنوع ہے صرف پشت کی جانب ضربات لگائی جاتی ہیں۔)

(حاکم بہ اقتضائے عدل و انصاف جرائم کی تعزیری سزاؤں میں سے مجرم کے لئے حالات کے پیش نظر جو سزا مناسب اور ضروری سمجھے اس کا حکم صادر کرے۔ حد کی غرض اور تعزیر کی غایت مرتکب یا مجرم کو ان اعمال قبیحہ اور افعال ذمیمہ سے روکنا ہے جو معاشرہ انسانی کے لئے بدامنی اور مضرت کا باعث ہیں۔)

(قتل و غارتگری، بغاوت و سرکشی اور ارتداد کی سزاؤں میں موت اور جلاوطنی یا حبس دوام ہے۔ مالی معاملات کی بدعنوانی اور مدنی جرائم کی سزاؤں میں جرمانہ و حرجانہ، قرقی، ضبطی اور قید ہے۔

جرمانہ و حرجانہ یا قرقی و ضبطی کی مقدار جرم کی نوعیت اور مجرم کی حالت کے مطابق تجویز ہو گی۔ قید ایک دن سے لے کر حبس دوام تک ہے، جلاوطنی کی بھی کوئی خاص معیاد نہیں حسب ضرورت و مصلحت تجویز ہو گی۔)

ممانعت (۵۷۵) ابی بکرہؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کوئی حاکم غیض و غضب کی حالت میں کسی مقدمہ کا فیصلہ نہ کرے۔ (بخاری و مسلم)

ہدایت (۵۷۶) ابوہریرہؓ اور ابی امامہؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو شخص حاکم عدالت ہو گا۔ قیامت کے دن اس حال میں اٹھایا جائے گا کہ اس کے گلے میں طوق پڑا ہو گا، اگر اس نے اپنے عہد حکومت میں عدل و انصاف سے مقدمات کے فیصلے کئے ہوں گے تو نجات پائے گا اور اگر ظلم و تعدی سے کام لیا ہو گا تو عذاب دیا جائے گا۔ (دارمی۔ احمد)

کتاب الجہاد

جہاد (جب کسی علاقہ میں کفار، مسلمانوں کے ساتھ آمادۂ جنگ ہوں تو اس علاقہ کے ہر مسلمان پر جہاد فرض ہو گا، اور ساری دنیا کے مسلمانوں پر مجاہدین کی ہر ممکن امداد و اعانت فرض ہو گی۔)

(۵۷۷) ابوعبسؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس بندے کے پاؤں اللہ کی راہ میں غبار آلود ہو جائیں پھر ان کو دوزخ کی آگ نہیں چھوتی۔ (بخاری)

(۵۷۸) زید بن خالدؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس شخص نے کسی مجاہد کا سامان درست کر دیا اس نے گویا جہاد ہی کیا اور جو شخص مجاہد کے اہل و عیال کا خدمت گزار بنا اس نے بھی گویا جہاد ہی کیا۔ (بخاری و مسلم)

منافق (۵۷۹) ابوہریرہؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو شخص جان اور مال سے جہاد میں شریک نہ ہو وہ منافق ہے۔ (مسلم)

مجاہد(۵۸۰)ابو موسیٰؓ سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ ایک شخص تو اس غرض سے شریک جہاد ہوتا ہے کہ مال غنیمت پائے اور ایک شخص شہرت ناموری حاصل کرنے کہ لوگ اس کی عزت کریں، ان میں سے حقیقی مجاہد کون ہے؟ فرمایا وہ شخص حقیقی ہے جو دین اسلام کی سر بلندی کے لئے جہاد کرے۔ (بخاری و مسلم)

ہدایت(۵۸۱)ابو امامہؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس شخص نے نہ تو جہاد کیا نہ مجاہد کا سامان درست کیا اور نہ مجاہدین کے اہل و عیال کی خبر گیری کی اس کو اللہ تعالیٰ کسی سخت مصیبت میں مرنے سے پہلے مبتلا کرے گا۔ (ابو داؤد)

(۵۸۲)حزیمؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو شخص جہاد فی سبیل اللہ میں کچھ خرچ کرے اس کے حساب میں سات سو گنا ثواب لکھا جاتا ہے۔ (ترمذی۔ نسائی)

شہید(۵۸۳)ابو ہریرہؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جہاد میں شہید ہونے والا قتل کی صرف اتنی تکلیف محسوس کرتا ہے جتنی کہ تم چیونٹی کے کاٹے کی تکلیف محسوس کرتے ہو۔ (ترمذی۔ دارمی۔ نسائی)

(۵۸۴)ابن عباسؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ سے فرمایا تمہارے بھائی جو احد کی جنگ میں شہید ہوئے اللہ تعالیٰ نے ان کی روحوں کو سبز پرندوں کے جوف میں داخل کر دیا، جنت کی نہروں پر آتے ہیں جنت کے میوے کھاتے ہیں اور ان طلائی قندیلوں میں آرام حاصل کرتے ہیں جو زیر عرش معلق ہیں، ان شہیدوں نے جب اپنے کھانے پینے اور آرام کرنے کی مسرتوں کو حاصل کیا تو کہنے لگے کون ہے جو ہمارے بھائیوں کو ہماری طرف سے یہی پیغام پہنچائے کہ ہم کو جنتی زندگی ملی ہے تاکہ وہ بھی جنتی زندگی حاصل کرنے میں بے پروائی سے کام نہ لیں اور جہاد کے موقع پر سستی نہ کریں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی خواہش پاکر یہ آیتہ کریمہ نازل فرمائی۔ **ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتاً بل احیاء عند ربھم یرزقون۔** جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل ہوئے ان کو مردہ نہ سمجھو بلکہ وہ زندہ ہیں اور اپنے رب کی طرف سے رزق پاتے ہیں۔ (ابو داؤد)

حیات جاودانی (جو لوگ جہاد میں شہید ہوتے ہیں قیامت سے قبل ہی ان کو حیات جاودانی عطا ہوتی ہے اور نعمائے جنت سے انہوں رزق ملتا ہے۔ سب مخلوقات کو قیامت کے بعد حیات اُخروی نصیب ہو گی مگر شہداء روز محشر سے پہلے ہی حیات ابدی سے سر فراز فرمائے جاتے ہیں۔)

ہدایت(۵۸۵)عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کافروں سے مقابلہ کرنے کے لئے تم جس قدر اپنی قوت کو مضبوط کر سکو کرو، جس نے فنون جنگ کو سیکھا اور پھر چھوڑ دیا اس نے نافرمانی کی۔ (مسلم)

(۵۸۶)جریر بن عبداللہؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے گھوڑوں کی پیشانیوں میں برکت اور بھلائی ہے قیامت تک ان کے ذریعہ جہاد میں حاصل ہوتا ہے ثواب اور مال غنیمت۔ (مسلم)

(۵۸۷)عتبہ ابن سلمیؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے گھوڑوں کی پیشانی کے بال، عیال اور دم نہ کاٹو، اس لئے کہ دم ان کی چونری ہے جس سے وہ مکھیاں اڑاتے ہیں اور عیال ان کو گرم رکھتی ہے او پیشانی کے بالوں میں خیر و برکت ہے۔ (ابو داؤد)

غنیمت(۵۸۸)ابن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے مال غنیمت میں سے سوار مجاہد کے لئے تین حصے مقرر فرمائے ہیں۔ ایک حصہ سوار مجاہد کا اور دو حصے اس کے گھوڑے کے۔ (بخاری و مسلم)

(۵۸۹)ابی امامہؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے میری امت کو دوسری امتوں پر فضیلت بخشی ہے اور مال غنیمت کو ہمارے لئے حلال قرار دیا ہے۔ (ترمذی)

ممانعت(۵۹۰)رباح بن ربیعؓ اور انسؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے مجاہدین کو جنگ میں کمزور ضعیف بوڑھوں، عورتوں، بچوں اور مزدوروں کو قتل کرنے یا زخمی کرنے کی ممانعت فرمائی ہے۔ (ابو داؤد)

(جہاد میں مال غنیمت کے ساتھ کبھی مرد، عورت، اور بچے بھی گرفتار ہو کر آتے تھے۔ عورتیں اور بچے مجاہدین میں تقسیم کر دیئے جاتے تھے اور ہدایت کر دی جاتی تھی کہ ان کی خوراک و آسائش کا خیال رکھا جائے اور ان سے برداشت سے زیادہ کام نہ لیا جائے۔

مرد قیدیوں کو باندھ کر رکھا جاتا تھا جو بطور تاوان جنگ معاوضہ ادا کرنے پر رہا کردیئے جاتے تھے، جو قیدی معاوضہ ادا نہیں کر سکتے تھے ان میں سرکش اور شریر افراد کو قتل کردیا جاتا تھا اور باقی کو ایک مقررہ معیاد تک محبوس رکھ کر مختلف خدمات لی جاتی تھیں، پھر چھوڑ دیا جاتا تھا اور جو قیدی اسلام قبول کر لیتے تھے ان کو آزاد کردیا جاتا تھا)

(۵۹۱)انسؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے خالد بن ولیدؓ کو علاقۂ دومہ کے سرکش سردار کی سرکوبی کے لئے بھیجا، خالدؓ اور ان کے ہمراہیوں نے سردار کو گرفتار کرلیا۔ اور دربار نبوی ﷺ میں لے آئے۔ اس نے جزیہ دینا قبول کر کے اپنی رہائی کی درخواست کی رسول اللہ ﷺ نے اس کی درخواست منظور فرما کر جزیہ پر اس سے صلح کر لی اور اسے چھوڑ دیا۔ (ابوداؤد)

(دومہ مملکت اسلامیہ کی مفتوحہ حدود میں واقع تھا اور وہاں کا سردار اکیدر نامی بڑا سرکش تھا۔ جو کفار دارالاسلام میں آباد تھے وہ ذمی کہلاتے تھے ان سے جزیہ لیا جاتا تھا۔ اکیدر نے جزیہ دینے سے انکار کردیا تھا۔ جس کی بنا پر اس کو گرفتار کیا گیا۔)

(۵۹۲)معاذؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے جب ان کو یمن روانہ فرمایا تو یہ حکم دیا وہ ہر بالغ کا فرذمی سے جزیہ میں ایک دینار لیں یا ایک دینار کی قیمت کا یمنی کپڑا۔ (ابوداؤد)

(۵۹۳)حرب بن عبیداللہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہود و انصاری کفار پر مال تجارت میں سے دسواں حصّہ جزیہ واجب قرار دیا ہے، مسلمان پر جزیہ نہیں۔ (ابوداؤد)

(۵۹۴)عبدالرحمٰن بن عوفؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مقام ہجر کے مجوس سے جزیہ لیا ہے۔ (بخاری)

(۵۹۵)اسلمؓ سے مروی ہے کہ حضرت عمرؓ بن خطاب نے ان لوگوں پر جو زیادہ مقدار میں سونا رکھتے تھے چار دینار جزیہ مقرر کیا تھا اور جو چاندی رکھتے تھے ان پر چالیس درہم جزیہ تھا اور ان پر یہ بھی واجب تھا کہ وہ تین دن تک مسلمان عمال کی مہمانی کریں۔ (موطاء)

مسئلہ (جو کافر ذمی بغیر جنگ و جدال کے جزیہ پر راضی ہوئے اور خوشی کے ساتھ مسلمانوں سے صلح کی ان میں سے اگر کوئی برضا و رغبت مسلمان ہو جائے تو اس کو جزیہ معاف ہو گا مگر اس کی ضبط شدہ جائیداد واپس نہ ہو گی۔)

جہاد میں جو مال حاصل ہوتا ہے اس کو غنیمت کہتے ہیں، مال غنیمت کے چار حصّے مجاہدین میں تقسیم ہوتے ہیں اور ایک حصّہ بیت المال میں جمع ہوتا ہے اس پانچویں حصّہ میں سے بھی بطور عطیۂ انفال کبھی کسی جماعت مجاہدین کو یا کسی ایک مجاہد کو کسی خاص امر کے صلہ میں کچھ دیا جاتا ہے جس سے اس کی عزت افزائی مقصود ہوتی ہے۔

مال غنیمت کا وہ پانچواں حصّہ جو خمس کے نام سے بیت المال میں جمع ہوتا ہے اس کو جنگی عسکری ضروریات کے علاوہ رفاہ عامہ کے کاموں میں بھی خرچ کیا جاتا ہے۔

جو مجاہدین جنگ میں شہید ہوتے ہیں ان پر نماز جنازہ نہیں پڑھی جاتی اور نہ ان کو غسل و کفن دیا جاتا ہے بلکہ جن کپڑوں میں شہید ہوئے ہیں انھیں کپڑوں میں دفن کیا جاتا ہے۔ وہ شہدا جو معرکہ میں سخت زخمی ہو کر اٹھائے لائے جائیں اور اپنے خیمہ گاہ یا مسکن میں آکر کچھ دیر بعد وفات پائیں ان کو غسل و کفن دیا جائے گا اور نماز جنازہ بھی پڑھی جائے گی۔

جہاد کی فضیلت

(۵۹۶)ابوہریرہؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو شخص اللہ کی راہ میں جہاد کرے اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی دن بھر روزہ رکھے رات بھر عبادت کرے یعنی گھر سے جہاد کی نیت سے نکلنے اور بعد جہاد لوٹنے تک گویا ہر وقت عبادت میں ہے۔ (موطاء)

(۵۹۷)انسؓ سے روایت ہے حارثہ بن سراقہؓ کی ماں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یارسول اللہ ﷺ کیا آپ حارثہؓ کا حال مجھ سے بیان نہیں کریں گے؟ حارثہؓ بدر کی لڑائی میں شہید ہوا تھا، اگر وہ جنت میں ہو تو صبر کروں اور کسی دوسری جگہ ہو تو خوب رووں۔ فرمایا حارثہ کی ماں! جنت میں بہت سے باغ ہیں اور تیرا بیٹا فردوس اعلیٰ میں ہے۔ (بخاری)

(۵۹۸)مقدام بن معدی کربؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے شہید کا پہلا قطرہ گرتے ہی بخشا جائے گا، جان نکلتے ہی اس کو جنت میں اس کا مقام دکھایا جائے گا، عذاب قبر سے محفوظ رہے گا اور حیات جاودانی حاصل ہو گی۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ)

پیشن گوئی(۵۹۹)جابر بن سمرہؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے دین اسلام ہمیشہ قائم رہے گا اور مسلمانوں کی ایک جماعت کہیں نہ کہیں ہمیشہ جہاد کرتی رہے گی یہاں تک کہ قیامت قائم ہو۔(مسلم)